

V 57220

2-12-59

Title - Deewan Farogh Al Mausoon Ba
Khenjari Ishq.

Compositor - Mohd. Abdul Rehman Khan
Publisher - Mathai Mudeed Ann (Aqra).

Date - 1989

Pages - 120, 128, 120, 126.

Subject - Urdu Shajari - Durraneen.



PHOTO SECTION

۵۷۲۲۰ ۸۹۱۵۲۲۱
۲

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U57220

ALIGARH

- 7 DEC 1972

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کہ جس سے آب ہوز ہرہ قیامت کے نکال ان کا
کہ جس کے روبرو ہے کفر لینا نام درمان کا
مجھ و حشی بنا دے اپنی الفت کے بیابان کا
کیا محسوس کرے کو دم تیغ صفا بان کا
نگاہ ناز کو جنرل بنایا فوج مرگان کا
گلستان کا ہر گل اور ہر کانٹا بیابان کا
نظر آتا ہے حسین چشم دل کو زرایان کا
سوا شکر و ترمیم دیدہ شب زندہ داران کا

اتنی دل تنائی ہے ایسے زخم خندان کا
بنادل کو مرے یارب مقام اس در پہنان کا
خداوند اسنا سب وصف میں نے مانج و ضوان کا
ترسی صنعت نے ہر دم کے چشم درایان کا
پے تسخیر ملک ل ترسی حکمت کے فرمان کا
دہن ہا اور زبان سے تیری وصف صنع میں یارب
بتوں کے کج کا تو نے کیا ہی آئینہ بنایا ہے
ترسی قدرت تری صنعت کے قربان کیا بنایا

همان خنجر که جانها در فداش
 چه خنجر تشنه خون جگر ما
 همان خنجر که ستربان بیا
 همان خنجر که جان تازه آرد
 درون سینه بمن میکند راه
 تن و جان مرا از هم گسته
 همان عشق که با شد مایه اش درد
 برد نقه سکون و صبر از دل
 نهان در سینه حافظ رسیده
 چه خلوت خالی از اغیار بیند
 بقربان سر عشق ست جانم
 بیا ای خنجر ای جانم شهیدت
 بیا ای خنجر ای صده جان حافظ
 بیا خنجر که در مانم تو باشی
 بیا ای خنجر ای کار تو خونریز
 اگر داری سر بیا سر برین
 بیا ای عشق ای جانانه بمن

همان عشق که سر بر دوشش
 چه عشق آن طوفان معجون جگر ما
 بگو سر بر خط فرمان او باد
 بمن دیرینه رسم و راه دار
 وزین ره درد لم جا کرده صد راه
 بخون دل ز غم فاغ نشسته
 زرد و او دم سر و رخ زرد
 براس خویش خالی کرد منزل
 بخلوتخانه دل آرمیده
 بر و جان و بجای جان نشیند
 شهید خنجر عشق ست جانم
 بیا ای عشق تا باشم مریدت
 بیا ای عشق ای ایمان حافظ
 بیا ای عشق تا جانم تو باشی
 بیا ای سر کشش ستراب و شیرین
 بیا اینک تو و اینک سر من
 بیا ای رونق مخخانه بمن

تو داری بادل دیوانه پیوند	تو ریزی در گداز جان نشتر خنجر
بیا ای عشق با جانم در آمیز	بیا ای عشق جان اندر زخم
تو و صد مرگ در دست جفایت	من و صد جان همچون من فدایت
عنان چسبم بوی خنجر عشق	کنم گفتگوی خنجر عشق
روا نبود بنزد خاص و عامی	زبان در کام و خنجر در نیامی
زبان یکچند را گرد کام ماند	همانا باز زبان گنگ ماند
چو خنجر در نیام آسود گردد	بانگ روز زنگ آلوده گردد
چو سوز از فروغ ماکلامی	کلامی همچو خنجر از نیامی
ز سنگ طبع پیدا کرد جوهر	تو گوئی بر فسان کرد خنجر
بسنگ طبع ز انسان نقش بسته	که نقشش در دل سنگ نشسته
چو این خنجر بسنگ طبع بر شد	ز اول تیز بود و تیز تر شد

ز حافظ از پی این نظم نامی
بود تاریخ منظوم گرامی

۱۳۰۴ هـ

آهی تا سخن اندر زبانست	آهی تا زبان اندر دهانست
کلامش در جهان آوازه گیر	فروغ مافروغ تازه گیر



<p>طفیل مہراج سروری یارب عطا فرما ترسی صنعت نے جب مشاطگی کو کام فرمایا نظر میں کہ نہ لائے ہیں بربک لشک کو ہر کو</p>	<p>وہ ناز عشق دل کو جس سے چمکے نور ایمان کا کیا خون شہیدان سخائی پنجہ مژگان کا شنا سا جنکو تو نے کر دیا ہے سلک نڈان کا</p>
<p>فروغ بے نوا کا دل ہے غلامتکہ کتب بنادے شمع سوز غم کو اپنے اس شبستان کا</p>	
<p>اتنی عشق نے دل کو مڑا کر تو تابان کا اتنی مہر و دل پر اویسی کئے اغ الفت کی اتنی پر تو ماہ رخ پر نور سے اوسکے شبیبہ پاک اوسکی کیون نہو سر دفتر عالم رسائی سے ہے وہم حاملان عرش جی ناصر سبب اس کے ہونے کا حقیقت نے کہا دل سے مے دل کو غم الفت کا اپنے کیجے سکن ترے اعجاز کے قریان کہ اک شاخ بریدہ نے ترا ابر کرم جہدم کہ ہم کو یاد آتا ہے ترحم یانہی اللہ کہ اب الفت ترحم ہے</p>	<p>جلال پر داز جب کا عکس ہے آئینہ جان کا کہ ہے نقش قدم جب کا قبالہ باغِ فصول کا چمکے حائے ستارہ میر دل کو داغِ پیمان کا کہ نقش اولین ہے خاص گلک صنعِ یزدان کا معنی کس قدر ہے قصہ تیری شوکت نشان کا کہ سایہ آپکا سرمہ بنا ہے چشم عرفان کا کہ تاسینہ مرا ہر سر بنے یوسف کے زندان کا دکھایا معرکے میں صاف جو ہر تیغِ بران کا نکل جاتا ہر شل برق دل کو حق عصیان کا نبوت کی طرح سے خاتمہ ہے تم پہ احسان کا</p>
<p>کشش کو کام اب فرمائیے یا حمت عالم ہے کتب فروغ آوارہ دشت یا سحران کا</p>	

<p>بھلا اندر زخمی ہوں مین اسکی تیغ شرکان کا سکندر سے نہ کیوں اک عشق تو نے کیا اتنا دل بیتاب ہے ضبط پیش کا عہد لیتا ہوں امید رستی رکھنا عبث ہی محنت سے ایدل شکستہ دل سے کوچہ کوچہ پر شکست لگ سے میرے گلو سے میرے یا تک ابطہ اسے بڑھایا ہے پیش سے پوچھ لو دیتی ہے جو بخش ہی ہر دم خدا کی واسطے ہر دم دل پر شور کے آگے</p>	<p>نہ کی کہ کوچہ بیکانہ شگاہ ہے خون شہیدان کا کہ تیغ ناز میں نہان ہے چتر اب حیوان کا مجھے پاس دے کہ کس قدر قاتل کے واسن کا وہ کہتا ہے کہ مین سایہ ہوں اس گشتہ شرکان کا عیان ہے حال ظالم کے شکست عہد پیمان کا گمان ہے تیغ نازیار پر میرے گریبان کا دل بیتاب گوارہ ہے کسکے درد پنهان کا نہ کرنا ذکر کہہ یادش بخیر اوں آفت جان کا</p>
<p>فرغ خستہ جان کی پردہ پوشی ہی ضرور ایل کوئی محرم نہیں جز تیرے اس کے راز پنهان کا</p>	
<p>یہ کس کا کرنے یارب وزن دیوار سے جھانکا لیا رستہ دل بیتاب نے پہ کوئے جانان کا زبان تیغ قاتل سے بھی پیچ سنا دل نے غنیمت ہے کہ خون میرا حنا پائے قاتل ہو نہ کہیے اس قدر بے پردہ کے آتشین صبا خزانی دوست سے کہد رہے یہ زخم جگر میرا بڑا ہوتیرا لے دست تنہا تجھے لرزان ہے</p>	<p>کہ برہم ہو گیا عالم دن جان میں ایمان کا حفاظت میں مری دیکھ دینے یاس حرام کا کہ ہرزخم جگر اب راستہ ہو کوئے جانان کا کہان ایسا مقدر جو بنے گل سیکے دامان کا ملا جاتا ہے گبرون سے عقیدہ ہر مسلمان کا خوشی سے کہلیا کیسا جو ٹوٹا ایک ہی ٹانگا ہر اک تار اس پر پی کے دامن و ریس گریبان کا</p>

<p>خیال کا بھی ہے بہمن جمعیت خاطر ہوا جھنڈا میں نے یارب کر دیا کسے دل مفتون کے آگے ذکر کو تر کسلے زاہد</p>	<p>کیسی زلف میں سب طور ہے خواب پریشان کا برنگ صبح مطلع صفا عالم کے گریبان کا پیا ہے اسنے پانی سیر ہو کر تیغ بران کا</p>
<p>نکر نہ خفت روز و شب ہے فرغ اب تو کہ ہے وہ پر تو رخ اور یہ سایہ زلف پیچان کا</p>	
<p>نہیں ہے سبب تناظر پنا کے سبب کا نشان کیا پوچھتا ہے نامہ تو کو قاتل کا شرارت دیکھتے جلوہ دکھا کر نہ چپا لینا نگاہ ناز کل پر دیکھیں کچھ شوخی کہتی تھی اونہیں فطرت نکات سے مجھے نہ لقا ہے گئی جان اونہ آ یا وہ ارکول ہم نہ کہتے تھی تیرے نالوں پر چسب سن لیلی چا گیا ایدل نکر تو ادنی الفت میں ایدل خوف گرا ہی زبانی گفتگو کر نیکی صاحب کون حاجت ہے ستمگر سنگدل آشنا کہ اسے نام اسکا ملیکی دل کو کیونکر لذت اس کے سوت خجری</p>	<p>ٹڑ پکڑ چاہتا ہے چوم لینا دست قاتل کا سراسر فروش ہے طاق پر دہا چشم سبب کا سبب یہ پوچھنا مجھے مری بیباکی دل کا نہیں معلوم کیا شورہ ہوا قاتل سے قاتل کا ذرا کروٹ بدلتا فاصلہ ہے چند منزل کا نہیں آسان کا آسان ہوتا تیری شکل کا وگر نہ کیوں نہیں کرتا جھنڈا پردہ محل کا ہر اک کا شایہاں کا میں ہے مقصد کی منزل کا اگر چاہو تو دل ہی دل میں کر فیصلہ دل کا ستم دیکھو جناب عشق اس بیدار دل کا سناس ہے پہلے لیلیتا ہے جان انداز قاتل کا</p>
<p>گھنٹہ اتنا کر تو زمرہ زمرہ مری پر</p>	

نہایت گرم ہے نالہ فروغ آتشین دل کا	
<p>اب تو ہے ناگفتنی حال میں دل بیتاب کا اور نشان ملتا نہیں کچھ جنبشِ خراب کا دل نے آنکھوں میں کیا تہاؤں جو خواب کا حال جو گل نے نہ پوچھا بیل بیتاب کا اور بجائے دل مجھے چشمہ ملا سیما کا نوزیب جانے لگا تھا دیدہ بخواب کا مدقون دیکھا تھا شا عالم اسباب کا یہ صنم خانہ ہے لے زار ہر مقام آداب کا اب تو سیما بنا صح اس دل بیتاب کا</p>	<p>پہلے کہہ سکتے تھے ہم چشمہ سے سیما کا کیون نہو حیرت کہ ہر تارِ نفس پر شور ہے جاوہ فرماتا اسی راستہ کسا انتظار ناز نہتایا کچھ خطا باعث تھی لے با صبا دیکھئے قسمت کہ مسکود مل مارو زارِ دل کس قدر رویا تھا ملکہ شوق دیدار سے خوش نہ آیا کچھ مہین جگر گوشہ دشتِ جنوں صورتِ محراب خم ہو نہایمان پر چاہئے ابتداء عشق میں سیما کا مہر تہا یہ</p>
<p>خاکساری لگا کر غوکچہ بھی تم کرتے فروغ بوریہ ہوتا مستابل بسترِ خجاک</p>	
<p>اسکے سر پہ سہری قاتل کو امن کی ہوا کیا بندھی ہے آجکل تقدیر دشمن کی ہوا گوش گل میں ہے بہری بلبل کے شیون کی ہوا کیون پسند آئے لگی دشمن کو دشمن کی ہوا گرم ہے ہر روزن دیوار گلشن کی ہوا</p>	<p>کب خوش آتی ہے دل خستہ کو گلشن کی ہوا غیر کے ہمراہ وہ کہاتے ہیں گلشن کی ہوا نہکت گل سے دماغِ دل پریشان کیون ہو آشتی ہو درمیان صبر و دل ممکن نہیں پھر جلایا آتش گل نے کسی بلبل کا دل</p>

<p>مجھ کو وحشی کہیں پر انصاف ہی کیجئے ذرا حرص ہو کیونکہ دشمن سینہ پر نور کی آگ ہو جاتا ہے وہ بت سنتے ہی کیسا اثر کس قدر ہو گی مذمت او کی تیغ نائے تیرے اس جذب ل کو ماننا صیاد تو</p>	<p>ہے گریبانوں کی دشمن کے دامن کی ہوا ہے عدد و زائد سے شمع روشن کی ہوا لٹے کیا یگوسی ہے میرا آہ و شیون کی ہوا زخم کو میرے جو چہو جا لگی سوزن کی ہوا جب اوڑالائے تجھے میرے نشیمن کی ہوا</p>
<p>رنگ کیون اوڑنے لگا رو گریبان کا فروغ کیا خوش آئی سپر تہیں صحر کے دامن کی ہوا</p>	
<p>کیا کہوں کیا شور و شر چکا مارا دل میں تھا کچھ خبر تک نہیں لے قیس لیکن اس قدر جذبہ شوق گلو کہتا تھا کیا مضطر ہے واعظ اس کویت سمجھ کر منع کرتا تھا مجھے جوش لفت کیون نہوتا راہ الفت میں ہیز لیگیا مقتل میں مجھ کو دل بظاہر کیٹچکر حسن کی گرمی سے آیا رو کیلی پر عرق واہ کیا لذت ہے تجھ میں لے دم تیغ ادا او کا جلوہ بسک ہے غار نگہ پوش و حواس تھا جو م خلق جبک میں ترپتا تھا دہان</p>	<p>جب تلک پہاڑ میں اتنا میں ٹہری شکل میں تھا ناز جہازے کا کہتا تھا کوئی محمل میں تھا جب تلک تھا جو میں دم خجہ ہی کس شکل میں تھا میرے اُسکے درمیان جبکہ حق و باطل میں تھا کر رہا تھا ناز گل ہر خار جو منزل میں تھا لیکن اس سے بڑے دشمن اور تھا بدل میں تھا یا مرنار نظر اس پردہ محمل میں تھا دم ترا بہر تھا جبک دم ترے سبل میں تھا رات اس محفل سے باہر تھا جو اس محفل میں تھا میرے دم سے اک تماشا کو چہ قاتل میں تھا</p>

وہ تھا کیونکر نہوتا دیکھ کر تجھ کو فروغ
سرخ سے تیرے تہا عیان جو کہ تیری دلیں تہا

<p>آ تو سکتے ہیں مگر وہ آئیں کیا پروہاے دیدہ سب نمناک ہیں جا کے کر سکتے ہیں شکوہ جبر کا جان کو تو حکم جانے کا ملا کیا تیری خواہش ہے اے زخم کن دل کو جانے دوا کر جاتا ہے وہاں ہیں یہ سب جو ہر اونہیں کی تیغ کے شک سے دین جان قاصد بھیج کر دل ہے بد آموزا و سکو بھیج کر کر دیا ہم کو نکمٹا ضعف نے آج پوچھا دل نے مجھے راہ میں حفتہ پیر میخان کیا حکم ہے گالیان ہم لوں کے منہ کی کہا چکے خونے نازک کے یہ گشتے ہیں فروغ</p>	<p>کہتے ہیں ہم ناز سے شرمائیں کیا اونکے غم کی راہ میں بھڑائیں کیا عذرا اس جینے کا لیکن لائیں کیا دل کے حق میں دیکھئے فرمائیں کیا ناخن مست جنون بڑھ جائیں کیا نا سمجھ سے ہا و سکو ہم بھائیں کیا زخم دل کے ہم اونہیں دکھلائیں کیا اپنے ہاتھوں آپ ہم مر جائیں کیا اونکو ہم جو روستم سکھائیں کیا اونکی تیغ ناز کے کام آئیں کیا بوسہ یا گالی تمہیں دلو آئیں کیا میکدے سے آج ہم اوٹھ جائیں کیا میوہ جنت کو زاہد کہا ئیں کیا جان و دل وقتِ ستم چلائیں کیا</p>
---	--

ہیں جنون سے تیری سب واقف فروغ

	دوست تجھ کو پیہر بہن پنہائیں کیا	
<p>کہیں وہ بت نہ کہے مجھ کو مسلمان نکلا عشق کیوں پردہ ناموس سے عریان نکلا ناز بردار متناسے سینان نکلا کیا تنگ حوصلہ یہ دیدہ گریان نکلا دردِ کمظنہ مر اطلالِ دربان نکلا ہم اے غنچہ سمجھتے تھے گلستان نکلا ہم تو کچھ اور سمجھتے تھے مسلمان نکلا شوق بے صبر ہی دور در کاہان نکلا</p>	<p>دل سپا پرہ مرا صورت قرآن نکلا کیوں ہوا حسن کو منظور آہی یہ حجاب ہم تو سمجھے تھے دل زار کو اک گوشہ نشین کشتی مچھڑا ہی تک نہیں ڈوبی افسوس قابلِ صحبت عشاق ہی اب مینِ نرہ دیکھ کر داغِ دل تنگ کے ظالم نے کہا اُسکے ابرو کو کہا شیخ نے محرابِ حرم وہ جو اتنی نرہی اور نہ وہ شورشِ دل</p>	
	<p>قطرہ خون یہ نہیں گنگہ سے ٹپکا ہے فروغ خود دلِ خستہ بہ گلکاری دامن نکلا</p>	
<p>ناصرِ خوب ہی واللہ مراد دل سبھا آہ کس بار کا مجھ کو متحمل سبھا معنیِ پاس لب کیا تر اہل سبھا تیرے نالے کو وہ گلِ شورِ خندا دل سبھا پیشِ سخت کو مینِ قطعِ منازل سبھا جس سے مرنے کو یہ دلِ زیت کا حاصل سبھا</p>	<p>تجھ کو نادان مجھے فرزانہ دعا قل سبھا رکھ دیا غیر کے کاندھ ہی یہ میرے سانے تہ ہو گیا سز و گرتے ہی تڑپنا کیسا اس قدر بے اثر ہی آدنی لان افسوس مثلِ سہل کے قدم راہِ فنا میں رکھ خنجرِ ناز میں یارب سے کہاں کی لذت</p>	

<p>باغ فردوس کو مین کو چھتاتل سمجھا موج و گرداب کو جوشتی و ساحل سمجھا صفحہ دل کے لئے مین خطا باطل سمجھا کیا وہ غنچے کو مرا ابلہ دل سمجھا عقدہ دل کی کشائش کو مین شکل سمجھا تو نے کیوں با صبح نادان مجھے غافل سمجھا</p>	<p>تو نے دھوکا مجھے کیا پیخودی شوق دیا بحرِ خارِ حقیقت کو وہی تیر گیا الیم دوست جو آیا تو الف کو اُسکے اے صبا چوڑ دیا کسلے ملکہ اوسکو دیکھ کر ناز کئی ناخن انگشت نگار برہمن سے بھی ہون بڑ بکر مین بتوں کشیدار</p>
<p>جلوہ سحرِ محبت سے کیسے مین فرغ داغ کو شمع دل زار کو محفل سمجھا</p>	
<p>تسے بڑ بکر دشمن جانی مرا ہو جائیگا ہم نہ کہتے تھے قضا کا سامنا ہو جائیگا اضطرابِ دل بیانِ مدعا ہو جائیگا جب نقابِ دلوں گے تم تو فیصلہ ہو جائیگا شام ہی کو آج تیرا خاتمہ ہو جائیگا رنگ روئے گلِ بربک بو ہوا ہو جائیگا زلفت کا تیدی سہلا کیونکر ہوا ہو جائیگا کیا شکستِ شیشہ دل کی صدا ہو جائیگا زیست سے جو چیل کیونکر خفا ہو جائیگا</p>	<p>جانتے ہو تسے یہ دل ملے کیا ہو جائیگا دیکھ لی اے دل دا تو نے بتِ طناز کی گرزبان کو بند کر دیگا شکوہ حسن یار مجھ میں اور پروانی میں جھگڑا ہی کیسے شمع و اس قدر طولِ شبِ فرقت کا غم میل نہ کر اوسکی بوی بھی گرجھن مین آئیگی اے غلیب ہی عیش تو اے دلِ نادان تو خطِ سناں گو کرے مشاقیان یہ مالہ بلبیل ہزار غیر ممکن ہے پریر دیون سے ترکِ اخلاط</p>

<p>گالیوں کی خونہ کیجی ورنہ اے آرام جان دست رنگین کو نہ رکھئے آتشیں رخسار پر ذکر سے جس بیت کے اوڑ جاتے ہیں سب دشمنوں کو</p>	<p>یہ بشیرین تمہارا ہمراز ہو جائیگا طاثر رنگِ حنا کا دم فنا ہو جائیگا اُسکے آنے سے خدا جانے کہ کیا ہو جائیگا</p>
<p>دل خیال یارِ ناحق جبکہ تاس ہے فروغ جب لڑ گئی آنکھ اسکا فیصلہ ہو جائیگا</p>	
<p>دیکھ لے کر یہ ترے حق میں نہ بہتہ ہوگا زلت کو تاب نہ دو جان نخلِ جاہلیگی جسمِ مین جان کے بدلے غمِ جانانِ جہان نگہِ ناز کو کیوں فکر ہے اتنی صاحب دام کا کل میں تڑپتا نظر آتا ہے کوئی نزعِ کیوقت نہ آئیں وہ عیادت کو مری پوچھ لو ناز سے اپنی مے دل کی حالت</p>	<p>دامن صبر مرا کچھ بھی اگر تر ہوگا فرقِ اسمین نہ کہی بال برابر ہوگا ملکِ موت جو آئیگا تو شمشیر ہوگا فیصلہ دل کا مرے ایک ادا پر ہوگا ہو نہ دیکھیو میرا دل مضطر ہوگا طاثر روحِ مرا اور ہو اپر ہوگا میرا کتنا تو نہ مت کو کہی باور ہوگا</p>
<p>دستِ نازک سے ایسے نہ تھی ہکوفِ فرغ استدرا کارِ رفو دامنِ دل پر ہوگا</p>	
<p>ستم وہ ادا سے نظارِ تمہارا بڑا اس غرض کا ہو جس نے مری جان غمِ یارِ جبکہ تے ہیں دیر و حرمِ مین</p>	<p>غضبِ پہر وہ قاتلِ نشانِ تمہارا جدا کر دیا دل ہمارا تمہارا اسی دل میں ہو گا گزرا تمہارا</p>

<p>ضرور اسمیں ہے کچھ ایشا لہارا کیا اسنے راز آشکارا تمہارا تو ہو گا بہت کچھ خسر اتمہارا مرے دل میں ہے کیا اجالہ تمہارا یقین ہے کہ ہو جاے پیار تمہارا ابھی ایک ہوں دل ہمارا تمہارا ہمیں ہے فقط اب سہارا تمہارا ہوا جسکو حاصل نظر اتمہارا اگر سامنا ہو ہمارا تمہارا</p>	<p>مراد دل بھی سہی کرے یوں عداوت سزا دل کو دو تم کہ بیتاب ہو کر اگر نقد جان رو نمائی میں لو گے نکلجاؤ لے درد و اندوہ و حسرت سکھاتے ہیں ہم دل کو دشمن کی چالیں مروت کرو یا کچھ انصاف صاحب کیا دل تو لے نالہ و آہ و زاری دو عالم کو لاتا ہے کہ یہ نظر میں ہمیں ہم ہوں پیش منصور صاحب</p>	
	<p>فروع جگر خستہ و بے نوا کو شفیع اکامم ہے سہارا تمہارا</p>	
<p>افسوس کہ دل نے ہمیں رکھا نہ کہیں کا دست پتہ ہے نہ مکان کا نہ مکین کا کیون فاش کرین پردہ کسی پردہ نشین کا کرتے ہیں بہت پاس دگبے نشین کا بازار میں بکتے ہیں یہ شرہ ہے نہیں کا داغ دل ناشاد بنا داغ جبین کا</p>	<p>دنیا کی نہ کچھ فکر نہ کچھ ہوش ہے دین کا کیا ذکر کرنا کا یہاں دل ہی نہیں ہے ہم ذکر کبھی سوز نہاں کا نہیں کرتے لے دل غم جانان کی نمود شکنی دیکھ گلشن میں رہتے جو کھانتے یہ گل سجدہ نہوا ایک بھی مقبول ہمارا</p>	

کمد کوئی ناصح سے بہت سکون پہنچا	معلوم ہے ہر حال ہمیں خلد برین کا
سمجھا دو فروغ اس دل خود فتنہ کو اپنے ہمسے نہ کرے اب نہ کہی ذکر کہ سین کا	
میکد سے میں جا کے دعا کیا ہی تیر ہو گیا پہر ہوا کا شانہ تن میں ہجوم سرخ و غم دست نازک آپکا صد شکر محنت سے بچا ہم نہ کہتے تھے شب ہجران کا کبھی بدست ناز کیا کیا اپنی بیٹابی پہ تھے سیما کو دل کے باہر کوئی دم آتا نہیں کیا اس ہے سخت تھی منزل گر طے ہو گئی کس لطف سے	جام سے کو دیکھ کر جا بے سے باہر ہو گیا تیرا اسکن جا من غیر دن کا پہر ہو گیا خود مرانا لہ گلے میں آگے خنجر ہو گیا اب یہ قصہ طول لے زلف معنبر ہو گیا دیکھ کر کل اس دل مضطرب کو شش ہو گیا میری حسرت کا خیال یا ہمسر ہو گیا دل کا شوق اور شوق کا جو درد رہ ہو گیا
ہم تو اپنی چشم کے ممنون منت ہیں فروغ پروردہ پوشش آتش دل دیدہ تر ہو گیا	
سرمہواتن سے جہاتن بوجہ سے لہکا ہوا رات ہمو پہر ملا تھا و سطر جاتا ہوا مٹ نہیں سکتا تھا یہ تقدیر کا لکھا ہوا جان آجاتی ہے تن میں جب ذرا لکھا ہوا پہر مڑ کیا ہے کہ جب یہ زخم دل چہا ہوا	کس قدر احسان مجھ پر تیغ قاتل کا ہوا اس دل سپان شکن سے تنگ ہیں ہم کس قدر کیون نہ کرتا جبہ سائی ان بتوں کی پیدین شام سے در کو نکالتی ہی چشم وصل جو چھپر سے غافل نہونا ناخن میدا دیار

<p>اور زخم ایسا کہ چسپ ہو نمک چپڑکا ہوا مستین کرتے ہوئے وہ میں فغان کرتا ہوا</p>	<p>لطف الفت کا جہی ہے جبکہ دل میں خم ہو لطف ہو گا حشر میں جب جائیں گے دونوں ہم</p>
<p>کیا مرہ ہے قصہ درد محبت میں فروغ قیس ہو پناہ کا کمانک حال دل کتا ہوا</p>	
<p>کہ کما دل نے میر گھر میں پیرا دیا طاثر رنگ چمن بہاگ کہ صیا دیا ہو شل آتا ہے تو کتا ہوا کج جلا دیا تیری قسمت کہ وہاں تو نہ مہو یا دیا ناوک غمہ گیا خنجر سیرا دیا دام کے ساتھ چہری بھی صیا دیا ایک میں ہوں کہ نہ ہو کے کسی یاد دیا لطف کے پردے میں لپٹا ہوا جلا دیا کے تصویر بھی مجھوں کی کہ اسٹا دیا</p>	<p>اس واسے ترا غم و ستم بجا دیا بوئے پیرا میں دلدار صبا لاتی ہے بیخودی میں مجھے کس درجہ ملی حیرت میں گیا وان گلایدل نہ کیا ذکر ترا کبھی مہمان سے خالی نہ ہا خانیہ دل گل شکین ہو بہاگ تجھ سے ببل دل ایک تو دل ہے کہ ہر دم خیال کا انہیں پر سش یار کے انداز نے مارا مجھ کو ہوں نہ عاشق کہ مجھ کو کیلے کہہ نہ نہیں</p>
<p>غزل دوم</p>	
<p>مخ دل بولا کہ وہ دامہ صیا دیا کچھ اتر تم میں نہ لے نا لہ فریا دیا</p>	<p>ساتھ تیرا گیسو جو مجھے یاد آیا وہی تو میں تصور کے بھی نکالے اب تک</p>

<p>تہ خنجر جو مجھے لطف خدا داد آیا جب طبیب آیا تو چلایا کہ جلا دیا لب پہ بہولے سے اگر شکوہ پیدا آیا ناوک غمزہ و ہین برسرا دیا کیا تجھے یا کسی کا قہر آزاد آیا گلے ملنے کو تیرے خنجر فلا دیا دیکھ کر کعبہ پرستوں کو خدا یاد آیا جو کیا تہا ترے لگے ستم بجا دیا</p>	<p>گر کون کچھ تو ہو خنجر کو ہوں خنجر کی کچھ عجیب حال ہے بیمارِ محبت کا ترے ہو گیا شکوہ تا تیرے وفاسے صد شکر جب ہوئی قتل میں کچھ پیچہ تنافس کی صوتِ سرِ سدا ایدل ترانا کہیوں آج اے تناسلی عیدِ مبارک تہم کو جلوہ فرما جو ہوا دیر کے باہر وہ پت آئینہ دیکھتے ہو خوف سے عالم نہ کہے</p>
<p>میں جو دیوانہ لب ہوں تو مرے پاس فروغ بیڑیاں لیکے رگِ نعل کی خدا دیا</p>	
<p>اوس باغ میں تھے ہم کہ جہان باغبان تھا کس دم گلے چنچلے تیراں وان تھا سہلو میں کی نظر تو دلِ خستہ جان نہ تھا جلتی تھی ایسی آگ کہ جبینِ ہوا نہ تھا پاس لب تھا ورنہ میں کچھ سبز بان تھا جس راہ میں کہ راہنما کا نشان تھا ناموس پر دہ دار کا نام و نشان تھا</p>	<p>داعون کا دل کے کوئی بھی پرسان نہ تھا کس دن حضورِ ناز مرا امتحان نہ تھا شب کو جو لب پہ نالہ آتشِ فشان نہ تھا دل میں تہارات در و گردِ مخمور نہ تھا بیوجہ چپ ہاتھانہ میں سنکے کل نہ بات یہ شوقِ دل وہ راہ چلایا کیا مجھے کیا خوب تھا وہ عمدہ طبیعت کہ جن دنوں</p>

<p>کچھ ہی خیال سبیل باغِ جنان تھا جس سرزمین بہ ہر دم وہاں آسمان تھا اتنا تو تیز تو سن عمر رواں نہ تھا</p>	<p>کرتا تھا سیر کو چھ گیسو کی روزول لکھتے تھے کس مسرت و عشرت رات دن چڑھتے ہی اس پر گرتے ہیں بس کھیل سوا</p>
<p>زندہ ہے فراق میں ہم کدھر فرسوخ ہم سبھی کوئی زیرِ فلک سخت جان نہ تھا</p>	
<p>مکان چھپے جلایا پہلا سا بنگا چراغِ ہوش کو کیوں آتے ہی آ جانا جب ادھر پر پڑے سارا مصحفِ روتانا جگر کی آگ نے کیا خانہٴ سود و زیان فلک پر نسر چلایا کہ میرا آستیان دل عالم کا سارا خرم تباہ توں ترے کانوں میں اس گلِ فرنی کیا آ جانا ترسیں گرم رفتاری نے عمر رواں نہ تھا</p>	<p>تب ہجرانِ دل کے بعد ہم نا توں پہونکا حیا تو تھی ادلیکوز میرے دیدہٴ دل کی تب سن ل کو ہوئی آمد اکبر غریب کی غم و شادی نظر آنے لگے دونوں میں کیان نہیں معلوم کسے نا لہا گے گرم سے شبنو کیسے کان کی سبلی غضب سے بڑے جسے بتا توں کیا سرگوشیاں کاکل ہی ہوتی ہیں تناؤں کامری جب قدر سامان تھا دل میں</p>
<p>جہاں تک یکہتا ہوں بزم میں سکتے کا عالم فسون کیسیا ہے تو نے فروغِ خورشید میں نہ تھا</p>	<p>جہاں تک یکہتا ہوں بزم میں سکتے کا عالم فسون کیسیا ہے تو نے فروغِ خورشید میں نہ تھا</p>
<p>ہزار آفت کا آجانا ہی انا کر طبیعت کا محبت کا بڑا نا معجب نہ ہوئی عداوت کا</p>	<p>نہ پوچھ حال کچھ مجھے دل مضطرب کی خشت کا عداوت کا بڑا نا خاصہ میری محبت کا</p>

<p>حیا شوخی پہ غالب ہو نہیں سکتی تو نہ پر لپ تپش میں وہ ملی لذت کہ سودل مجھ کو گریٹے بہت صد اوٹھائے پر نہ نکلی کیسی صورت بولائیں کس طرح بزم طرب میں اپنی وہ مجھ کو دل بیتاب ہے توڑا اسی ہی ججیتن کر کے کیا ہے حشر برپا نالہ و فریاد وزاری نے نخل سقر شایان نہیں آگے کیسے جانا عبث کرتا ہے تو ذکر اسید ہم اے زاہد</p>	<p>اشاہ ہو کے رہ جاتا ہی کیون چشم عنایت کا تو ہر اک دل مرا شتاب تو پاسو چراغت کا مجھے ابلان پر اپنی گمان سہاپنی حسرت کا سمجھتے ہیں کہ یہ اک درد پہلو عشرت کا ذرا سار بگیا تھا سلسلہ صاحب سلامت کا گمان ہر شام فرقت پر مری صبح قیامت کا منہایت بڑھ چکا، حوصلہ شبہا فرقت کا نہ خائف ہوں میں دوزخ سے طالب ہوں جنت کا</p>
<p>فروغ اس ودا کی پر خائیں پرسان ہا کون اپنا مگر مان اک خیال و نکا کہ ہے غمخوار وحشت کا</p>	
<p>کہا دل نے تماشا دیکھ ساری خدائی کا دل مضطر ہے کیونکر دور ہو کھٹکا جدائی کا خطا ہے دل ہی کہہ یا کچھ غرور حسن کا ایما اکہی عالم دل کا ہی کیا باقی کوئی گوشہ مرانا لہ صد اطوطی کی ہے نقار خانے میں حرم سے دیر کو جاتا ہے ایمان صورت قیدی ہماری خاک ساری کا مقلد ہے گہر دانہ</p>	<p>کہ جو کچھ ہے سوا اینہ ہوا کی خود نمائی کا یہاں انداز ہی حسب و جان کی آشنائی کا سبب کچھ تو بہلا ناطا ہر مواسے اعتنائی کا اوٹھائے غل جو دان پہ فوج مہرگان کی چڑائی کا بڑھ ہے کس قدر اب شورا کی دلربائی کا بتوں کے حسن میں کیا زور ہے ساری خدائی کا یہ کیوں گرد تہمی چہ اک عالم صفائی کا</p>

<p>نشانہ بن گیا ہوں دیکھئے تیر مہوائی کا کہ عشوہ دختر رز کا ہی دشمن پارہائی کا کہ جہین نام کو ہی کچھ نہ ہو کھٹکا جہائی کا</p>	<p>نظر جہیہ اڑھاتے ہیں تو ہو جاتا ہوں سہل چلا آتا ہی سوے نرم سے وعظ کوئی گدو میں ایسے وصل کا سے تیغ نازیا ہوں مل</p>
<p>فروع اللہ اکبر اس شکستہ دل میں یہ لذت کہ کو سون بہا گئے ہوں نام سنکر مویائی کا</p>	
<p>کہا خند سے گل کے ہی ہی پاس شنائی کا یہ کیا کم ہے کہ دھنکاج رہا ہے آشنائی کا اسیر ہی پہلے اسکو تھا کھکار ہوائی کا یہ مرگ ناگمانی نام ہے کسکی جہائی کا اگر کچھ ہی گھلا وان جرم ذوق آشنائی کا یا ک شمع ہے اون غمزن کی کا فرما ہوائی کا دیا تھا سنکے افسانہ تمہاری تراثر خانی کا کیا ہے کام موم شہد نیان مویائی کا</p>	<p>کیا ناکہ تجھیں کے جو شکوہ بیوفائی کا مے ناکہ کو کیوں دیتے ہو طعنہ نارسائی کا یہ دورا نیشیان دیکھو دل بخیہ الفت کی لقب سے زندگانی یا الٹی وصل کا کسکے دل نادان وہ کا فر زلف پہا نسی جھکڑی گی ادھر اہل زمین اور اوسط گردن چکر میں جواب پنا بھی آنا صحت ہی ہو کہ مجھوں نے درستی شکستہ دل ہوئی کچھ نرم باتوں سے</p>
<p>فروع افسوس تک کوچہ قاتل سے غفلت اے نادان یہ موقع پر کہاں بخت آزمائی کا</p>	
<p>کفن ہو پردہ محمل ہمارا نصیب برق ہے حاصل ہمارا</p>	<p>غم اک لیلی کا ہے قاتل ہمارا نگاہ ناز ہے اور دل ہمارا</p>

<p>گو ابھی نے رہا ہے دل ہمارا کرم ہے تیرا ہے صیاد ورنہ اوٹھائیں بکسی کا کیون ہم ہمارا نہیں بیوجہ پیچ و تاب کا کل ظہورِ ناز دل نے شمع آسا ارے دل آج مثل تیغ غمرہ ترے بند قبا کے ساتھ ایشوخی ٹھہر سکتے نہیں ہم لامکان پر بنایا عشق نے سہکودہ دریا کمان ہم اور کمان وصل کا ایشوخی لئے جاتا ہے اس کوچہ میں اولٹا</p>	<p>کوئی انداز ہے متاثر ہمارا نہ تھا دل صید کے قابل ہمارا کیسا غم ہے ہم منزل ہمارا پہنسا ہے اس میں شاید دل ہمارا کٹا یا سر سر محفل ہمارا کنچا ہے ہم سے کیوں قاتل ہمارا کہلیگا عفت رہ مشکل ہمارا ابھی گھر کی منزل ہمارا کہ طوفان ہے بسا حل ہمارا تصور ہے یہ سب باطل ہمارا ہمیں کو جذبہ کامل ہمارا</p>
<p>فروغ اب تو کیے لطف سے بھی سنبست ابھی نہیں یہ دل ہمارا</p>	
<p>پہرہ ہوا ہے آج زور و ن پر ہماری آہ کا مہر اک درہ ہوا ہے مہر کے گرد راہ کا بارگاہ عشق سے ملتے ہیں داغ و خون گرم سامنا اُس برق و شعلہ آج شاید ہو گیا</p>	<p>حال کیا ہوتا ہے دیکھیں چشم مہر و ماہ کا یہ کمان رتبہ کہ مجرائی ہو اُس درگاہ کا خاص ہے فیض اس سرکار عالیجاہ کا طور کچھ کچھ پھر برین ہے میرے دوداہ کا</p>

<p>کیون ڈرتا ہی تو اوقات اڑا سے جلد سر ایکدم ہی راہ پر سید با نہیں جاتا کہی اے معلّم سب جان بخش کو جنبش دلا ایکدم دیکھئے فرمانروائی بارگاہ ناز کی شان و شوکت یکسر اُس بت کی سب اہل حرم</p>	<p>پاؤن پہنے کا نہیں اس بندہ درگاہ کا کیا چلن بگڑا ہے میرے نالہ جانکاہ کا دیکھیلے پرواز پر تو مرغ بسم اندک کا نام ہی لیتا نہیں اب کوئی ناوشاہ کا بول اوٹھے آخر کہ آگے نام ہے اسکا</p>
<p>غیرت خورشید نقش قدم او کا فرغ اوس سے کرتا ہم سہری کیا سر پہ راتا ماہ کا</p>	
<p>اس دل غم دست کو کیا غم ہوا تاب دندان دیکھ کر بیدم ہوا کیا کہوں کل دیکھ کر اذکی ادا حسرت و امان کی مجلس میں اتنا آفرین اے زخم دل خود تیرا شوق غم نہیں اسکا کہ وہ دل لگیں کیون ہے اے دل سنگوں مثل کما یاں تو ہم ہم کا خیال آیا نہیں وان ہوئی تیغ نگہ جدم علم کیا وہ بگڑے عشق کی تصدیق</p>	<p>درد اسکا جب ذرا ہی کم ہوا آپ گوہر میرے حق میں ہم ہوا حسن کا خود اونکے کیا عالم ہوا میرے دل کا خوب ہی ماتم ہوا بڑھتے بڑھتے ناخن ضیغ ہوا پہر وہ کیون آئیگا اسکا غم ہوا تیر تو اسکا ترا ہم دم ہوا کیون مزاج زخم دل پر ہم ہوا یاں تسلیم اپنا ختم ہوا لو قسم کھانا ہمارا ہم ہوا</p>

<p>تو حرم ایدل میں نامحرم ہوا دل گیا غم کو نہایت غم ہوا خندہ گل گر یہ شب بنم ہوا زخم دل کب طالب مریم ہوا جب ظہور سرور عالم ہوا</p>	<p>تو ہوا گہرا و سکایں جہان نصیب کیا محبت تھی دل غم میں کب جب و یکملہ اوس گل کا حسن رنگ بو تشنہ خون کیوں ہوئی میری تیغ ہو گیا گل رونق افروز ظہور</p>
<p>مہر رخ کی دہوپ دکھلا دے فر فرغ آنکھ کا پردہ مرے جب غم ہوا</p>	
<p>روینے کا موحہ</p>	
<p>جب سائی کے ہے قابل آستانِ قباب پہر بنے ہیں کجکل ہم میں زبانِ قباب بڑ گہٹی اوس زور سے تو قیہ نشانِ قباب ماہ کا شب میں پتہ دن میں نشانِ قباب جس کا ہر نقش قدم ہے تو امانِ قباب جب فلک پر کچھ نہ تھا نام نشانِ قباب اپنے ہر داغ جگر پر تگمانِ قباب بار بار کہنے کیا ہے امتحانِ قباب</p>	<p>آستانِ یار ہے خاطر نشانِ قباب پہر خیال رو جانان جلو فرما دل میں ہے خوہ گوی صنم سے خلق نے نسبت جو کی جبے لوٹا ہی نقابِ شمع نے تنائیں وصف اوس کے مابان کا بہلا کیا ہو سکے کب سے ہم شمع رخ پر کچھ پھر رہی تھیں جلو کرتا عکس کی یاد دل میں جوں نون رو برد او کے نہ ٹھہرا جب ہوا وہ لے نقاب</p>

نقشِ پا کے کسنے دی ہے نسبتِ آفرین
آسمان پر ہے دماغِ عروشانِ آفتاب

تیغ سے بولے کہ دے اکا جواب
دیکھئے لاتی ہے اپنا کیا جواب
صاف تھکویں نہ دینا تھا جواب
اُس دہن کی طرح ٹھہرا جواب
ورنہ ہم دیتے بہت اچھا جواب
ایک لہر سے گلشن کا جواب
نالہ دل بان ذرا دینا جواب
وہ زبان تیغ سے دیکھا جواب
مے رہا ہے قلقل مینا جواب
سوچتا ہوں اپنی غفلت کا جواب

آرزو سے دل کا جب چاہا جواب
نامہ برنگِ چلی خود آرزو
کس قدر یہ دل مکدر ہو گیا
لو سوال بوسہ ہی اتنے دہان
دل کے کہنے پر عمل پہنے کیا
حال زخموں کا نہ مجھ سے پوچئے
نازدلو اتنا ہے محب کو گالیان
جب بان زخم لایگا سوال
سب سوالوں کا ترے لئے محتسب
خوابِ غفلت میں نہیں ہر مینِ فروغ

خامشی کو مینِ رضا سمجھا فرغ
وصل کی شب جب کچھ پایا جواب

سر پہ چڑھ جاتی ہے مثلِ نشہِ شرب
دو پیالوں میں کبر کیونکر یہ لاکھوں میں شرب
کسلے مجھ سے چپا تے ہوتے دامنِ شرب

کلم گایا کیجئے منہ ہے بڑی پرفتنِ شرب
اوسکی قدرت دیکھتا ہوں تیری نکستیں کی شرب
میں خدا ناخواستہ قاضی نہیں اعظا نہیں

کیا شجاعت مجھ کو جب دلوں کا حاصل ایک ہے	خون لپٹا ہوں میں درودہ بت پر فخر
طے کیا کرتا ہے دم میں دلوں کا کو فروغ	کستہ رہے دیکھئے یہ گرم رو تو سن شراب
<p>سہ نالہ سے دل کل روان گراں ہے اب دیکھو تو آگے تن میں سر جان کہاں ہے اب رخ سے نقاب سنے تو ای دل و لٹ دیا لے بوئے گل نہ چٹیر میں دیکھتے تو ذرا کتاب ہے درد مسکن لبیر ہے دل تو پھر اوس بے دہن کے روبرو چلتی نہیں ذرا وہ آنکھ پہ لیتا سے رخ کر کے اس طرف دل ہو گیا ہے ناقہ ریل کی کا ساربان دل کی تپش نے تن کا کیا حال کر دیا مانع نہیں ہے اب تو کیا بھی انتظار</p>	<p>اور پوچھتا ہوا کہ وہ یوسف کہاں ہے اب اک بات بتے کر نیکو باقی خزان ہے اب ہستی کا تیری پردہ فقط درمیان ہے اب وہ دل وہ دلولہ وہ طبیعت کہاں ہے اب لے نالہ تجھ کو کیوں ہو مل مکان ہے اب کنے کیو سٹے مرے نہہ میں بان ہے اب تیر نظر کجی پہ رنگ کہاں ہے اب لے نالہ صرف پردہ محمل گراں ہے اب ہر بال پر گرگ دل کا گمان ہے اب بیوجہ کیوں یہ ٹھہری ہوئی لب جان ہے اب</p>
دیکھو دماغ اس سر شوریدہ کا فروغ	سایہ ہی زلف یار کا اسپر گراں ہے اب
ردیف کا فارسی	
جھجکے اے حضرت دل برو خداری آپ	واہ معلوم ہوا ڈر گئے تنوار سے آپ

<p> باتیں داب کی کیجے کسی ہشیار آپ جان بیچانے میں لیتے ہیں خریدار آپ کیجے دو کلوٹے سے ناز کی تلوار آپ ورنہ گہر بیگ کا شوق کی تکرار سے آپ اتنے عجب سے ڈر گئے نہ کسی مار سے آپ کرین آگاہ ہو اس لطف کی مقدار سے آپ جبکہ بیزار ہوئے خواہش اقرار آپ دور رہتے ہیں جو اتنا دل انگار سے آپ اور اے حضرت بل ملے شہکار سے آپ جا کے خود عرض کر گیا بت عیار سے آپ ہونگے شرمندہ نہ ہرگز دل نگار سے آپ </p>	<p> ہم سمجھتے ہی نہیں سست الفت میں گو ہر وصل کی امید ہلاکوں کر سے ہمسری کرتی ہے ابرو تمہاری شمشیر بوسے کے دینے میں کچھ عذر نہ کیجے صاب زلف نترگان کی اوٹھائی چہ چہ باین ایدل وعدہ لطف تو کرتے ہیں مگر عرض یہ ہے مدح انکار لگے کرنے مجبوری ہم کیا عداوت کے بھی شمن ہوئے ای کان نمک زخم کاری کی طرح پیرتے ہیں خون رو تپوئے نامہ براہ لے اپنی یہ دل اپنا مطلب آپ خود کان نمک ہیں چلے آئیں بخون </p>
--	--

گردش چشم صنم سے ہو گیا زار فروغ
 خطا منوہوم بنے گردش پر کار سے آپ

ردیف تارے شہادۂ فوقانیہ

پہرایا تو نے مجھ کو در بدر رات
 نہایت خونِ دل تھا جوشِ پرات

بتائے دل رہا تو کسے گہ رات
 روان تھا چشم سے فوارہ خون

<p>اوس کی رات تھی عیش و سیکا خطمہ نے مجھے بے یار پا کر کیکی چشم کی گردش سے عالم سنا تو کچھ مرا افسانہ لیکن</p>	<p>سے آرام جان تم جبکہ گم رات رگ جان پر لگائے نیند رات مترہ کی طرح ہتا زریوز برات بہت جھپکے وہ منون جاگ رات</p>
<p>فروغ اوس رخ کی افشان کی ہوس میں ثریا پر رہی سیری نظر رات</p>	
<p>کیکی ناز کی کاہتا جوڈ رات او دہر بس بس دہر جوش ہو تہا بہت بگڑے وہ گستاخی پائکی نہ پوچھو حال میرا تم نکیر میں نوابت واپتھے حیرت میں سیار وہ اگر پہر گئے دم بہر نہ ٹھہرے</p>	<p>نہ نکلا دل سے نالتہ سحر رات کٹی اسطرح قصہ مخمر رات بنی تھی میرے دل کی جان پر رات لگا متادل پہر اک تیر نظر رات جو تھا وہ جہلوہ فرما باہر رات مرے گھر شام ہی گتی سحر رات</p>
<p>فروغ اوس زلف رخ کے عاشقوں کو خبر کیا ہے کہ ہر دن ہے کہ ہر رات</p>	
<p>لبوں پر ہے دل سہل کی حسرت لکھا تھا یوں کہ دونوں سا بیکدیز چھبگی دل میں مثل خار کتب</p>	<p>نکل او خجرت تل کی حسرت ہماری جان کیسی دل کی حسرت خیال دوری منزل کی حسرت</p>

<p>ہماری سعی بجاصل کی حسرت سدا پابگیا میں دل کی حسرت یہ لکسی گرمی محفل کی حسرت کف افتادہ ساحل کی حسرت تو دیکھو پر نہ کامل کی حسرت</p>	<p>دکھاتی کیا ہو دیکھیں لگے چلکر نہیں معلوم کی آرزو میں جلاتی ہے ہمیں درپردہ یارب بیان کرتی ہے سیکرول کی روداد جو آئین چودھوین کو وہ لب بام</p>
<p>عداوت اونکے دل کی ہو گئی ہے فروغ بے نوا کے دل کی حسرت</p>	
<p>کوئی دن میں نظر آئیگی نہ گھر کی صورت کبھی دیکھو نگاہ میں آہ سحر کی صورت کیا بنا ہے گرہ تار نظر کی صورت دیکھ پاتے مرے ناچواثر کی صورت ہو گئی تیری تو زہن گل تر کی صورت دیکھنا چاہیے اب سکے جگر کی صورت رہ گیا درہی پہ میں پردہ در کی صورت ترک جان، یہاں آغاز سفر کی صورت</p>	<p>ہنشین گر ہے یہی دیدہ ترکی صورت نہ دکھائیگی اگر آج اثر کی صورت کمر نازک جانان سے لپٹ کر دل زار نہیں معلوم کہ کیا حشر بپا کر دیتے پردہ گل میں جو تھا اسکو نہ دیکھا بیل صدی دیکر مجھے دیکھا کہ ہے زندہ تو کہا حسن کے عجب نے اندر مجھے جان نہ دیا دوستو پوچھو نہ کہہ منزل مقصود کا حال</p>
<p>انتظار بت عیار میں درت سے فروغ درت سے آنکھیں ہیں لگی حلقہ در کی صورت</p>	

<p>اینا گھر جانکے آجاؤ نظر کی صورت پھر گئی آنکھوں میں دس رشک قمر کی صورت ایک دن گردِ تیشی میں گئیں سر کی صورت جب دٹھایا تو اوٹھے دردِ جگر کی صورت نظر آئی نہ عدم میں ہی مفر کی صورت جلگیا رشک کی آتش سے اگر کی صورت اوڑتا ہر تار ہون میں عالم میں خبر کی صورت تو میں کہتا کہ یہ اوٹھی کمر کی صورت</p>	<p>ایک دست کھلی آنکھیں میں کی صورت ذکرِ خورشید قیامت جو کیا واعظانے کو چہ گردی نہ کرو اتنی کہ چپ جاؤ گے جب بٹھایا ہمیں توجہ بیٹھ گئی دل کی طرح مر کے چاہا کہ چوٹیں عشق کمر سے لیکن بزمِ پرستی جو تیری نگہت گیسو تو رشک گو خبر اپنی نہیں مجھ کو مگر اس کے لئے خطِ خورشید ذرا اور جو ہوتا باریک</p>
<p>شبِ حجاب میں رہتا ہوں میں بتیانے فوج اوسکی صورت سے جوتی ہے سر کی صورت</p>	
<p>ہو کے حیران کہ اندر سے بشر کی صورت آپ ہنستے ہیں بہت کیوں گل تر کی صورت اشک تک ملتے نہیں اب گھر کی صورت دیکھنے میں نہیں آتی ہے سر کی صورت نظر آئے کہ سیکو وہ نظر کی صورت کاش آئے مرے غوش میں نہ کی صورت ہے یہی میری صدیاد جگر کی صورت</p>	<p>گر پر پی لکھے مرے رشک قمر کی صورت چشمِ رباب رہا کرتی ہے شل شبِ نیم حیرت حسن تو دیکھو کہ مری آنکھوں میں جیسے کی زیب کمر پارے شمشیر ادا اے رگ گل اسے کہتے ہیں لطافت کہ کہی سیمبر کو سر دیکھا تو کہا گل نے یہ شوخ تیری تسبیح سیڑھ تھا ہے عمِ دل زاہ</p>

تنگی بزم نے کیا کام کیا راست فروغ
کہ ہوئی مجھ سے نہ کافر کو مف کی صورت

ایک دست کھڑا ہوں میں شجر کی صورت
اڑ گئے ہوش مر دیکھ مضمون عتاب
زیب پارنگ حنا دان یہاں بائیں سنگ
تو وہ قاتل ہے کہ گریسا یہ نکلن ہو گل پر
چلکے اُس کو چہ میں ہونید زمین ہو جان
ہو خانے کف مشاطہ ولاخون ہو کر
دیکھ کر حسن کی گرمی کو تیرے اے کافر
اونسے کیا دل کو ہوا امید ترحم جب کو
کیون مطبوع جہاں ہو تیری شناسم ہی یا
بدگمانی میری ساکن ہے رقابت تجھ سے
کیا عجب ہے کہ خود اوڑھ کر یہ مرانا شوق

اب تو پردے سے نکال دُشمن کی صورت
خط ہی کا فکا جو آیا تو خط کی صورت
ایک ہے پاپے صنم اور سر کی صورت
اوسکا ہر برگ ہو خونریز تیر کی صورت
ہے یہی اپنے سفر اور ظفر کی صورت
زلف تک اُسکے ہے اک یہی گریز کی صورت
اڑ گئے ہوش ہمند کے شتر کی صورت
اُسکے نالوں سے تفر ہے اثر کی صورت
تیرے ہر عیب میں ہے لاکہ نہر کی صورت
کیون پر شور نکل ان مرے سر کی صورت
وصل بازو کے کہوترے ہو پر کی صورت

لاغری اپنی سلامت رہے جس سے کہ فروغ
رہتی ہے پیش نظر او کی مگر کی صورت

رونی تائے ہندی

جی جانیں ترا خوب ہے ہی تیغ نظر کاٹ
اک دامن داغ دل مضطر کی سپر کاٹ

<p>بے لگہ عاشق کا حق زخمِ جگر کاٹ اے غمزدہ بہرِ نازِ تیرہ جذبِ اثر کاٹ طوطی کی زبان بہرِ خدا صورت پر کاٹ سراوسکا تو اے غنچہ برگ گل تر کاٹ تو دوشہ شکر گان سے ہر اک تیرِ نظر کاٹ تو مثلِ قمرات کو بخوفِ خطر کاٹ</p>	<p>موقوف ہوئی کیوں نہکِ فشانِ خندہ ایک خلق ہے سرگرمِ فغانِ یکیکے و ہنخ یون تیز چلتے تیرے لبِ لعل کے آگے کرتی نہیں بلبلِ ادبِ گوشِ نزاکت تابِ نگہِ شوقِ نزاکت کو کمان ہے اے ماہِ ترے بامِ پہ پہ کی سائی</p>
<p>کہتا ہے بجا اوس سے فروغِ اسکا دُعا چمکے چمنستان میں رنگ گل تر کاٹ</p>	
<p>روایفِ تابی مشلہ</p>	
<p>سب جا چکے جہان آئی قضا عبت رکھتی ہے تو امید اثر اے دعا عبت اب اے نگاہِ نازیہ مشقِ جفا عبت بولے کہ زندگی سے امید وفا عبت ایدل تو اُسکے اسطے کافر ہوا عبت اب تجھ کو قصد ہے مگر آزار کا عبت کرتے ہو دل کیو اسطے فکرِ سزا عبت</p>	<p>باقی تھا کون کی یہ دوبارہ ادا عبت وصلِ نگارِ حجب سے بڑبکھ ہی جانتا عبت دل میں وہ تاب اور وہ طاق نہیں ہی میں نے کہا کہ آپ تو بہن میری زندگی اوس بسنے بات بھی تو نہ کی تجھ لیکہ یکساں ہیں مجھ کو راحتِ رنج اسی شمع مارے ہوئے کو مارنا بے سود محض ہے</p>

<p>عقدہ ہے سیر دل کا وہ آدست آرزو شونہی کا زور شور اور اس دل کی چوڑی ہلک مانند عمر رفتہ پہرہ ان سے کب کوئی کعبے کو گرین جاؤنگا وان ہی تو سنگ ہے تم مجھ سے بات کرتے ہو کیا کم ہے یہ اثر</p>	<p>کوشش پئے کشائش بند قبا عبث گستاخی ہو معاف یہ شرم و عیاش قاصد کی بازگشت کا ہے ہمارا عبث پہر مجھ کو بت پرستی سے غرور کا عبث کتے ہو میرے نالے کو تم نار سا عبث</p>
<p>مقبول ہو چکی ہے دعا درد کی فروغ کہانی ہے اپنا خون جگر یہ دوا عبث</p>	
<p>روایف حبیب معجمہ</p>	
<p>خیر ہے مضطرب ہم آپ کو پاتے ہیں آج کیا کہیں آہنشین کیا بات ہے جو صبح سے کل تلک شیخ حرم تو اپنے سبب شوق میں صبر دل میں درد سینہ میں کیوں اضطراب تجھ کو ہے شوق شہادت ہو مبارک کام دل کس غضب میں جان بیا کہیں ہوس نہ ہو گیا شاید صدم غم میرے قتل کا تیرا لے اندیشہ غم نار سائی مسکینے</p>	<p>اس قدر کیوں حضرت دل پہ گہرا زین آج ہم کو سمجھتا ہوں دل ہم دل کو سمجھتا ہوں آج کو چہ زلف صنم میں ٹھوکرین کتا ہوں آج لو کر فنا قفس کی طرح گہرا تے ہیں آج جاوہ گاہ ناز میں وہ مجھ کو بلواتے ہیں آج حضرت دل در کچلہ شاد فرماتے ہیں آج اُنکے انداز واداکچہ مجھ سے شہر تے ہیں آج ہم ہی جا کر آپ نے نبی خبر لاتے ہیں آج</p>

شیرم ت کل تک ملا سکتے نہ تھے مجھے نظر	یہ ہمارے خیر مان آنکھیں جو دکھلا ہیں آج
ساتھ چلتے ہو ہمارے اے فروغ خستہ جان بہر دل گم گشتہ کو ہم ڈھونڈ جاتے ہیں آج	
قہریوں پر گریا ر کے لٹکا مرا سر آج سکلی عجز خون سر زخموں سے شکر آج کس شوخ کا یا رب ہے تصور سر دل کو سر گرد صفت آرائی ہے وہ لشکر فرکان زاہد یہ قیاس قیاس سے ہے کیا کم کس طرح سے نکلیں گے رہ جب لا کون ہی آنکھیں بے پردہ وہ بیٹھے ہیں ادھر سپر تو منہ کو کچھ بخود ہی کچھ نہ لے کر شکر کی کشش تھی	کیا دل کی ہم تیغ نگہ سے ہوئی سر آج کیا آبِ ہنس سے تنی بھی تیغ دوسر آج جو برق بنے ہیں مرا آہوں کے سر آج اے حضرت بل باندہ پیے مضبوط کمر آج کیونکر نہیں مہم کو ہے بہلا کل کی خبر آج اوس در سے لگی ہیں صفت حلقہ در آج ویکیں تو ہم اے مہر ترانہ نظر آج آخر کو چلا ہی گیا میں غیب کے گھر آج
کیونکر کل سے اس دل کی تہیں ہو گئی نفرت کیا آگئی آنکھوں میں فروغ او کی نظر آج	
غم دل کی طرح جاتے ہو اے ہوش کدھر آج کیا تھا کہ جولی ابلہ دل کی خستہ آج وہ آتے ہیں اور تیغ بھی ہے زب کمر آج اُس تیغ سے کچھ عذر کیا تم نے تو والد	کچھ کہتی ہے سمجھو تو لگاؤٹ کی نظر آج اے خار رہ دوست چلے آئے کدھر آج ظاہر ہے سبب پوچھیں ہلکا کیا کہ کدھر آج یا ہم نہیں یا تم نہیں آگے گردن سر آج

<p> کیونکر نہ وہ ہر روز مرا کل سے بتر آج یوں تو ہن بہت دہم تاب نظر آج کیوں آتے ہن تہا ہوئے پیراں ادھر آج سمجھے تھے غلط ہم کہ ہوا ختم سفر آج کیا خواب میں دیکھا ہی مراد غ جگر آج نکلتی ہی ہے میری طرٹ اونکی نظر آج </p>	<p> ہر روز وہ اک تازہ ستم کرتے ہن ایجا کل دیکھینگے جب پردہ اوٹھائینگے وہ رجب نالے سے ہمارے تو عداوت تھی امر کو اوڑتی ہوئی پہرتی ہے ابھی خاک ہماری کیوں صبح سے تصویر صفت بیٹھے ہو خاموش وہ اوٹکو تانا تو رکھا ہے تپش دل </p>
<p> تہا سے ہوئے دل کو وہ فروغ آتے ہن کیو کیونکر نہوش کی مرے نالوں سے اثر آج </p>	
<p>روایہ حبیب فارسی</p>	
<p> لے مرا آئینہ دل عکس کی تصویر کینچ شرمگین لکھوں میں سسر کی ذرا تھر کینچ پوچھ کر میرے دل مجروح سے تو تیر کینچ بکے مقناطیس ہی آ آہ بے تاثیر کینچ نالہ لے گرم جائے نعرہ بکیر کینچ لے خیال زلف تہمتہ مری زنجیر کینچ ناکہ اینچون میں ادھر اور تو ادھر شیر کینچ </p>	<p> اے مقصورہ یوں تصویر برے پیر کینچ قتل عالم گر ہے منظور ہے شرور کینچ جان بخل بہا گر کی صد سہا پہی چارہ گر اوس بیت کا فر کے سنگین دل کو از بہر خدا زائد آیا ہے جو تو بہر ناز عاشقان ناتوان ہوں دم نکھلائے تہ نالے کی طرح دم گستا جاتا ہے دونوں کا ترجم چاہیے </p>

<p>زادہوں کی شیخیان ہوتی جاتی نہیں اس دل مضطرب سے حال پریشان ہم کہ کس قدر اپنے دل سنگین ہوا کوہی گمٹ عمر ساری کٹ چکی دو ایک مہینہ صرف</p>	<p>مثل ہے اونکا بھی دل ہی یکدے کہ کہیں اسکی تسکین کے لئے اوس زلف کی تصویر کہیں مجھے کہتا ہے کہ ہاں تو وہ پرتاثر کہیں طوال تنائے تو اے شوق کی تحریر کہیں</p>
	<p>ہے نشانہ سانسے یعنی کہ وہ ہے سانسے ترکش دل سے فروغ اک آہ کا تیر کہیں</p>
	<p>رونیے طے طے</p>
<p>دل میں کچھ ایسی سبب ناوک ترکان کی طرح مجھے بلجائیے جس طرح ملے ہیں دونوں غم کی طرح نکلتا ہی نہیں کیا کیجے زلف جانان کے شاہ ہے بہت حال ہوا اپنی بربادی ہوئی مد نظر کیوں یا رب جوش و حشت یہ رہا ہلو کہ دامن کے سوا خوف سے کیسے پہلے وہ دفنان ہیں مرد چشم پر خون کا ہی نقش کہ دامن کے مرے کیا زانہ ہے تیری زلف سیہ قائم کاواہ</p>	<p>کہ کھنکھانے لگے نالے مرے پیکان کی طرح میرے قسمت کی طرح آپ کی ترکان کی طرح جسم گیا ہے دل ناشادین رمان کی طرح یعنی دونوں میں ہے شبام غریبان کی طرح نکھت زلف کو میرے سر و سامان کی طرح دامن دل ہی تھا صدا چاک گریبان کی طرح دل تو آباد ہے پر شہر خوشان کی طرح باغبان سیکھنے آتے ہیں گلستان کی طرح کفر محبوب ل خلق ہے ایمان کی طرح</p>

<p>میں ہی نادان ہوا ہوں دلِ نادان کی طرح لعل کے کیسی اڑائی لبِ جانان کی طرح کوئی غمخوار نہ تھا سوزِ شہنشاہ کی طرح</p>	<p>اوس ستم کشیں سے اسید و فاکر مہا ہوں خونِ عاشق تو نصیب اسکو نہیں پر یارب خوب جا بجا تو شبِ حیرت میں اس لکڑی کا کر</p>
<p>چھیڑتا ہے مجھے ہر وقت یہ بیوجہ فروغ دل نے بھی سیکھی ہے کیا غمِ خوبان کی طرح</p>	
<p>ردیفِ خالص معجمہ</p>	
<p>تو گوش یار نے پہراؤ کو کیوں کما گستاخ کرشمہ شوخ نگہ چلبلی ادگستاخ تو اضطراب کی مانند ہو گیا گستاخ ہو سبز باغ و کما کردہاں خاکستاخ جو انگٹا ہوں تو کہتے ہیں ہو گیا گستاخ یہ دختِ زر بھی ہے کس درجہ ساقی گستاخ دلِ خراب سے میرا بہت بڑا گستاخ شکستہ شیشہ دل کی ہے کیا صد گستاخ اسپنی تو دل مضطرب کو کر دیا گستاخ چلنے زلف سے ۱۲</p>	<p>نہیں ہے خندہ گل کی اگر صد گستاخ حیا حجابِ تھل میں کس طرح ٹھہرے ادب سے کام نہ نکلا جو کچھ بھی اس لکڑی کا پسین تو ہم تنگ حفا یہاں آجہ رخ نہ مانگوں بوسہ تو کہتے ہیں ہو گیا ہے غرور کشان لے آتی ہے واعظ کو سوئے میخانہ لئے تو جاتی ہے اوکلی ادا میں ٹہرا ہوں وہ اوکھو توڑ کے رکھتے ہیں ہاتھ کا نون جبین زلف پہ کیوں چپیں بوسہ لینے سے</p>
<p>یہ شوخیانِ دل مضطرب پہ پہلے کب تہیں فروغ</p>	

کیکی زلف کی صحبت میں ہو گیا گستاخ

رولیف وال مہسلہ

نہ پوچھو کچھ سببِ نالہ و فغانِ صیاد
یہ میرے نالے نہ کیونکر ہوں خوفِ نشانِ صیاد
تپان ہوں اسلئے اب تک کہ زخمِ نہانِ پیر
قفس کی قید کا میں غم کروں معاذ اللہ
نہیں خیالِ گلِ گل کا نیشِ زہن ہے اگر
برنگِ گل ہمدنِ گوشِ تو اگر ہو جائے
اسیدِ رحم میں ادلِ عبث ہے گریہ و آہ
قفس میں ہو گا خدا جانے حال کیا میرا
خیالِ گل کا اڑتا ہے ہوشِ بو کی طرح
چمن میں خوفِ خزانِ تہا یہاں سے فرخِ فرا
بنا دیا مجھے توفیق ہی سخت جانِ زہ
میں ناکہ کرتا ہوں تو دیکھ آسمان کی طر
خیالِ گل ہے جو ہم تو میں سمجھتا ہوں
چمن سے صندِ تو رکھ کر قریبِ شمعِ قفس

یہ سن لگیا مے غم کی داستانِ صیاد
دل و جگر میں بہت زخمِ نہانِ صیاد
خیالِ خندہ گل ہو نہ نکِ نشانِ صیاد
جنابِ عشق کا پہلا ہے استحانِ صیاد
تو پھر یہ کیوں ہے خلشِ دل کے دیانِ صیاد
تو کچھ سناؤں تجھے اپنی داستانِ صیاد
کہیں ہو ہے کسی پر ہی مہربانِ صیاد
ہوا ہوں دامنِ پھنستے ہی نیچانِ صیاد
میرے سکوت کے ہونا نہ سرگراںِ صیاد
فراغِ تہانہ وہاں کچھ مجھے نہ یانِ صیاد
یہ زندگی مری اور ہجرِ بوستانِ صیاد
جو میرے غم کا ہے منظورِ استحانِ صیاد
قفس ہے قصرِ مرا اور پاسِ بانِ صیاد
اویس کے گل سے کہیں دل ہو شادمانِ صیاد

فروغِ بلبِ دل کا خدا ہی حافظ ہے

	زمین ہے دامن بلا اور آسمان جیاد	
<p>ہوشیاری ہم میں کیا آئی ہوشی کی بعد سنفل ہونا کیسا میری خاموشی کی بعد کیا بپا کرتی ہے آفت کیسین گروٹی کے بعد کیا گزک پاتا ہوں میں صہبا خاں شہ کی بعد کچھ کیسی گز آرزو سے دل ہم آغوشی کی بعد چار کے کا نہ ہے چڑھ رہی ہیں ہم بسکڑنی کے بعد</p>		<p>عقل کو دیوانہ ہم سمجھے قح نوشی کے بعد کس قدر آتی ہے جھکو شرم جبکہ تاہی یاد آج کچھ بطرح کا لون ہے لگی ہے اوکی زلف چپ جو رہتا ہوں تو ڈیوین ہنر و گلی کیا عید تو ملتے ہو مجھ سے پر ہے مد نظر سر کاٹنے سے بڑا ہے کس قدر اپنا وقا</p>
	<p>پنی تو لینے سے درازا ہر ہمیں چھپو چھپنا ہوش ہو تے ہیں سجا رہے دیکھے نوشی کے بعد</p>	
<p>ہے سب کی پسند میری موبو پسند عالم میں اپنی اپنی ہے اے غور و پسند اکٹل مجھے پسند ہے جھکو ہے تو پسند پروانے کی ہے جھکو بہت آرزو پسند پانی تراجمے تجھے میرا پسند جھکو زبان تیغ کی ہے گفتگو پسند چاکون کا اپنے اوکو نہیں ہے رفو پسند ذلت ہمیں پسند اسے آبرو پسند</p>		<p>انے زلف یاوشک سے بڑا ہے تو پسند حر باکو خور تدر کو مہ جھکو تو پسند اے غم نہ جھکو جان نہ تن عیش تو پسند ملتی ہوئی ہے کچھ دل بیتاب سے مرے یہ اپنا اپنا ذوق ہے اے تیغ نازیار باتیں دہی کر گیا تمہاری نگاہ سے گل بھی ہے کیا تمہارے کسختی جانگاہ کیونکہ کر گیا غیہ ہمارا امتا بلہ</p>

تشکل پسندی دل نادرانچ جان لی	یعنی کہ اوسنے کن ہے تیر ہی رز و پسند
ہمنے تو چاک دامن دل کے لئے فروغ تارِ رگ جگر سے کیا ہے رز و پسند	
ردیف ذال معجم	
<p>اتنی نہوگی آکھو ہونٹی تم لذیذ بوسہ تہائے رخ کا میسر نہو مجھے چہر کا منک جوتیرے جسم نے ای لہج آنے سے خط کو دل لب شیریں سے ہٹ چلا کیا پر لگی نظر کوئی اپنی ادا و نہیں کہا جو وصف اس لب شیریں کا ہو گئی</p>	<p>جتنا ہے مجھ کو دست خانی سے تم لذیذ گر بین کون ہے میوہ باغ ارم لذیذ کیا ہو گیا کباب دل پر الم لذیذ قند سیہ نبات سے ہوتا ہے کم لذیذ جو کہ ہے بین آج کہ ہوتا ہے ہم لذیذ شاخ نبات سے بھی زبان قلم لذیذ</p>
یہ ذوق کا تھارے ہے نقصان لے فروغ جو اسکی گالیوں کو سمجھتے ہو کم لذیذ	
ردیف لے مملہ	
وہاں جانا ذرا لے دل سمجھ کر خیال یار کی بھی خوش ہے نازک	<p>تڑپتے ہیں جہاں لب سمجھ کر ذرا او اضطراب لب سمجھ کر</p>

<p> ہمارا اعتدال مشکل سمجھ کر پیش کوڑھیں ہر کام سمجھ کر حساب دوستانہ دل سمجھ کر نہیں آتے کڑی منہ دل سمجھ کر زبان خنجر قاتل سمجھ کر خطاب ناز کے قابل سمجھ کر جہان اورتے تھے ہم ساحل سمجھ کر اے او خنجر قاتل سمجھ کر بناتے منہ میں میرا دل سمجھ کر ادھر آنا مہ کامل سمجھ کر کہا کر کچھ حق و باطل سمجھ کر </p>	<p> کبھی بند قیاس کو لانا اوسنے چلے ہیں حضرت دل شہل عطا ہو کچھ تو ہر کو دل کے بدلے و فورضعف سے نا رہی ایک یہ زخم دل ہے خندان کس قدر آج لئے جاتا ہوں دان ہمارا دل کو وہ شمشیر قضا کا گھاٹ نکلا گلوئے عاشقان ہی ہے ادیگا کسی سہل کو جب وہ دیکھتے ہیں ابھی پر دے میں گو وہ رخ ہے لیکن بتوں کی شان میں للہ واعظ </p>
<p> دم دیدار کر لیتے ہیں ہم بند فروغ اس آنکھ کو حال سمجھ کر </p>	
<p> آپ ہی بیخود ہوئے اپنا تماشہ دیکھ کر کیا کیگا تلو عالم حال میرا دیکھ کر اب فراموش چشم ترا نسو بہانا دیکھ کر دل ہی حیران تھا سر سامان پنا دیکھ کر </p>	<p> کل مہین عشق آگیا دل کا تپنا دیکھ کر میں تو کچھ کہتا نہیں لیکن یہی ہے مجھ کو غم عذر بارش سرد راہ مدعا ہو جائیگا کس قدر تار تار دل پر مجمع آہ و فغان </p>

<p>کوئے قاتل کا تماثلات دیکھا ہے خوب کس قدر ہم پر کرم کرنے لگے سرِ غیب سرو اور شمشاد کیا ہیں فتنہ ہائی روزِ حشر ناگوار طبع کو نیکو طبع سے اخیار ہو اس قدر سوئے کہ چو کے صبحِ محشر تک نہ ہم اب جفاؤں کی نجات ہر کسی سے بے فروغ</p>	<p>دیر تک ٹھہرے ہے تھے حشر پر پاؤں کیکر فکرِ مضمون کمر کا دل میں آنا دیکھ کر اپنی جانین کو بیٹے اوسکا سپرد کیا کیکر خود ہنسی آتی ہے ہکو حال پنا دیکھ کر شامِ نافر جامِ فرقت کا تماشا دیکھ کر ہم نہ کہتے تھے ذرا دل کو لگانا دیکھ کر</p>
<p>اب عبت ہر شکوہ اوس پر ہوشیار کا بے فروغ پہلے اوس کو دل دیا تھا آپ نے کیا دیکھ کر</p>	
<p>ہر دمِ دہن زخمِ سناتا ہے بیان اور جز شمعِ سحرِ محکو ہے کیا مجھ پہ گمان اور کس ناز سے آجاتی ہے تن میں کمر جان اور واعظی ہی ارشاد تو موسیٰ کو ہوا تھا ابتک نہیں دیکھی قدرِ اندازِ قضا کی کرتا ہوں ادبِ ناصح نادان کا ابھی میں آنکھوں سے بھگیا خونِ ہکو دل زار کیا فہم رہا ہے کہ لگاتا ہے وہیں تیر ہر چوچ گیا نہ تو ضد نہ کرے قاصدِ نادان</p>	<p>پاتا ہے جو ہر دم سے ناوک سے زبان اور کیوں مجھ کو جلاتا ہے تو اے نورِ زمان اور جس وقت وہ جلا دے کتا ہی کہ ہن اور اربابِ دب و رہین اور سوختہ جان اور ان ابرو و مژگان کے سوا تیر و مکان اور کچھ مجھ پہ کرم کیجئے اے پیرِ مغان اور پہر کون ہے پہلو میں مے گرمِ فغان اور کتا ہوں میں جب ہیج کوئی راحت جان اور عالم کے مکان اور رہین اور اوس کا مکان اور</p>

<p>آیا نہ کوئی اسکو ہنر غیبی فغان اور ہے رسم محبت کی ہیان اور مان اور کرتا ہے اسے آگ مرا سوز نہان اور عقدا کا نشان اور ہے اور کوا نشان اور آئی تیرے سمجھانیکو لے ایکٹہ بان اور ہے جس گرا نمایہ کرد اسکو گران اور آجاؤ بس لب در نہ میں کرتا ہوں فغان اور</p>	<p>نادان ہی رہا صورت بلبل دل شیدا وہ گالیان لکھتے ہیں ہمیں اونکی شناہم ہوتا ہی غضبناک وہ تاثیر سے اسکی سعد و مہم ہی اسکی کمر اور ہی موجود وہ تیغ زبان تیغ بکھٹ آتا ہی لے دل جان لیتے ہواک بوسہ پا کے عوض ایجان دیکھی مے اک نالے کی تاثیر تو تمنے</p>
	<p>فطرت کے فروغ اونکی جو آگاہ ہر یہ دل وہ لطف ہی کرتے ہیں تو کرتا ہے گمان اور</p>
<p>کون جاتا ہی حرم کو کو سے جاناں چوڑ کر ہم خبر لیتے ہیں یون جاسوس نہان چوڑ کر بلیں صحرا کو جاتی ہیں گلستان چوڑ کر سر کے بل جاتے ہیں اہل ایمان چوڑ کر اشک جاتے ہیں کہاں دامن ترکان چوڑ کر کستور گبر کے بہا کا دل میں بچان چوڑ کر ایدل اس کے در پہ جاتاں آہ و افغان چوڑ کر چاہیے زندان کو جانا قضا یوان چوڑ کر</p>	<p>شیخ صاحب کیجئے باتیں نہ ایمان چوڑ کر بے سبب آتے نہیں ہیں جان کو دان چوڑ کر حسن کے گل کے یارب یہ جنون پہلا دیا دیکھ نہ اہل کس دے ہم کلیسا کی طرف تو ہی بتلاؤ ہمیں یہ خدا لے چشم شوق دیکھ کر صورت مری خوش شکدے کے تیرا یہ ایک تو پردہ نشین وہ دوسرے نازک مزاج عشق کر صادق ہے تو جان زلیخا کی طرح</p>

<p>ہر گپے ہر رس کن طرح قفس چننا ایک دم کو زمین وہ ہوتے مثل غزال عشق صادق جب سمجھتے ہم کہ جب ہمارے گل رودروادس فوج مرگان کے سپہ سالار کون جسکے دامن کی تمنائیں ہو ہین خاک ہم اویکی گرتھویر ہی تو دیکھ لیگانا صحا</p>	<p>ہو گیا ہے حال یہ چاہ زرخندان چوڑ کر کیا ہی سیکھا طرز حیوان وضع انسان چوڑ کر بلبلین بازار کو آتین گلستان چوڑ کر ترک گردن ہٹ گیا سوار میدان چوڑ کر اوسکے قدموں کو کہاں چلین ہم سجان چوڑ کر لیگا ہر اپنا گریبان میرا دامان چوڑ کر</p>
<p>تم نہ کہنا ماننا پاس اثر کاے فروغ سخت دشت ہوگی شغل ہوا فغان چوڑ کر</p>	
<p>چھٹے ہم ہستی ہو ہم کے غم سے فنا ہو کر بہت سستا چٹا یہ دل حساب و محشر مے خون گشتہ اراگون کی قسمت میں لکھا تھا بہار حسن جانان تک سائی اپنی گرہوتی نہیں دہانی ڈھ پنازب تن سے جس تلک کے کرم کرتے ہیں مجھ پر او کو عشوے بیکل کثر محبت نے عجب تاثیر بخشی ہو مے دلو</p>	<p>ہمارا ساز رحت بنگیا اب بے صدا ہو کر شہید خنجر بے رحمی ناز و ادا ہو کر کہ زیر پایے محبوبان زمین رنگ خا ہو کر تو بولے زلف مشکین کو اوڑھ لے صبا ہو کر ہمارا زخم دل یہ رنگ لایا ہے ہر اہو کر کبھی تیغ جفا بنگر کہی تیر قضا ہو کر سکھایت بھی جو نکلی ہے تو نکلی ہے دعا ہو کر</p>
<p>فروغ اتنا تر و تلو اب زیبا نہیں ہرگز غلام خاندان سید ہر دوسرا ہو کر</p>	

<p> غبارِ حبتہ سے پائین کاروان کی خبر جلگر کو دل کی ند دل کو ہے جسم و جان کی خبر اوڑھی ہے طائرِ دل کی پہر استخاک کی خبر کہ خواب میں بہتی آئے یہاں وہاں کی خبر تبسمِ لبِ لبّ نیک فشان کی خبر کہ تن کا ہوش نہ باقی رہا نہ جان کی خبر کہ دل سے بھی نہ کہی ہنواپی جاگنی خبر قفص کی پوچھ لو مجھ سے نہ آشیان کی خبر تو ہم ہی لیتے ذرا دور آسمان کی خبر کہاں کہاں گئی میری داستان کی خبر گئی ہے چرخ پر شاید مے فغان کی خبر سنا ہی کیجئے گیس گلشنِ جہان کی خبر </p>	<p> عیانِ ہر رنگ سے چہرہ جسم و جان کی خبر یہ برہمی ہے تپ غم سے خانہٴ تن میں وہم نشانہ آہی نہ اضطراب کرے یہ بند و بست رشتہ نازتے کیا ہے وہاں ہمارے زخمِ جلگر کھلے ہیں سن سن کر ہم ایسے محو ہوئے دیکھ کر کسے یارب کیسے راز کا یہ پاس حفظ ہم کو رہا رہا اسیرِ ہوشیہ وہ عندلیبِ ہون میں ہمارے نالے اگر کچھ بھی یاد رہی کرتے چمن میں شور ہے صحرا میں ہوم کو دین غل نہ شور و حد ہے یہ بے سبب نہ گریزِ ایر نہ دیجئے چمن کوے یا سے نسبت </p>
<p> فروعِ اوس کوئی بات چپ سکے کیونکر کہ جسکی جنبش ابرو ہواکِ جہان کی خبر </p>	
<p> آہی ہو کشود کا ر کیونکر ملا اس کو ضنون مار کیونکر آہی ہو گا، میسٹرا پار کیونکر </p>	<p> کھلے بند قبائے یار کیونکر ملی شانے کو زلف یا کیونکر ہوئے نفس ہے طوفان سے پاکر </p>

<p> بُتو کچھ خوف بھی اللہ کا ہے قیامت سے ہر بڑھ کر قامت یا نزاکت اور حیا و نون میں نئے بین سنگر تجھے واعظ جو کا صوف یہ گیسواور ہر اک تار اسکا ایسا بتا لے ناقہ تاتا تجھ کو جو کہتا ہوں کہ جاتے ہیں عاشق چراغ داغ دل ٹہیر لے یارب رقابت کے ہیں باعث ہر بیت چلو صحرا میں دیکھو خونِ سیر ہیمن کی ہے میری مٹی ہیمن کی </p>	<p> سہراک جان ہزار آزار کیونکر نہ ڈھاسے آفتین رفت کیونکر کرے جھبش لب اقرار کیونکر کرونگا اون سے آنکھیں جا کیونکر نہ ٹوٹیں سجدہ و زنا کیونکر ملی یہ بوجے زلف یا کیونکر تو کہتا ہے بت عیار کیونکر حضور مار زلف یا کیونکر ملنگے کافرو دینار کیونکر رگ گل بنگلے ہیں حنا کیونکر چھوٹیکا مجھ سے کوئی یار کیونکر </p>
	<p> وہ سنگر غم مرا ہنس کر یہ بوے ذرا پہر مان فروغ زار کیونکر </p>
	<p> ردیفِ زائے مجھ </p>
<p> کیا پوچھتے ہو چاک دل زار کے انداز دیکھتے ہیں ہر اک ملک کی تلوار کے انداز </p>	<p> سب آپ کے ہیں دزل دیوار کے انداز کچھ اور ہی ہیں ابرو سے خمدار کے انداز </p>

<p>میں کسکو بتاؤں کہ کیا کسے مراد جان آگئی تن میں ترے آواز قدم سے کیونکہ نہ جو محشر سے جہان درہم و برہم کس طرح کرے بات کوئی چشم سے اسکی دیکھا تو خطا کچھ ہی نہ پائی گئی دل کی حیرانی و بیخوابی زگر سے عیان ہین اے چرخ ترا نازِ بجا ہے کہ یہ غنیم وان بھکو ٹھہرنے نہیں دیتے سنگ دربان زاہد ہے تجھے سنگ و دیر کی حاجت</p>	<p>ایک ایک سے بڑھ کر مین ستمگار کے انداز رفتار مین ہی ہین تری گفتار کے انداز کچھ سیکے ہین او سنے تری رفتار کے انداز دیکھو تو ذرا عمر و خونخوار کے انداز خود کینچتے تھے طرہ طرار کے انداز کیا صاف ترے طالب دیدار کے انداز کچھ رکھتے ہین افشان رخ یار کے انداز پہچانتے ہین طالب دیدار کے انداز ہین سر مین ترے شیشہ پندار کے انداز</p>
<p>قابو مین کس طرح فروغ اب نہیں آتا کیا سیکے ہین دل نے بت عیار کے انداز</p>	
<p>ردیف سین محملہ</p>	
<p>زاہد چلو تو اوس بہت کا فراد کو پاس غم ہے تمہارا میرے دلب و فاکو پاس گل نے کیا ہی اپنا گریبان جو چاک چاک سودا ہوا ہے کیا تجھے لے دل کہ بار بار</p>	<p>پہونچو گے ایک شام مین اسکی خد پاس جس طرح عیش دل ہے مہتمای جفا پاس کسکے بدن کی بوہتی اتھی صبا کے پاس جاتا ہے دوڑ دوڑ کے زلف و دقا پاس</p>

<p>کیا دل گیا تھا آتش زند خنکے پاس جز در و کچہ نہیں ہے دل مبتلا کے پاس ہر دیکھتا ہے غور سے وہ مجھ کو آکے پاس شاید کہ اونکی تیغ ادا ہے قضا کی پاس جاتا نہیں ہے وہم ہی میرا دوا کے پاس کیا دور ہیں ہم سے دل مبتلا کے پاس</p>	<p>آتی ہے تجھے بوی کیا بے افغان مجھے اے تیر غمہ کسلے کاوش ہے اس قدر کس درجہ بد گمان ہے کہ مجھ پر لگا کے تیر جاتی ہے جان زار عجب شوق و تازہ اے درو یار مجھے نہو بد گمان ذرا گھر بیٹھے دیکھتا ہوں چہ غم غم سے</p>
<p>کیون نہ اسید کرتے ہو دل کو تم اے فروغ شوخی بھی ہا کٹری ہوئی شرم و حیا کے پاس</p>	
<p>محتاج جیسے جاتا ہے حاجت روا کی پاس جاتا ہے جان بوجھ کے کالی بلا کے پاس جاتا ہے بنگے آئینہ اوس خود نما کے پاس ہر پچا جو وہم میرے فغان گلہ دار کی پاس جاتا ہوں دیر کو میں بڑے رہنما کے پاس پھندا عجیب ہے تری زلف دوتا کے پاس جاتے ہو تم ہماری بدولت خدا کی پاس اعجاز پاکہ سحر ہے ریاب خنکے پاس کیا نقش ہے عجیب ترے نقش کے پاس</p>	<p>یوں دل چلا ہے ترک کی تیغ جفا کی پاس اے دل تو نہ پر چلا اوس زلف دوتا کی پاس کیا ہوشیار ہے دل نادان بکار خویش نالے لئے اوس کے پردہ محل دلست دیا زاہتم اپنی مسجد اقدس کی راہ لو پہنتے ہیں جان بوجھ کے مرغان عقل و ہوش اوس بت نے قتل کر کے کہا مجھے دیکھ لو رہتے ہیں دست بستہ یہ بت اوس کے روبرو آتے ہیں روز جن و ملک سر کے بل ہیماں</p>

دنیا بگاڑ دل کے فروغ آئی کیوں خیال
کیا کام دیر کا سرم کبریا کے پاس

رویف شین مجھ

کل تھی نالے سے مر بلیں تل لان خاموش
ہے کوئی بات باج سے وہ کہے یا نہ کہے
ذکر محبوب کا ہر حرف سے ایک راز نصیب
گل کمان اور کمان ہر رخ شک گلزار
کیا ادا ہو گیا شمشیر ادا کا کچھ شکر
آج کس بلیں شیدا کا سنا ہے نالہ
پہر کیا ہو نہ کہیں آ کے وہ شوخ آخروں
پاس بانی شب زلف کا منصب ہے تجھے
اس سبب سے کہ خموشی ہے جوابِ جلال
و اعطا چھینٹوں سے تیرے نہیں ہو گی بھی
شور کرتے تھے جو کل گلشنِ مہتابی

آج ہے سارا گلستان گلستانِ خاموش
ورنہ یوں جلتی کھڑی شمع شبستانِ خاموش
نہ سینک کان ہی میرے نادانِ خاموش
یا وہ گولی نہ کر لے بلیں نالانِ خاموش
کیوں ہوا ہے دہن زخم نمایانِ خاموش
ہے جو غنچے کی طرح وہ گل خندانِ خاموش
آج ہے شام سے جو شمع شبستانِ خاموش
پہر تو کسو اسطے ہرے دل حیرانِ خاموش
میں تری بات پہ مہونِ ناصح نادانِ خاموش
ایک ذرہ بھی مری آتشِ پیمانِ خاموش
آج جاتے ہیں سو شہرِ خموشانِ خاموش

کچھ تباہ تو فروغ اچکا کیا حال ہے آج
بیٹھے کس موج میں ہو سب گریبانِ خاموش

ردیفِ صادق و مہملہ

<p>خوب بیکلیگی بہاے دل کی حرص مور کو طوفانِ مین ہے ساحل کی حرص دل کی دشمن بگلی ہے دل کی حرص ایک ہی ہے او سکی اور سہل کی حرص کیا بڑی ہی ہے مطلبِ مشکل کی حرص کشتیِ دل کو ہی کیوں ساحل کی حرص اب نہیں ہے راحتِ منزل کی حرص ہے اگر کچھ گرمیِ محفل کی حرص کہتے ہیں اللہ سے اس سائل کی حرص چوڑ دے اس دعویٰ باطل کی حرص دل کی حسرتِ بنتی ہے کابل کی حرص</p>	<p>زور پر ہے خنجِ قاتل کی حرص دل طلبگار کون ہے عشقِ مین صبر سے ملنے نہیں دیتی کبھی دل تڑپتا ہے مرا بھر وصال بوسہ لب مانگتا ہوں دہم دم عشق ہے دریا سے ناپید اکندار ہو گئی چکر کی عادت مثلِ چرخ آتشین رخ سے اولٹ دیتے نقاب دیکھ کر کاسے کو مری چشم کے اوس سے دعویٰ عشق کا ابوالہوس کام مین سستی نہ کرنا چاہیے</p>
---	---

آج کر لو تم جو کرنا ہو فروغ
کل ہوا ہو جاؤ گی یہ دل کی حرص

ردیفِ صادق و معجمہ

<p>اقرار سے غرض ہے نہ انکار سے غرض جھکوجی اوسکی زلف کے اک تار سے غرض پرستش سے کچھ نہ کام نہ بیمار سے غرض اک حرف کی ہے لعل شکر بار سے غرض نکلیگی خاک کا کل دلدار سے غرض اسکو ہے کچھ وکیل نہ مختار سے غرض رکھتے ہیں پر اوسی بت عیار سے غرض پہ اور کیا ہے آہ شرب بار سے غرض اتنی ہے جھکوطالع بیدار سے غرض رکھتے ہیں جبے آپ کی رفتار سے غرض ہاں کچھ ہے اونکے جبہ دستار سے غرض درپردہ کچھ ہے مردم بیمار سے غرض</p>	<p>ہمکو تو ہے فقط سخن بیا سے غرض زاہد ہے جھکوجبہ و دستار سے غرض اونکی بلا سے کوئی مے یا کوئی جئے میٹھی نہ بات کہئے تو گالی ہی دیجئے قدیموں پر اونکے آپ گرتی ہے بار بار دل ہر معاملے میں بہت ہوشیار ہے کیا ہو گیا ہے ہمکو کہ سب حال جانکر لوہو نکتے ہیں جامہ ہستی کو اپنی ہم اکدم کو خواب ہی میں مریاں آئیں وہ ہوتا ہے ہمکو خشر کا ہر روز سنا کچھ دست میکشان نہیں اعطوں سے کام دل کو خیال چشم صنم بے سبب نہیں</p>
--	---

ہوتی تھی کیا ہی لطف سے اپنی بس فرورغ
 ختبک نہ تھی ہمیں بت عیار سے غرض

رونیطی مہملہ

گو میرے ساتھ نسبت تقصیر ہے غلط
 لیکن نہ میں کہوں گا کہ تغزیر پر غلط

<p>مین اور گلا تراہٹ بے پیر ہے غلط تقدیر ہی مین اپنی شہادت نہیں لکھی اکدم نہ میرے دل کا کبھی غم غلط ہوا گو وہ نہ آئے تیر تو یہ اونکا آگیا کچھ اور ہی ہین ابرو مڑگان دلربا کیون حرف رکھین ہم خط خسار یا پر جب تک نہ آپ چہرے سر پر وہ اڑھائی گئے</p>	<p>واللہ مثل شکوہ تقدیر ہے غلط او کٹ کر سے قتل مین تاخیر ہے غلط لاٹ گزاف نالہ زنجیر ہے غلط کہتا ہے کون آہ کی تاثیر ہے غلط کہنا اوسے کمان اسے تیر ہے غلط کیسے کہیں نوشتہ تقدیر ہے غلط کیونکر کہیں گے ماہ کی تنویر ہے غلط</p>
<p>تاخیر مقتضائے رحم ہے لے فروغ وہ ترک اور قتل مین تاخیر ہے غلط</p>	
<p>ہو مثل تیرا لے بت بی پیر ہے غلط کو سے صنم کی خاک کیونہ جب ملی کہتے ہین منکے شکوہ ہجران بہت صحیح سبزل میں طیب بیچ و خم دلربا ہین ممکن نہیں کہ شوخی ہو وہ کہینچ سکے کبھی زاہد قسم خدا کی ترا قول سر بسر</p>	<p>یاں تک کہ کچھکے تیری تصویر ہے غلط کہنے لگے کہ نسخہ اکسیر ہے غلط لیکن ہمارے وصل کی تدبیر ہے غلط پر یہ کہ مثل زلف گرہ گیر ہے غلط واللہ مین نہ مانو نگا تصویر ہے غلط مانند وعدہ بت بے پیر ہے غلط</p>
<p>بیشک فروغ آس خروشن کے سنانے ماہ فلک کا دعویٰ تنویر ہے غلط</p>	

ردیف ظالمے معجم

<p>و عظمین ذکر سے بھی لاوا عظم دیکھ غصہ میں پیگیا و عظم انتہا کا ذرا خیال ہے گر چہ پیوند ہیں پر سمجھتے ہیں دینگے قاضی کو ہم ضرور سزا دیکھو چکر بہشت رو صنم ستے جاتے ہیں رند سب تیری کیا کہوں کر چکے ہیں کیا تجویز راہ مسجد کی بھول جا لیگا میکشون پر گمان بیہوشی کان میں رکھنے پنبہ مینا دختر رز کے حسن کو اب دیکھ</p>	<p>آئے تہا ہکو بھی مزا و اعظ چل زیادہ نہ مغتر کہا و اعظ آپنے کی سہ ابتداء و اعظ ہے باتیں نہ تو بن و اعظ اسہیں فتویٰ ہے کیا تیرا و اعظ ذکر دوزخ کا تا کجا و اعظ کوئی ساعت میں دیکھتا و اعظ رند میکش تری سزا و اعظ ہو ہمارا نہ رہنما و اعظ ہوش کی اپنی کرد و اعظ نہ سنو گناہن ترا و اعظ حور کا ذکر کر چکا و اعظ</p>
<p style="text-align: center;">نعرہ میکشان کو سننے فرخ کچھ تو سمجھا جو چپ ہوا و اعظ</p>	
<h2 style="text-align: center;">ردیف عین محلہ</h2>	
<p>خاک ہو چکر اسی مثل پر پروانہ شمع</p>	<p>اگر زبان پر لائے کچھ دل کا مری افسانہ شمع</p>

<p>کیا کیسی زلف رخ دو لون پر شید ہو گئی مے روشن سے ذرا اپنے اوٹھا دیجے نقاب کچھ اشارہ خندہ جان بخش لبک ہے ضرور ترک مہستی میں نہیں رہتی ہے غافل یکدم دیکھئے تاثیر الفت اور پاس اتحاد خانہ زہنور سے نکلی نہ تھی باہر ہنوز دیکھ لے زہد تو اس روشن دل کا مقتضا</p>	<p>رکتی ہے زنا رہی اور سبھ صدانہ شمع بہول جاے دیکھ کر تانا ز معشوقانہ شمع ورنہ یوں ہنستی کبھی محفل میں بیجا نہ شمع کیا ہی مانند دل بیدار ہے وزانہ شمع کیسی روتی ہے بروک لاشہ پروانہ شمع عشق میں تیرے تھی مضطرب و پریشانہ شمع رہتی ہے کیساں میان کعبہ تجانہ شمع</p>
<p>جلکے آخر کدہ یا پروانے نے بھی کفر و فرغ آشنا جو ہے اور مہر سے بیگانہ شمع</p>	
<p>دیکھ تو گر کا کل خال رخ جانا نہ شمع دیکھ نہ دہر و نہ مین بھی کس قدر ہون ل جلا حسن کی حیرت جنبش بھی تو کر سکتی نہیں کر کے قالب کو تھی مانند فانوس خیال بے ثباتی دیکھ کر اس ہٹی موہوم کی گلشن محفل میں جب آپ میں دنق فرا اس شب تاریک میں دل کسے استقبال حسن ذاتی ہے نہیں محتاج آرائش ذرا</p>	<p>دام دل ہو جا کرے اشک کا پروانہ شمع دو دہنک اور گئی شکر مر افسانہ شمع کیا مجال لے تیری محفل میں گستاخانہ شمع مے رہی ہو کر تیرے چکے جانانہ شمع بہرتی ہے اشک کوں اپنی عمر کا پیمانہ شمع رکتی ہی نظرون میں حکم سبہ بیگانہ شمع دراغ سے لیکر چلا ہے نسل صاحبانہ شمع زلف تو کو تھی اور رکتی نہیں گستاخانہ شمع</p>

جب سلم ہے کہ ہر معشوق سنگین ل فرغ
کیون نہیں ہر ڈالنی کلکیرن دندانہ شمع

رویف غین معجمہ

زخون نہ خرم کماں ہرین دل شمس داغ
ہے زندگی کا لطف یہی دیکھنا ذرا
اتے ہی دل کو بلبل شہید ا بنا دیا
کرتا ہے شک جامہ ولد و زلدبران
سوزش کا کچھ نہ چارہ ہوا آہ سرد سے
کیا باغ باغ ہوتے ہر تہ سسکے اس کا غم
یاں تک جلایا آتش فرقت نے ہر کو آہ
یہ مہر ہے قبالہ الفت کی دیکھنا
بستا نسلی ہی ہر پے دولت سرا داغ
اے ناخن طال کہیں مٹ نہ جا داغ
اے گے چلکے دیکھئے کیا گل کھلا داغ
کس درجہ سیر دل پہ نہ بیا قبائے داغ
ہاں کچھ سرشک گم نے دل سے چوڑا داغ
اس دل نے جکے عشق میں اغون کہاں داغ
ہرین شعلہ زن تنور جگر میں بجائے داغ
ہاں آگ از قلب کہیں بہ نہ جا داغ

کیئے یہ کسکے حسن کی گرمی سے اے فروغ
روشن چراغ طور ہے دل میں بجا داغ

منہیں آگیا اے جان جان تہو نہیں فارغ
ہو اجڑ فلک سے جا کی دل زیر زمین فارغ
ادھاد و جلد تر پردہ خدا کیو اسطرح سی
تو دیکر جان تہو ہرین تھا صحر ہرین فارغ
بھدا اللہ ہوا شکل سے یہ اندو گہکین فارغ
خلش سے دھمکتی ہو دل ہل یقین فارغ

<p>خرام ناز سے کہدے خراے ذوق بیتابی غم جان کی یارب مجھ سے کیونکر ہو سکے نظر کیسے رحم کی مانند ہم جاتے ہیں عالم سے ہمارے نگہ کیسے دورے میں ہو بیان سعادۃ اللہ لگا نہ پر کمان تھا ہم سے نہ دیکھا رسالت گریز توفی ختم اوس شاہ و د عالم تو وہ ہے منظر کل نہتائے حسن کا جبکو</p>	<p>کہ دست ہے ہر پٹھان پر دل گوشت نشین فارغ نہ فرصت ہے ہرے دل کو نہ یہ جان جزین فارغ شکن کی کشمکش سے اب تو ہوزیا جہین فارغ ستم سے اپنی خوریزوں کے سب ہو چیں فارغ غم امت سے ہوتے گشتہ دنیا و دین فارغ تو بہر کس طرح ہوتے حضرت روح الامیں فارغ بنا کر ہو گیا اب دست صوبہ آفرین فارغ</p>
<p>فروغ اس کشمکش سے دہر کی ہرگز نہ گہرا نا ہلا دیکھا کیسا کھینچنے دنیا میں کہیں فارغ</p>	
<p>رویف فائے تازی</p>	
<p>ممکن نہیں کجی سے کہی باز آئی زلف دیر و حرم میں ہی نہ کوئی اس سے بچ سکا ہونا تھا ہیکو کشور آشفنگی کا شاہ دیتے ہیں اسکو یہ جگہ مہر خان کیا تھی خبر کہ سنبل گلزار حسن ہے کیونکر نہ اپنے جاسے سے باہر ہو حسن یار</p>	<p>سو بارگر چہ مصحف عارض و طہا زلف پہونچی کمان کمان یہ کمند رسا زلف پڑتا تھا ہم پر سایہ بال ہمارے زلف اللہ سے شان شانہ حاجت روا زلف ہو گا دلون کے خون سے نشوونما زلف پنے ہوئی ہی عارض جانان قبا زلف</p>

پرسش وہ مرے حال پریشانی پہ کرے دل ہی نہیں رہا کہ خریدار جو رہو	پہلے تو اپنی بگڑی ہوئی گونہائے زلف کدو دکان ناز کو اپنی بڑھائے زلف
اندازہ اس کے طول کا ممکن نہیں فروغ سہ انتہائے عمر ابد ابتدا سے زلف	
عشوہ کتنا ہی کہہ رہی ہوں اونکی مڑگان کی طرف کس کو دیتے ہیں شراب کس کو کرتے ہیں کباب شرح بیدا جنوں کی کیا ہی صاحب احتیاج جب ہوئی روز ازل تقسیم ہر اک چیز کی کچھ تو دور رہیں لڑتے، ورنہ کسے ہے یہی جا ادب اک بسمل ہو شمند واہ کہ جذب محبت کس قدر رکھے کر کے راہ شیخ جھٹنا مجھے سینے لیون دا کیجے مانہ ایدل غمناک بچے کام سے غافل نہو	جور کا ہونا بجا ہے تیغ بڑاں کی طرف دیکھتے ہیں آج ہم ساتی کے ایمان کی طرف دیکھتے مے خاجیب و گریبان کی طرف شوخیان رکھی گئیں رفت راجا ناں کی طرف دل ہمارا رخ نہیں کرتا ہے دیباں کی طرف ہاتھ کیوں بڑھنے لگا قاتل کے دامان کی طرف بوگئی تھی یہیں کی یہیں کنگان کی طرف منہم ہو قبلی کی طرف دل کوڑ جاناں کی طرف کان ہیں فریاد رس کے آہ و افغان کی طرف
ہوشا و طباتے ہیں سیرائے فروغ ناتوان دیکھتا ہوں جب ہیں تیرے با عصیان کی طرف	
روایف قاف معجم	
کون کتنا ہے ناتوان ہے عشق	نازا و طباتا ہے پہلوان ہے عشق

<p>راز کی طرح سے نہان ہے عشق اور خالق کا راز دان ہے عشق میزبان دل ہے مہمان ہے عشق کشتی دل کا بادبان ہے عشق اے کس درجہ بد گمان ہے عشق ابھی سگر مہمان ہے عشق ان بتوں کا مزار ہے عشق پوچھتے کیوں ہو تم کمان ہے عشق آج کل مجھ پر مہربان ہے عشق جس کا سالار کا رواج ہے عشق بے دہان حسن زبان ہے عشق</p>	<p>روز کی طرح سے عیان ہے عشق خلق کی راز دان ہے تو اے عقل پک ہے ہرین کباب لخت جگر حبس طرچا ہے وہ اوڑا لیجائے اپنے اور ہی اعتبار نہیں اے دل خستہ صبر کر کچھ اور کیون نہ باہم ہوا تھا ادلی دیکھ لو چیر کر مرے دل کو کیا کہوں باعث ہجوم بلا + نام نہ نہ لے نہیں سکتا حرف کیونکر ہو بار یاب بیان</p>
	<p>مانگئے خیس جہان دل کی فروغ دلربا حسن جان ستان ہے عشق</p>
	<p>ردیف کاف تازی</p>
<p>پیش تو ہی اے پہنچا ہے ان تک کہا تک اور دل بس کہان تک</p>	<p>پیل بس صفت تر پے کہان تک تر پے کی بھی کوئی حد ہے آخر</p>

<p>جراحت زار ہے دل سے زبان تک سچائی کا کوئی ایمان کسان تک یہ جان زار وقت امتحان تک تو جگر خاک ہو جائی زبان تک ہماری آہ جاتی ہے دہان تک تصویریں ہی ہرگز آتشیاں تک کوئی اس دل کو سمجھائے کہاں تک لگا ہے تار برقی یاں سے وان تک نہیں ہے اس گلی میں پاسبان تک ہوا شل تو سن عمر روان تک</p>	<p>نہ کیونکر غنہ نشان نیلے مری آہ معاذ اللہ یہ کافر ادائیں نہ جانے پاسے ہاں اس سخت جانی وہ مطلب ہوں کہ گر سمجھے مجھے دل کرین کیونکہ شکوہ حیران ہم ایدل قفص کا لطف کہتا ہے نہ جانا زبان تیغ ہی تو تک گئی آہ خبر پاتے ہیں ہم نالوں سے اونکے یہ لپکا قتل کا اللہ اکبر رہ مقصود کا اللہ رے طول</p>
<p>فروغ اس ضعف کا دیکھو تو تم زور نہ اڑھا آتش دل سے دھوان تک</p>	
<p>کہ مثل تیر ہے اونکی کمان تک بڑھی ہشت ستمگاری یہاں تک نہیں ہے میرے سہتی کا گمان تک لے آئے اونکو کل اپنے مکان تک جو بچے اونکے سنگِ شان تک</p>	<p>تواضع سے ہے نفرت اونکو یاں تک زمین کو آسمان کہنے لگی حلق حجاب اب آپکو کس واسطے ہے تماشا دل کا دکھاتے ہوئے ہم سر پہ نور تیری ہے یہ سراج</p>

<p>نہیں ہے ضعف سے ہستی یہ میری نہیں آتا ہوں تنہا میں وہاں سے بہت باتیں بنائیں تو نے واعظ اثر لوقر مرد اتنی تو اس وقت</p>	<p>گمان سایہ موئے میان تک مرے ساتھ آتی ہے حسرت یہاں تک ذرا چل حضرت پیر معان تک کہ پہونچے میرا رک نالہ دہان تک</p>
<p>فروغ اس دل کی ہے اب مدّت مثال سایہ دیوارِ بہتان تک</p>	
<p>ہم سے یوں ترجیحی نظر اوبت پر فن تک عشق اڑھاویگا کسمی بخ روشن لقا رحم لے ذوق ہم آغوشی خورشید لقا مستی ملتے تو ملی پرہیز حیا سے خاموش چشم سے پوچھ تو ایدل تجھے منظور کیا یا دین زلف کی ہی جانِ حزمین لب پر گرا رحم کرا ج کہ کل کو نہوا فسوس تجھے ایدل خانہ خراب اب تو نکل سینے سے</p>	<p>اور یہ پراوس پیہ سترائے دشمن کتبک شعلہ حسن چپکاتہ دامن کتبک آتش شوق و تمنائیں جلوتن کتبک دیکھئے اب یہ کیلے غنچہ دسوس کتبک اشک کلگون سے ہے مراد اہن کتبک لے تمنای دل و دیدہ یہ اولہن کتبک لے مراد دل شتاق یہ جون کتبک دست رکھوں میں تجھی جان کے دشمن کتبک</p>
<p>مردم دیدہ محبوب سے پوچھو تو فروغ نہ اٹھیک صفت مرگان سے چلن کتبک</p>	
<p>ردیف کافی فارسی</p>	

<p>دیکھینگے جو دکھائیگی لیل و نہار رنگ یاں سیر ایک ل کے ہین ہر دم ہزار رنگ لایگا ایک روز ہمارا غبار رنگ چہرے سے کاوان کے رنگ غبار رنگ کیا شوخ ہی بدن کا ترے گلغدار رنگ کہتے ہین کیا ہمارا ہی ہے آبدار رنگ ہو جائے شل پیش کھنے کا فرار رنگ خون چین کا دامن ناز نگار رنگ</p>	<p>لاتے ہین روز تازہ رخ و زلف یار رنگ عالم میں چار فصل کے ہوتی ہین چار رنگ کہتے تھے ہفتوا کے دامان تاز سے کیا بوجے ہیر ہین کی سیکل اوڑا دیا کیسی قبا کہ پرد و تین چیتا نہیں کہی آئینے میں وہ رو عرقناک دیکھ کر گر سیکرے میں اوس لب گیون کا ذکر ہو کلیون سے اپنی کیسا اوڑاتا ہے بلبلو</p>
<p>دیکھا ہے ہننے گل کو ملا کر بہت فروغ پہیکا ہے اوکا پیش رخ گلغدار رنگ</p>	
<p>لایا مہمان عجیب ل بیعت دار رنگ لائی کچھ اور ہی رگے بہار رنگ تم دیکھتے نہیں ہوزمانے کا یار رنگ اس سخت کاہی کے مے پروردگار رنگ شوخی سے ہو چلا ہے حیا کا فرار رنگ میرے جنون کا قیس اوڑا ہزار رنگ بہتر ہے کیون شبیہ میں تو بار بار رنگ</p>	<p>حبوت دان حنا کا ہوا آشکار رنگ بے یار کا زشت تر الماس کر گئی جو چاہتے ہو کرتے ہو مانند آسمان جلجلائے کچھ تو گر مٹی حسن نگاری تا شیرآہ اب تری حاجت نہیں رہی بیلی یہ زور شور ہو گا کبھی نصیب مانی نہ رہنے دیگی اثر شوخی ادا</p>

دیکھو تو آج رنگ گلِ مرغِ لے فروغ
اوسپر خدا ہے آج چمن اور نثارِ رنگ

رونیف لام

تہنا چلا گیا طرف کو سے یارِ دل
رہتا ہے ابرِ زلفِ مین ہی بقیہِ دل
سنگِ جفا سے یارِ فی کیا ہی کیا ہو کام
پڑھتا ہے کفرِ زلف کا کلمہ خدا سے ڈر
دیکھیں پسند کرتی ہے کسکو نگاہِ ناز
مین چاہتا ہوں ترکِ تعلقِ جنوں سے اب
بجلی کی بقیہ راری ہے گدڑا سکے سانسے
نسبت نہیں ہے اس خِزنگین سے کچھ لے
لے صبرِ تجھ سے یہ نہ رو لیکھا کی طرح
آیا ہے اُسکے زخم کو کچھ سنجے کا خیال
پہلو مین ایک لحظہ ٹھہرتا نہیں کہی
پہنچا دے جان زار کو تازِ زلفِ درو یار
رونی ہے جب یہ آنکھ باسید رحم یار

سوچا نہ کچھ ہی دیکھئے انجام کا دل
کیا برق ہو گیا مے پروردگارِ دل
ایک ل کے ایک دم مین بنا ہزارِ دل
کیا جھکو ہو گیا مے پر ہیزگارِ دل
اس تیر کے مین سیکڑوں رینڈا دل
زاہد تو دیدے اپنا ذرا مستعارِ دل
لایا ہے کو سے یار سے کیا مضطرِ دل
یہ لالہ چمن ہے کوئی داغدارِ دل
گھوڑے پر اب ہوا کے ہوا ہی ہوا دل
ورنہ ہے تیغِ ناز سے کیوں شرمسارِ دل
گویا وہ گلغزار ہے یہ بقیہ رارِ دل
لے شہسوارِ ابلقِ ریل و نسا دل
ہنستا ہے مثلِ زخم کے بے اختیارِ دل

رازِ نہان ہم اپنا کہیں کس سے اے فروغ
جانِ یوسف ہے اور ہے بے اعتبارِ دل

دل آئینہ سناج ہے صفائی کے قابل نہیں مردِ دل بھلائی کے قابل غم یا راتا ہے لے جان جا تو شکستِ دل زار لے رحم جان گزر گا ہے چاکل او سکے غم کا اسیرِ گیسو کو چوڑو نہ ہرگز شرارتِ دل زار تیری ہے ورنہ ادا میرے بت کی نہ سمجھیں فریبی جولے ہاتھ میں کاسہ سکر کو اپنے نہیں لے خرد کوئی اسلہ میں ہے	کوئی اس میں ہے خود نمائی کو قابل یہ محبوب ہے ہشتائی کے قابل یہ مہمان ہے پیشوائی کے قابل ابھی تک ہے کچھ مویائی کو قابل یہ کوچہ ہے ہر دم صفائی کو قابل یہ مجرم نہیں ہین رہائی کے قابل ہیں کیا تھے بے ہشتائی کو قابل جو ہوں جمع ساری خدائی کو قابل وہ ہوا سکے درگی گدائی کو قابل جنوں کے سوار نہائی کو قابل
---	---

ابھی تک تو دیکھا نہیں کوئی بلبل
فروغ آپ کی مہنوائی کے قابل

رواقِ نسیم

گئے دل کی طرح یارب کہہ رہم
کہہ پڑے نہ اب تک اپنے گم رہم

<p> سچا مین کس طرح جان و جگر ہم حسدائی کا تماشا دیکھنے کو چلے مسجد سے سوے بتکہ آج چکا گئے دل و کا کل کا جھگڑا اودھر غصہ اودھر ہے بقیاری دل اور شوقے میں جھگڑا ہو رہا نہیں ملتی ہے فرصت تہہ سوا دل تجھ سے معلوم ہے کیوں تجھ سے پہلے بزرگ شعلہ غیب سے از بقیاری خبریں کس طرح تیری لڑا پڑا لے اپنا کلمہ ہر طرح سے یہ غفلت کیا قیامت کر رہی ہے </p>	<p> اودھر فوج قرہ تنہا اودھر ہم چلے ہیں بنکے خود پیٹا مبر ہم بہت مدت میں آئے راہ پر ہم کر گئے آج قصہ مختصر ہم وہ آتش بگئے ہیں در شر ہم کہو کسی کہیں بولیں کہ ہم وگرنہ اپنی کچھ لیتے خبر ہم بجھ جاتے ہیں آتش سحر ہم نہیں رکھتے ہیں کچھ ز اوضر ہم اوڑے پرتے ہیں خود شل خبر ہم ترے بس میں ہیں اوکا ڈنظر ہم نہیں رکھتے ہیں کچھ کل کی خبر ہم </p>
<p> فروغ اوس تیغ ابرو کا ہے ایسا جو ہاتھوں پر لے پرتے ہیں سر ہم </p>	
<p> جگر کو لائے ہیں میدان کا زارین ہم خدا کی واسطے اے چشم شوخ تو ہی بت ہمارے حال کج عزیمتیں کوئی پرسان </p>	<p> کھڑے ہیں ناوک مرگان کچھ انتظار میں ہم یہ تنگے چھنے لگے کسکے انتظار میں ہم بسے ہیں آکے آہی کیس دیا رہیں ہم </p>

کہ کیسے رکھتے ہیں اس جان مقبر میں ہم اگر ذرا ہی ہے اپنے اختیار میں ہم چمن سے دور ہے موسم بہار میں ہم پہاڑ ہے تھے پس گاروان غبار میں ہم کہ رہتے بنکے نظر چشمہ انظار میں ہم	تم اپنے غم کو ذرا آگے دیکھ لو صاحب کہیں گے دل کی حقیقت ذرا فرام وصل ہو نہ وصل میر شہاب میں افسوس عجیب ہے رہے ساتھ اپنی یوسف کے جو اور جیتے تو جزا سکے اور کیا کرتے
فروع تھے وہ انکسین ملائیکے کیونکر بسے ہوئے ہیں بہت دن سے چشمہ یار میں ہم	
جھلکے پر پروانہ آسا آپ کو کہوتے ہیں ہم اور اس بے اختیاری پر کبھی روہیں ہم ایک جان نزار کو جسکے لئے کہوتے ہیں ہم پاؤں ہپلا کر بڑے آرام سے سوہیں ہم فیصلے کیواسطے تجویز تب ہوتے ہیں ہم وہ نادانی کہ اپنی جان کو کہوتے ہیں ہم	جا کے اوس محفل میں پہلے شمس ان تو ہیں ہم آرزو پر اپنی سنستے ہیں کبھی بے اختیار ناصر نادان وہ بہتر ہے ہزاروں جان سے جان فدا دست قاتل جسکی اک تکلیف سے چشمہ دل اڑتے ہیں جب دیکھ سواذاپہ بے وفائی ان گلوں کی دہریں شہور سے
وہ نہیں آتے تو کر کے ترک الفت لے فروغ اپنی جان غمزدہ پر بہر بان ہوہیں ہم	
ردیف نون	

دل میں آتے ہی تم موز جانان گھوٹیں
 آنکھیں دکھائیں تہیں کلک اوکھ دربان فقط
 ترک ایمان کی کوئی تدبیر لے ناصح بنا
 کہ قدر جان بخش ہے اسکی نگاہ شرمگین
 ہلکیا آنکھوں سے خون ہو کر دل فٹ سپند
 مجھ کو اس شکل فقیرانہ سے کیا نام کیا
 آگیا آغوش میں آنکھوں کے جب ہناز میں
 چارہ سودا کیا کچھ اونکی چشم لطف نے
 ذوق ایمان لچلا تھا دیر سے باہر مجھے
 تیرے بارہویں وہ ماہ نو کہ جسکے شوق میں
 سایہ ہی اوس مہر و شعلہ مسحا لے نہ نام
 آہ کیا کیا صورتیں جنہر تہا زیبائی کو ناز
 کسکی صورت بسکئی آنکھوں میں جو کہتے ہیں سب
 بے اجازت نقش پاکابھی لینگے بوسہ اب
 جتنی محرابیں تہیں مجھ کو یاد ابرو کے یار
 حسن کی گرمی سی یا گرمی سے بزم ناز کی
 آہ وہ نیچی نگاہیں ترک آہو چشم کی

آہ دل کی آرزو میں دشمن جان گھوٹیں
 آج گلہ خین ہی درکی چشم دربان گھوٹیں
 سب دائیں و سب بائیں کا فزائی جان گھوٹیں
 جس قدر پہانیں جگہ میں تہیں گجان گھوٹیں
 میری اونکی مشکلیں جتنی تھیں سب گھوٹیں
 خواہشیں سب کی چہرے نمایان گھوٹیں
 میری مڑگان شانہ زلف پریشان گھوٹیں
 یعنی نظریں بخیہ چاک گریبان گھوٹیں
 پر ادھیں کفر کی دست گریبان گھوٹیں
 سیکڑوں عیدیں تیر کو چہ بہ قربان گھوٹیں
 سنگ دنگ کے گہرین دیکھو گردن گھوٹیں
 صورت ناز نظر نظروں سے پنہان گھوٹیں
 میری آنکھوں کو کہ یہ یوسف کا زندان گھوٹیں
 جو خطائیں گھوٹیں آدست جہان گھوٹیں
 سب تر باعث سے گرد طاق نسیان گھوٹیں
 مچھلیاں بالوں کی تیر دیکھ بیان گھوٹیں
 دل کے حق میں جہیز شیر نستان گھوٹیں

<p>دیکھتے ہی اسکو سب تلواریں عریان ہوئیں اونگھیاں ہاتھوں کی آبی تیر و پیکان ہوئیں تیری قدرت سے رو خورین نمایاں ہوئیں</p>	<p>اشتقاق دیدار میں جو دل پہنچا وہاں ہو گیا سینہ شبک اپنے ہی ہاتھوں سے آہ کیا ہوئیں یار ربہ زیبا صورتیں ہیں دو</p>
<p>آرزو میں جب قدرتیں سب پشیمان ہو گئیں</p>	<p>خواب میں کل بیکراؤ کی نراکٹ کو فروغ</p>
<p>وہ غیر و نکو اور اونکو ہم دیکھتے ہیں کہ ہم جام کو رشک جسم دیکھتے ہیں لکھا جب کہیں لفظ ظم دیکھتے ہیں یہی راہ مدت سے ہم دیکھتے ہیں نیا وان کا طرز کرم دیکھتے ہیں جواوس بت کا جاہ و چشم دیکھتے ہیں ہم اے شیخ شان حرم دیکھتے ہیں کسی میں نہیں ہم ہر دم دیکھتے ہیں سراپا میں تیرے جو ہم دیکھتے ہیں دم تیغ پر ہم ترم دیکھتے ہیں نہ وہ دیکھتے ہیں نہ ہم دیکھتے ہیں ان آنکھوں سے جو کچھ کہ ہم دیکھتے ہیں جب آداب بیت الصنم دیکھتے ہیں</p>	<p>ہمیں دیکھو ہم کیا ستم دیکھتے ہیں یہ کس چشم مخمور کا ہے زمانہ وہیں لوٹ جاتے ہیں ابو کے شیدا ٹھکانے لگے جان وہ اکین ادھر تو دعا چاہیں سائل سے دشنام دیکر حرم والے کہتے ہیں اللہ اللہ نصیبوں سے بیٹھے ہوئے تنکڑے ہیں جو دیکھتے تری تیغ ابرو کو دم بھر نہیں تو نے بھی دیکھنے میں وہ ادائیں نہ کیونکر ہوں میں ہاؤن زخمی ارے عشق یہ کیا ہے جو نیک بد کچھ نہیں دیکھ سکتی ہے چشم فلک بھی یہ زار و خجل کیسے ہو گئے ہیں دانہ</p>

<p>ستم کیا کیا تو نے اے آئینہ یہ سبب پوچھ لیتے ہیں ہم رنگ نکمہ یہی ہے جو شوق کمر ہر کو تو ہم</p>	<p>کہ ہم اونکی آنکھوں کو نم دیکھتے ہیں جسے مبتلا ہے الم دیکھتے ہیں کوئی دم میں ملک عدم دیکھتے ہیں</p>
<p>یہ کس گل کی بو سے زمانے کا ہر دم فروغ اور ہی رنگ ہم دیکھتے ہیں</p>	
<p>ادائیں ہم تری اخراجت تل سمجھتے ہیں اونہیں کہ عشق میں دقتیں ہم کاں سمجھتے ہیں جگر تشنہ ہو تو زادہ شراب ناب کوثر کا گزر کرو ادنیٰ دل میں تو ہم آئینہ زبان وں بدین کی ہر کلیہ اسو اسو ایدل ٹھہر جانا ہر جیب دل غشی ہو یا کہ تیرے اکہی یہ نزاکت یا کوئی غمزدہ جس سے وہ فقط اک نالہ بلبل سے شاہ اسلئے اگل بزرگ شمع کیونکر نرم سے غم کو ڈھونڈیں دل مضطرب کیونکر وہاں ہم ساتھ لپٹیں چمن گو خلد ہو لیکن ہمارے دیکھو والے</p>	<p>سمجھہ کو اپنی ہم اسواسطے کامل سمجھتے ہیں جو درد دل کو اپنے اعلیٰ محل سمجھتے ہیں ہم اسکو درد آب خجرت تل سمجھتے ہیں دراک کو کسے لیلیٰ کسے محل سمجھتے ہیں کشتہ و فضل مطلب کو ترے شکل سمجھتے ہیں تو یہ نا فہم سپاہ سکون دل سمجھتے ہیں نصو میں بھی آنیکو کرا می منزل سمجھتے ہیں ترے اس دعویٰ غویٰ کو ہم باطل سمجھتے ہیں وہ میرے سوز دل کو گرمی محض سمجھتے ہیں تپش کو تیری گستاخی میں غل سمجھتے ہیں جنم کی طرح کبیر کے قابل سمجھتے ہیں</p>
<p>فروغ اس عاشقانہ عارفانہ نظم کو سنکر</p>	

	جواہر لہن مگو میرا بیدل سمجھتے ہیں	
<p>مے نالے ہی تیری طرح لے کر نکلتے ہیں پہنچ کر کوئے قافل میں نہ گہرا نادل مضطر یہ کس شک پر ہی کی یا آئی آمد ہے عجیب شکوہ ہے میرا سینہ بھی معاذ اللہ کہاں ہے خون تل لایعین جو انگوٹھ سے جا رہی وہ ہونہوں ہوں کہ مثل طفل مرتد کھین میرے تم اپنے حسن کی صاحب خبر لو خط کی آمد ہے دہان یا رکاوٹ چاہو ہے جب گنگن میں جگر پر سقد را حسان کئے ہیں تیرے گانے سخنور جانتے ہیں کاوش فکر مضامین</p>	<p>کہ ڈھاتے ہیں قیامت لہن جو باہر نکلتے ہیں بڑے خوش قسمتیوں کے دم دہان جا کر نکلتے ہیں کہ صبر و ہوش دل کے ساتھ رہنا ہر گز نہیں کہ جس سے ناوک جانان بھی گہر نکلتے ہیں یہ ارمان لہن شوریدہ خون ہو کر نکلتے ہیں جوان و پیر ہاتھوں میں لیے تپہ نکلتے ہیں اوڑ گیا جلد یہ شہباز دیکھو پر نکلتے ہیں تو غنچے سے پانکڑی دیکھ جاو نکلتے ہیں کہیں مینا میں ایسے آتش پار نکلتے ہیں کہ کس مشکل سے بحر دل سے یہ گوہر نکلتے ہیں</p>	
	<p>فروع اسد اکبر اتق نالے آپ کے دل سے نگاہ ناز خوبان سے بھی نازان تر نکلتے ہیں</p>	
<p>نہ اونکے رخ کو نہ اونکی نظر کو دیکھتے ہیں آئی خواب میں دیکھا ہے کسکو ہنے رات یہ رشک دیکھو کہ پیش از جواب نامہ تروق آئی غیر کے بھی جذب میں اثر ہے کیا</p>	<p>ہم اپنے نالہ دل کے اثر کو دیکھتے ہیں کہ آج لوگ ہماری نظر کو دیکھتے ہیں بغور ہم نظر نامہ بر کو دیکھتے ہیں کہی ادھر کو کہی وہ ادھر کو دیکھتے ہیں</p>	

<p> حضور کیوں سے داغ جگر کو دیکھتے ہیں رقابت دل جان و جگر کو دیکھتے ہیں ہر ایک سے جوش سحر کو دیکھتے ہیں ہم آج یا رے چشم ترکو دیکھتے ہیں نگاہ قہر سے رو سحر کو دیکھتے ہیں ہم اسکے حوصلہ بال و پر کو دیکھتے ہیں کہ اپنے عہد کے ہم شک ترکو دیکھتے ہیں نہ دیکھنا ہی سیکا اور ہر کو دیکھتے ہیں جو اونکو دیکھ کے شمس و قمر کو دیکھتے ہیں </p>	<p> یہ چشم شوق ہی اسکی نظر سے گرم بہت مہارے عشق میں آجان ہم ایک دست شب وصال جو آئی تو شام ہی سے ہم تن نزار کو پہونچا میسگی وہاں کیونکر امید واپسی اونکی شب وصال کے کیا صبا ہی دل کی طرح وان کا عزم کتنی ہے وہ چشم لب کو ہیر کیلکریہ کتنے ہیں یہ سخت جانی تو دیکھو کہ بیٹھے بیٹھے ہم وہ پیر لیتے ہیں کیا کیا بنا کے منہ اپنا </p>
<p> اکہی خیر کہ ترچی نظر سے آج وہ پیر فروغ غصہ و خونین جگر کو دیکھتے ہیں </p>	<p> اب تک وہی ہے در و دل بقیرا میں نکلی جو جان زار اسی اضطراب میں باد صبا سنبھال کر کہنا بیان قدم تا دیر وقت و سچ نہ دیتا نکلنے میں ایدل خفانو سخن چشم یار سے یہشت خاک اور یہ یار سے کشتی </p>
<p> ورنہ ہے کیون تشنگ سنگ مرزا میں ہوگا محال پناٹھ نہ مرزا میں آتشکد سے نہان ہیں ہمارے غبار میں جان خزین جو ہوتی ہے خیا میں مستون کی بات اتنی نہیں ہے شمار میں پنہان ہے شہسوار کوئی اس غبار میں </p>	<p> اب تک وہی ہے در و دل بقیرا میں نکلی جو جان زار اسی اضطراب میں باد صبا سنبھال کر کہنا بیان قدم تا دیر وقت و سچ نہ دیتا نکلنے میں ایدل خفانو سخن چشم یار سے یہشت خاک اور یہ یار سے کشتی </p>

<p>چوڑا چمن کو عین کمال بہار میں لے گل فروش کی چھوٹی دستاویز کے ہاتھ میں کیا کیا فریب دل کو دے ہجر یار میں</p>	<p>بلبل نے جسکے عارض نگین کو دیکھ کر کرتا ہوں اپنا رشتہ جان ندریں کر جھوٹے بنا بنا کے سناے پیام وصل</p>
<p>کیئے تو کچھ فروغ یہ جگہ اتھارت کیا آہ شرفشانِ دل بہت رار میں</p>	
<p>یہ نالہ ورنہ بڑا کھرتجسہ ہی پیدا کرتے ہیں تو ہم صل علی سے لیکے اوس پر صا کرتے ہیں کہ حکم ذبح دیتے ہیں جو وہ فریاد کرتے ہیں اوس کی کیش کو منوس پر ہم یاد کرتے ہیں جب اسکو دیکھتے ہیں تو محب کو یاد کرتے ہیں اونہیں کے غم سے پر اس گم کو ہم یاد کرتے ہیں بہت بختو خیال یہ نالہ و فریاد کرتے ہیں نہ وہ آزاد کرتے ہیں ہم آزاد کرتے ہیں اسی خاطر انہیں ہم دل ہی میں یاد کرتے ہیں بہت مدت سیر عالم ایجاد کرتے ہیں بتسم کر کے زیر لب جو وہ ارشاد کرتے ہیں کہیں بھی خچہ مغر ان جنون فریاد کرتے ہیں</p>	<p>ترا ہم پاس خاطر اوستم ایجا کرتے ہیں جب اوکے دفتر حسن نگہ کو یاد کرتے ہیں اسیرانِ قفس پر کیا ستم صیاد کرتے ہیں تغافل کی تلافی جسکے شربین جفا ٹھیری فدا کیونکر نہ نون میں خنجر پیدا و قاتل ہے اونہیں کا گھر تھاپیل و انہیں کے گریا ویران کہاں ہے اوشیاں خوے نازک بیک تو اگر دل پنا و نکا قیدی غم اونکا اپنا قیدی ہے خیال رشک پر ہے اور کچھ ہے ہم سوائی مہ خور سے تو پوچھ پیل کوئی دیکھا نظیر کا سمجھنا ہے ہمارا خندہ زخم جگر او سکھو متمل پر ہمارے طعن ہے او تمہارا حامی</p>

<p>فریبِ عشوہ پر سے مین زیادہ کارگر ہوگا کبھی رہتی ہے جسے دیکھئے تصویرِ جلی خدا خوش نور رکھے نالہ و فزا دوزاری کو نمایاں ہو چلا ہے خطِ عارضِ اس کے صف میں وہ مانے یا نہ مانے مضبوط کی طاقت میں ہیں</p>	<p>کہ زیرِ خاک پہنانِ ام کو صیا کرتے ہیں اوس کی یاد سے ہمدل کو اپنے نشا کرتے ہیں ہماری سقیراری کی بڑی ملا کرتے ہیں سنا ہے قیدیانِ زلف کو آواز کرتے ہیں بیانِ مدعا ہم ہر جہ بادا باد کرتے ہیں</p>
<p>فروغِ اونکو ہوا ہے شوقِ پھر گلشنِ گلشن کا جو رنگِ گل کو ششِ بگل برباد کرتے ہیں</p>	
<p>دل و دین تو ناز و ادا مانگتے ہیں محبت میں کامل ہی ہیں جہان میں ہیں ایک وہ کہ بت مانگتے ہیں خدا سے کیا جبر نے ناتوان ہکو ایسا خدا جانے ہکو مرض کیا ہوا ہے ہوا حال زار اپنا ایسا کہ وہ بھی شہید و گناہ پر خون بہا و ادا سے گدائی ملے اسکی کوچے کی ہکو سنبھلے نہ دے جو کہ تار و زحشر</p>	<p>وہ خود دیکھئے مجھے کیا مانگتے ہیں کہ تجھے نہ تیرے سوا مانگتے ہیں اور ایک کہ کہ بت سے خدا مانگتے ہیں کہ آہ رسا سے عصا مانگتے ہیں کہ دشمن سے اپنی دوا مانگتے ہیں مے حفظِ جان کنی عا مانگتے ہیں وہ تم سے ہی خونبا مانگتے ہیں نہ دولت نہ دولت سرا مانگتے ہیں وہی سے تو ہم ساقیا مانگتے ہیں</p>
<p>فروغِ اونکے ناز و ادا سے تو بوجھو</p>	

	کہ اہل پنہ کشتون سے کیا مانگتے ہیں	
<p>ہم صبا کی طرح کچھ ساز سفر کرتے ہیں اور باندھی ہی تو کیا عشاق سر کرتے نہیں اسلئے حاجت تری آگاہی نہ کرتے نہیں جسم پر ایک تار جز تاز نظر کرتے نہیں ہم زیادہ اس سے کچھ اپنی خبر کرتے نہیں اب قدم ہی اس طرف وہ ہو کر گئے ہیں دل نہیں کہتے ہیں ہم تو کیا جگر کرتے نہیں ہاں مگر قسمت کے لکے سے خبر کرتے نہیں اسلئے ہم حال پر اپنے نظر کرتے نہیں اونکے شیلئی خیال خشک تر کرتے نہیں درد دل کرتے نہیں داغ جگر کرتے نہیں آپ رنگ اس طرح کا لعل گر کرتے نہیں</p>		<p>رہرو الفت ہیں مان پر نظر کرتے نہیں تبع وہ کس طرح باندھنیے کر کرتے نہیں شک کے باعث ہی ہم خود وان گرد کرتے نہیں دیکھتے دست جنون کی کیا غایت ہم پہ ہے کل گئے تھے دل کچھ دل کو سمجھتا ہوئے جذب ل پر یا لکی کیا بلانا زل ہوئی گر گمان کچھ اور ہو تو امتحان کر لیجئے اب لکھینگے کبھی ہم خط تمہیں تم دیکھنا شکوہ آجائے نہ لب پر چشم فدا کھین کچھ نہیں پردا کہ لب ہوں خشک یا ہو چشم تر حضرت ناصح جواب پند کو سمجھینگے کیا یادین کسکے یہ رنگیں لٹک جاری ہیں فروغ</p>
	<p>کوچہ جانان میں جانا کچھ نہیں آسان فروغ یا کوئے کہتے ہیں جو پروا کس کرتے نہیں</p>	
<p>نہ پڑ جائیں کہیں فضا چپا کرے نشتر میں تو کیوں ہے اتھار بر گشتگی میرے مقدیر میں</p>		<p>حرارت بڑھ گئی ہے دیکھ خون جسم لاغیر میں کیسے خانہ خزاں سے اسکو گر نہیں لکھا</p>

<p>کیا ہے امتحان کس سخت جان پڑھا کیجے اٹھی کیا کمونگائین خردگنا رجا مان سے جگر نے خوب ہی بو سے لوکل تیر کاں کے کرشمہ جنبش بر د سے ہر دم قتل کرتا ہی</p>	<p>کبھی پہلے تو ایسے بن تھے اردو کی خبر میں جگہ نام کو باقی نہیں ہے جسم لاغر میں دل نادان مرا او لہجہ ہار لفت معبر میں اٹھی اتنے کیوں خنجر دئے دست تگر میں</p>
<p>عمر و شادی فروغ اب و نون کیان لکھی ہو یہاں تک سختیاں عہد اوٹھائیں ہجر و لبر میں</p>	
<p>خدا جانے یہ کیسی ہے ہر چشم مست لبر میں غضب ہے دل میں پہ پہ لگا جھوٹا نوکا تعجب ہے مجھے اس انتظام شاہ خوابان پر شہنشاہ ازل کے حکم سے منشی قدرست تھے باغ جنان کو مول لے سکتے ہیں عظم شب فروت میں کیونکر ناصح مشفق تہیں ملتا</p>	<p>کہ بیخود ہو گیا عالم کا عالم کیا غریب بتوں کو پہ جگہ ملنے لگی اللہ کے گہر میں کہ اپنی مملکت آباد کی دلمائے مضطرب دل شفتہ کا چہرہ لکھا کا کل کے دفتر میں سہرے ہیں بے بہا گو ہر ہائے دید و نظر میں کیسی یاد بکر چپ ہاتھ قلب مضطرب میں</p>
<p>نہیں کہہ ڈھروغ اس تشن دل کے بھرکنے کا چہا رکما ہے ایک دریا کو نہر دید و نظر میں</p>	
<p>ہم اونکے وصل کا دلیں خیال غام کہتے ہیں تجھی سے پوچھتے ہیں سچ بتا اودق آزاد خدگنا زکوائے تو وہ کرتے نہیں سید ہا</p>	<p>کہ عرض مرا کا نام جو دشنام کہتے ہیں کہ ہم ہی کچھ خیال گردش نام کہتے ہیں اور اولاد کیلئے دل پر مرام کہتے ہیں</p>

<p>غضب میں جان بچاؤ ایک ہی گیند کا تار ہرین فرصت کہاں سے آجڑا تسکین بات کر لی وفا سے وعدہ کی امید و سچ اور دل دانا</p>	<p>تو پھر حضرت دل بھگوا کیا کیا نام کہتے ہیں ابھی بیتابی دل سے بہت ہم کام کہتے ہیں کہ جو تیری تنہا کا تو ہم نام رکھتے ہیں</p>
<p>خدا صحت عطا کرتا تو کرتے سب صحرا کی ابھی ہم اے فروغ آرزو گناہ نام کہتے ہیں</p>	
<p>کہیں کیا تجھے ہم کیا کام آگلا کرتا ہے اوٹھائیں کیون نہ ناز و خرم دل کو وہ تہ دل کہاں تھم اور کہاں غور شدہ جو ایک سے عجب ہر جہم میں صیبا و محبسہ صید لاغر کو وہ بخوت حسن کے شایان ہستغاثی بایان</p>	<p>زبان سے جسکو کہتے تین دن کا نام کہتے ہیں کہ مانند نگین جو آرزو سے نام رکھتے ہیں ہمارے وصل کا دل میں خیال خام رکھتے ہیں ترپنے کے لئے تا دیر زبرد ام رکھتے ہیں غینمت ہے کہ رسم نامہ و پیغام کہتے ہیں</p>
<p>فروغ احباب سب بیٹھے ہوئے ہیں بکیر میں حیران زبان سے بھی کچھ کہیے کہ ہم یہ کام رکھتے ہیں</p>	
<p>دل لگے کیا خاک کوئی لطف کا سامان نہیں دوستوں نے اس قدر بھگوا کیا رسواے دہر بدگمان ہو کر نہ اتنا ہو جسے گرم عتاب غمرہ و ناز و کرشمہ عشوہ و طرز خسارم کیون نہیں آتی اور کھولے نسیم ناز یار</p>	<p>کوئی خندہ ہی تو زخموں پر نیک نشان نہیں دشمنوں کے دل میں اب باقی کوئی ماہنہ نہیں آرزو مند جفا ہوں لطف کا خواہاں نہیں کون ہے انہیں کہ جو دل کا عدد جان نہیں دیکھ تو کب سے گل خرم جگر خندان نہیں</p>

<p>رو نہیں کرتے ہیں سائل کا سوال بل کرم سخت جانیکا گریبان گیر ہونا چاہیے پیچ میں کا کل کے اکردل نے یہ وکرما میرے لئے جس میں بلبلان خوش منو</p>	<p>آپ کو زیبا نہیں لے جان شستاق نہیں لے دل نالان قصور خیر نہیں بے گنہ بیدست و پا ہون قابل زندان نہیں یار شاطر ہون میں بار خاطر باران نہیں</p>
<p>دل کے ہلائیگی خاطر لے فروغ خوش بیان یغزل پس ہے تری کچھ حاجت دیوان نہیں</p>	
<p>درود دل کتا ہی محکم خواہش دران نہیں غیر کا کیا سنہ اگر کیئے تو ہم دکلائیں لطف بقیہ رسی سے تری لے گریئے بے اختیار پہر وہیں ہے رو بکاری سن ل مضطر کی ج ہے جنوں کا سقد اس عہد میں بدل کرما چہو کر تنہا غم جانان کو جاتا ہے کمان ریشک ہو گا دیکھ کر دوس میں انکلا و ج دیکھئے جا کر چپ میں ہے ہر گل خندہ زن در بدر ہو پہر اتا ہے تقاضا حرص کا دیکھئے کیو سٹے چشم بصیرت چاہئے</p>	<p>خوشنمایری نظر میں صوت احسان میں جان کا دینا بہت مشکل ہے آپا سان میں اشک کو پہر چپ زریا یہ فرکان نہیں جس عدالت میں کہ افواج جندیش شکرکان میں دولت حشمت سے حالی اب کوئی دمان نہیں تجھ کو لے دل کچھ بھی پاں خاطر مہمان نہیں اس خراب باد میں چکا کوئی پرسان نہیں بے ثباتی پر جہان کی میں فقط خندان نہیں ورنہ کیا اسیر خاک کو چہ جانان میں ورنہ محسن جانان کس جگہ تیا بان نہیں</p>
<p>آفرین صدفین اس ظن پر پیتر فروغ</p>	

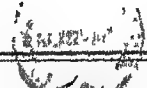
نغمہ گشتاری پہ اپنی تو ذرا نازان خمین

ابھی آپ میں ہم کہ آئے ہوئے ہیں
 نہیں تیرا دیکھنے خود آئے ہوئے ہیں
 ہر ایک ذرہ کیونکر نہ چشم مجنون
 نہیں کچھ ہی نسبت ہے یہاں کو ان سے
 انہیں کے لبیل قتل جہان کا
 یہی ہیں کہ آفت سے ہر رفتار جسکی
 وہ انداز ہیں انکے بیدار کے بھی
 مری خاک کو ضعف ملنے نہ دیگا
 ترے حسن کا شور خود کہہ رہا ہے
 جو دیکھا مجھے تنک خونیں میں ڈوبا
 فلک کو سکھائی ہے جس نے یہ گردش
 زبان سے تری مثل تیرے دہن کے
 مے دل کے داغوں کو دیکھا تو بولے
 اگرچہ یہ سر بارتن ہے مگر ہم
 دہن سے تے ہم سہری کر کے لے گل
 مجھے بھی وہی بات ایدل سکھانے

منہ آپ اپنا ناحق چپائے ہوئے ہیں
 یہ ہمان دل کے بولائے ہوئے ہیں
 وہ محل کا پردہ اوٹھائے ہوئے ہیں
 یہ لاکھوں کو مجنون بنائے ہوئے ہیں
 بہت دن سے بیڑا اوٹھائے ہوئے ہیں
 قیامت یہی ہم پہ ڈھائے ہوئے ہیں
 کہ عالم کے دل کو لہائے ہوئے ہیں
 یہ کیوں آپ دامن اوٹھائے ہوئے ہیں
 کہ سب فتنے میرے جگائے ہوئے ہیں
 کہا ہنسکے یہ رنگ لائے ہوئے ہیں
 اسی آنکھ کے ہم ستائے ہوئے ہیں
 ہم اب تو بہت تنگ آئے ہوئے ہیں
 ترے دل کی یہ گل کھلائے ہوئے ہیں
 پے تیغ جانان لگائے ہوئے ہیں
 یہ غنچے ہی کیا منہ کی کھائے ہوئے ہیں
 جسے سنکے وہ مسکرائے ہوئے ہیں

<p>دل و دین کے رہن تن جان کے دشمن فروغ آئینکے کب وہ دم میں تھماے</p>	<p>یہی ہیں جو تشریف لائے ہوئے ہیں وہ غمزدوں کی پٹی پڑھائے ہوئے ہیں</p>
<p>فروغ آج ہیں منتظر آپ کے جو آنکھوں کے پردے بچھائے ہوئے ہیں</p>	
<p>کیا مصیبت ہے کہ اونکے پاس جاسکتے نہیں دل ہے کچھ رقت کیے درد کی لذت ہے چشم سنا سے جو کچھ ہوا ایا ہمیں کیا حیا کا عذر اور کیا دل کی گستاخی کا شرم اونکے ناز کو اتنی ہے ایسے کام سے اپنے چہرے کی صفائی آئینہ میں دیکھ کر شوق کے ریا سے دل کرتا ہے کیا گستاخی کہتے ہیں ہم رحم کر سکتے ہیں لیکن کیا کر</p>	<p>اور جائیں ہی تو کیا وان لہا سکتے نہیں ہم زبان سے کچھ مزہ اسکا بتا سکتے نہیں ہم زبان حال پر ہی اوکو لا سکتے نہیں وہ اگر چاہیں تو کیا پردہ اٹھا سکتے نہیں ورنہ کیا ٹھوکر سے مرد کو جلا سکتے نہیں اس قدر میں جو حیرت کچھ بتا سکتے نہیں ہم تصور میں جہاں پر لب ہلا سکتے نہیں اس لکڑی کو تیری قسمت کے بٹا سکتے نہیں</p>
<p>پردہ داری ادنیٰ خود منظور ہے ہو فروغ ورنہ ہم آنکھوں کے کیا دریا بہا سکتے نہیں</p>	
<p>سیکھی ہے کس سے آپ نے اے غور نہیں کہدے نگاہ شوق تو اس چشم شوق سے زیبا ہے گرج آپ کو پر ہم کو خوف ہے</p>	<p>اہل کرم کی یہ روش گفتگو نہیں پیر ناترا پسند ہمیں چار سو نہیں انسان کا کوئی بڑے خودی سے عد نہیں</p>

<p>آٹھون پہر کی خوب نہیں تند خونین کاٹا تو مجھ میں نام کو بھی تھا لہو نہیں آتا ہمارے گوشش تمنا میں تو نہیں</p>	<p>ہے لطف جبکہ دن ہی کہی ہونہیں کے تشنہ تھی تیغ یار پہ قسمت تو دیکھے اے مژدہ وصال یہ کیا بات ہے کہ اب</p>
<p>کیئے تو کچھ فروغ یہ کیا بات ہے کہ آپ لیتے مہمان کا نام کہی بے ضرور نہیں</p>	
<p>ردیف واو</p>	
<p>کیا ہی براتی مرے ہر عضو تن کی آرزو پاکون پہیلاتی ہے پہر دیوانہ پن کی آرزو شام غزبت میں ہے صبح وطن کی آرزو سیر بہو دگی تھی کو کہن کی آرزو تمنے کی منصور جو دار و رسن کی آرزو پہر رہی ہے مضطر شک فتن کی آرزو کر غبار راہ لیلی سے کفن کی آرزو اس دل آوارہ و پیمان شکن کی آرزو پہر ہوئی انگشت حیرت کو دہن کی آرزو کب مجھے تھی فرش گلہا سے چین کی آرزو</p>	<p>جوش پر ہوتی جو دست تیغ زن کی آرزو سلسلہ جنجان ہے زلف پر شکن کی آرزو کتک ای زلف پریشان صورت آشفگی کر کے رسوا آجہان جان کو جان کا ہوئی تو کیا کیا کسی زلف و مژگان گل اشارہ تھا نہیں ہوشیار نے دل کہ ہوئے زلف جان کیلئے پردہ محمل کمان اور تو کمان آئیں لب کوچہ گیسو میں ہوا لچلی چپے کینچکر سہر کسی آئینہ رو کے حسن کا آیا خیال کیون تاتے ہیں مجھے یہ خاصہ عقد</p>



ہمیشہ پرتی ہے سیرِ رخِ کمن کی آرزو	جگمگیا کو چے میں تو سکی اپنا پایہ بخودی
	<p>صورتِ خط پہلے نہ نہ بوائے اپنا فروغ</p> <p>کیجئے پہرہ سہ شیریں دہن کی آرزو</p>
<p>بہلا سوتے ہوئے فتنے کو کیوں بہلا کرتے ہو</p> <p>ہماری التجا پر جب کہ تم انکار کرتے ہو</p> <p>تکلفِ فزون کو کیوں تم واقف اسرار کرتے ہو</p> <p>ہمارے بختِ خفہ کو نہیں بہلا کرتے ہو</p> <p>اونہیں پرش برپا تم دمِ قنار کرتے ہو</p> <p>زبانِ تیغ سے بھی پرش ہمارا کرتے ہو</p> <p>شرابِ تندی پہر مجھ کو تم سرشار کرتے ہو</p> <p>نظرِ ہر دم جو سوئے روزِ نیا کرتے ہو</p>	<p>فروغ اب ہر خیالِ چشمِ ستار کرتے ہو</p> <p>تسلِ بخش کوئی جز اجلِ سدِ مہین ہوتا</p> <p>بہلا کیوں نہ لگاتے ہو چمنِ ہین جا کی غنچہ کو</p> <p>جگمگاتے ہو عدم کے سسواو لون کو تو ٹھوکر</p> <p>ہوئے ہین خاک جو دمِ کرتھاری راہِ الفتین</p> <p>ہمارا حال پوچھتا ہے ابرو کے اشار سے</p> <p>ادب ہوتا نہیں ہے بخودی میں جانِ مکیو</p> <p>گرو گے کہ کُشِ احقرِ دل کی نامِ مین</p>
	<p>نمایان ہو چلا ہے بڑا خطا دیکھ عارضِ حق</p> <p>فروغ اب کیوں تلاشِ مہمِ زنگار کرتے ہو</p>
<p>اور بدلے میں عدالت سے ماؤم مجھ کو</p> <p>خندہ زخم پہ تاتا ہے تبسم مجھ کو</p> <p>کہتا ہر ایک ہے یا رب ہو تقدیر مجھ کو</p> <p>اگر کی طرح نہواؤں تھم مجھ کو</p>	<p>خوب ہو عشقِ لہجہ ایجا کے کرے گم مجھ کو</p> <p>عین اندوہ میں یہ جوشِ مسرت کیسا</p> <p>جگر و دل کو ہے کیا شوقِ ترے ناک کا</p> <p>واہ اے عشق وہ ہر لحظہ نئے ظلم کرین</p>

<p>کشمکش دیکھو کہ واعظ ہے اور پھر انگیر اب تو مرنے کی بھی فرصت نہیں بتایا لب نازک پہ پین خود انکے ہی دانتوں کے نشان جب کہا میں نے کہ پردے کو اڑھا دو تو کہا اونکلی نشان پہ شب وصل جو بڑی ہی نظر یزم عالم میں وہ شیدائی بیتابی ہوں کس طرح اون سے سفارش کروں تیری دِل خاشی نے مجھے کیا رتبہ عالی بخشا تم وہ نازک کہ تہیں بیش ہر الفت کی نظر</p>	<p>اور او دہر کینچ رہی ہے کشش خم مجھ کو بحر ذخارتنا کا تلاطم مجھ کو کیون ستاتا ہے تو ہر لحظہ تو ہم مجھ کو زندگی پر تیری آتا ہے ترحم مجھ کو شب گزر جاتی ہے گنتے ہوئے انجم مجھ کو قص پیوں کا ہے اشکون کا تلاطم مجھ کو نہیں رہتی ہے وہاں تاب تکلم مجھ کو مردم دیدہ سمجھتے لگے مردم مجھ کو میں وہ عاجز کہ نفس میں مگر خود مجھ کو</p>
---	--

ہوں میں بیمار جو عشق در دندان کا فروغ
چاہیے گر دیتیمی پہ تیمم مجھ کو

<p>کیون نہ حیرت ہو کہ اس ل میں تم مجھ کو شوق پر خندہ ہی یا اذن تکلم مجھ کو شوق آغوش تو کچھ اور ہی کہتا ہے مگر یاد بھی اوس بت کافر کی ہے ظالم ورنہ تم مکانوں کے ہو خواہان میں کین کا جو یا ہنسکے کہتا ہے غم یار کہ سجان اللہ</p>	<p>زرے میں مہر ملا قطرے میں قلازم مجھ کو کوئی بتلاؤ تو مقصود تبسم مجھ کو ناز کی پر تری آتا ہے ترحم مجھ کو دل سے کیون آتی ہے آواز تظلم مجھ کو تہ پر لے شیخ و برہمن ہے تقدیر مجھ کو گر تصور میں ہی آتا ہے تبسم مجھ کو</p>
---	---

<p>شناخ گل مار ہے گلبرگ ہے کز دم مجھ کو تیرے عشوے کا جو بجائے تھک مجھ کو راہ مقصود ہوں میں تم نہ کر دو کم مجھ کو نہیں دیتے ہیں کہی اذن تھک مجھ کو اپنی ہی خاک پہ واجب ہے تیمم مجھ کو اے لب یار تیرا ضبطِ تبسم مجھ کو</p>	<p>ہو گیا ہجر میں اوس برستے چو دشتِ بلا زلفِ مشکین سے تیرے غمزہ کی شکین بانہوں زخمِ دل بولا جو کی فکر دوا کچھ میں نے اس گمان سے کہ یہ مطلب کی کیگا اپنے ہوں میں بیمار غمِ عشقِ تیرا لے دے وعظ خونِ رولا بیگا بہلا زخم کی صورتِ کتب</p>	
	<p>ضبطِ نالہ نہیں کرتا ہوں میں بیوجہ فروغ فلکِ پیر یہ آتا ہے رحم مجھ کو</p>	
	<p>ردیف ہاے ہوز</p>	
<p>نہو جاے کہیں محشر بیاہستہ آہستہ کہ بہر پیشوائی دل چلا آہستہ آہستہ کہ فز کو چہ لیلی بنا آہستہ آہستہ مرے صحرائیں چلتی ہے ہو آہستہ آہستہ جگر جی دیر تک تار ہا آہستہ آہستہ یکوہ لب کتنی جڑیں جیا آہستہ آہستہ کہ کرتی ہے اثر اپنا دوا آہستہ آہستہ</p>	<p>خرام ناز سے کمد و ذرا آہستہ آہستہ یہ کسکے پاؤں کی آئی صدا آہستہ آہستہ غبارِ قیس پر مجھ کو نہایت رشک آتا ہے میں وہ ہوں ناتوان ہے پاس خاطر جکا عالم نہ تنہا دل ہو انگلیں بنگلہ خانے سے پیکان کے نگہِ پنچی تبسمِ زیر لب ہے غور کراہیل قیامت ہے مرہضِ عشق سے سہاگ کا کنا</p>	
	<p>نہیں طاقت ہے ہم میں فروغ لبِ بانگی</p>	

کریکے اشک شمع مدعا اہمستہ اہمستہ

رونے سے کھلے چشم سروکار ہمیشہ	تاسیبر ہے نخل غم یا ہمیشہ
دل صبر کا دشمن ہے مجھے صبر سے الفت	ہوتی ہے ہم اسلئے تکرار ہمیشہ
کیا شکوہ بیدار دستم آون میں کرتا	میں بھی تو رہا اون کا مہمدا ہمیشہ
یہ غم ہی عجیب ہے گرا نا یہ ہے وہم	رہتے ہیں بہت اسکے خریدار ہمیشہ
فرقت میں ہی پہننے کہی تکلیف نہ پائی	غمخوار رہا اپنا غم یا ہمیشہ
انجام تہم دیکھ لے لے چشم جفا جو	گردش میں رہا چرخ مستکار ہمیشہ
کہتی ہے پریشانہی دل مجھے کہ تجھ کو	اوس زلف میں رہنا ہے گرفتار ہمیشہ
میخوار نہ تھے شیخ تو پھر پاس مہمان	کیون رہن رہا جیہ و دستار ہمیشہ

کرتے ہیں فروغ آپ عبث فکر و تردد
دو رخ میں رہینگے نہ گنہگار ہمیشہ

کیا پریر یوں کو کرتا ہے مسخر آئینہ	سحر کرتا ہے بلا کا یہ سنگ آئینہ
پہنہوتا او سکی خود بینی کار بہب آئینہ	میرے دل کا گربنا آئینہ گرا آئینہ
صنعت مخلوق ہے یہ اور وہ صنم الہ	اسکے رخ سے ہو مقابل کیے کیونکر آئینہ
جلد کاہ عکس مژگان سنگ جیب ہے	چہرہ رہا میرے دل میں مثل نشتر آئینہ
ہیں عیان عکس و گیسو سے بلائیں چار او	دل ہمارا آئینہ رخسار و لب آئینہ
اونکو خود بینی سے فرصت ہی نہیں چاہیں یا	ہو رہا ہے آج کل سد سکند آئینہ

خواب میں ہکھو نظر آتا ہے شب بہر آئینہ	ہوشیار ایدل کہ پیرانا حیرت میں نمود
مہرا نور ہو خجل جبکہ کفِ پاستے فروغ رود بردا و سکے ہلا ٹھیرے کیونکر آئینہ	
رویفیے تختانی	
فلک کو شرم آتی ہے زمین سے جو ہوتا قرب صورت آفرین سے تنائے دل آفت گزین سے لڑین جا کر جو اوس پردہ نشین سے نہ شرمانا مجھے میرے یقین سے مجھے خود عار ہے تاج و نگین سے	ذرا کمد و نگاہ شرمکین سے تیری صورت کے معنی چو پتائین بتوں کا ذکر کیا میں خود ہون بزار مری آنکھوں پہ پردہ پڑ گیا تھا ترے وعدے پر کترا ہوں نہیں تکیہ گدا لئی مانگتا ہوں میں نہ شاہی
فروغ اب نالہ سے دل کو روکو نہ بڑھ جائیں کہیں عرش بریں سے	
ہمیں باز آئینے جان خرین سے کہ ہکھو پوچھتے ہیں وہ ہمیں سے تو جان بولی کہ میں خصیت ہیں مسکان کی زریب زینت ہے ہمیں سے	نہ آئین باز وہ اپنی نہیں سے یہ کیسے ہو گئے نہلم و نگہ میں کیا دل نے جو غم کوے جانان نکالوں کس طرح میں دل سے غم کو

<p>خفا کیون ہین دل اندو گہین سے بہت ہفاک کی چین چین سے خبر ہی تو نہیں آتی کہیں سے</p>	<p>خدا جانے قرار و حسب و تسکین عیان ہین جو ہر تیغ و قضا سب یہ دل کی بقیہ رسی جاسی کیونکر</p>
<p>فروغِ اداں سے نہ رکھئے ہاں کی امید او نہیں فرصت نہیں ہوگی نہیں سے</p>	
<p>آج شاید کچھ دل نالان کی شوقانی ہوئی پہر جنونِ فتنہ زاک کا فرمائی ہوئی ورنہ کیون باد صبا آتی ہے گہری ہوئی ہر کلی شغل تمنّا کی ہے محرابی ہوئی آتش سوزانِ مرقع میں شکیبائی ہوئی غیر ممکن ہے کہہ پر جاے قضا آئی ہوئی رات بزمِ غیر میں کچھ بادہ پیمائی ہوئی اس دلِ مضطر کی ہے تصنیف فرمائی ہوئی یاد اک پردہ نشین کی دلیں سے آئی ہوئی تہی جو زنجیرِ جنونِ مجنون کی بنوائی ہوئی آتش دل ہے کیسے غم کی بڑکائی ہوئی</p>	<p>او کی تیغ ناز کچھ چلتی ہے شرمائی ہوئی دل میں پہر پیدا ہوا دشت پیمائی ہوئی آج کچھ برہم ہے شاید جسے وہ گل پیر اس سے امید ٹلے دل نہ رکنا تو کبھی ضبط نے میرے جلا کر خاک مجھ کو کر دیا کیون جھکتا ہے دلِ دانِ خدائے بینوادی یوں بے سبب ہکونہیں ہوئی کبھی یہ کتابِ بقیہ رسی جگاؤ باچہ ہے آہ صبر و اندوہ و غم سے کہو باہری ہین دیکھتے ہی پاؤشت میرا چلانے لگی تیرے چہینوں سے نہیں بچ کر گی اور غلط</p>
<p>قصہ تو بہ کا نہ ادا کرنے کر یا ہوا فروغ</p>	

آرزو سے وصل ہو کر کچھ آج گہرائی ہوئی

<p>خدا نگہ ناز سے کہد و ذرا خدا کے لئے مے ہی دل کو بنایا مری تمنائے لنگاہ ناز نے سب ابتدا میں کر چوڑا ہجوم غم دل نالان کو پا کے کیا خوش ہے حنا کو خون جگر سے بہت دنوں سینچا جفا سے یار نے شکوہ مری وفا سے کیا چوڑا کے دیر کو راہ حرم بنانا ہے اوسیکے دل میں ہمیشہ غبار ہے رہا</p>	<p>کہ چوڑو سے کوئی دو چار تو قضا کے لئے جگہ تلاش جو کی طرح کر بلا کے لئے رہا نہ طرز ستم کوئی انتہا کے لئے بہت ملول تھا یہ کاروان در کے لئے نئے طریق سے بوسے کیسے پاک کے لئے جو میں نے ہاتھ اوٹا لئے کہہ دیا کے لئے نہ شیخ بن تو برہمن ذرا خدا کے لئے کہ خاک راہ بنے جبکہ نقش پاک کے لئے</p>
---	---

فروغ کیا مجھے دیوانہ تم سمجھتے ہو

ہوا ہوں آپ سے بیگانہ آشنا کے لئے

<p>کسی سے یہ کہنے کے قابل نہیں ہے تصور ہی بوسے کا کتا ہے مجھ سے پڑی ایسے دریا میں کشتی ہماری نکر سنج گر تجھے خنجر نہ اٹھا سلامت ہے اے جنون زور تیرا ذرا سوچ تو تجھ کو جانا کمان ہے</p>	<p>کہ ہلو میں پہر شام سے دل نہیں ہے کہ تو منہ لگانے کے قابل نہیں ہے کہ جبکا دو عالم میں ساحل نہیں ہے ادا کیا تیری یا رت اتل نہیں ہے مجھے کچھ بھی خون سلاسل نہیں ہے اے دل تجھے فکر منزل نہیں ہے</p>
--	--

<p>فروغ اب تو سامان چلنے کا کیجے یہ بستی تو رہنے کے قابل نہیں ہے</p>	
<p>دل سے ہوس ناصیہ سائی نہیں جاتی نادم ہوں بہت دل سے میں آؤ عجب جان منظور نظر یا تے چین واہ رسی قسمت اطفال سے امید فاکیا کوئی رکھے دنیا میں بجز نشت تکلیف شب ہجر لسد ذرا صبر تو کر اے دل مضطر الندریہ میر جی شمشیر تنافل اے نالہ دل تو ہی وہاں جا کے خبر کر کس طرح کہیں تیر نظر سے کہ پلٹ جا</p>	<p>تحریر چین سے مٹائی نہیں جاتی اب بات کوئی مجھے بنائی نہیں جاتی یا آنکھ بھی اب سے ملائی نہیں جاتی اشکوں سے لگی دل کی بھائی نہیں جاتی وہ کیا ہے جو انسان سے اوٹائی نہیں جاتی یوں خاک میں توقیر ملائی نہیں جاتی بسمل سے ذرا خاک اوڑائی نہیں جاتی زحمت شب فرقت کی اوٹائی نہیں جاتی ہم سے تو دلا آنکھ چورائی نہیں جاتی</p>
<p>بتیابی دل سے فروغ اب کی صورت آغوش تنسائیں سولائی نہیں جاتی</p>	
<p>کس لئے یہ شور و شر اے نالہ شکبیر کون کتنا ہے کہ زلف پر شکن زنجیر ہر قدم پر سیکڑوں جانیں قلموں کی اپنی فرگان کو پھپھو لو تم خدا کی واسطے</p>	<p>عشق کار و زائل سے بھڑا نکلیں یہ مری تقدیر کی پیچیدہ اک تحریر کیا خرام ناز ہے کیا ناز کی تسخیر میں کمانداروں کو منتا ہوں تلاش تیر</p>

<p>طاہر دل ہے مرایا طاہر تصویر ہے باہمہ آواز کی یوں بستہ زنجیر ہے جبکہ صحرا میں تمنائی ہر اک سنجیر ہے یہ ہمارے طالبان وصل کی تقدیر ہے صاحب صبر و محن سیراب جو شیر ہے خاک کوئے خاکساری غیرت اکیر ہے</p>	<p>سیکڑوں تر جفا کما تاہی رہتا نہیں کچھ سب سے زلف میں ہنس کر کا دل کے پیکر نہیں آمادہ یا الہی کس غم کا افکن کی ہے چین نمایان کر کے پیشانی پہ فراتے ہیں وہ جان شیریں کو نہ کہوتا کو کہن گر جانتا دولت بیدار ہے عالم میں عجز و انکسار</p>
<p>مرشد کامل نے ہکو یہ نصیحت کی فروغ بے غرض احسان کرنا اک عجب تسخیر ہے</p>	
<p>تو ہو لکر ہی نہ ہم کرتے آرزو دل کی مشام جان میں مرا رہی تا بڑول کی اونہیں کے غم نے بڑھائی تھی آبرو دل کی قریب آ کے ذرا سنے گفتگو دل کی تلاش دل کو مری محب کو جستجو دل کی کہ شکل شعلے نے پائی ہے ہو بڑول کی کہ اپنی جان ہی ہو جائیگی عذو دل کی خدا ہی ہے جو ہے آج آبرو دل کی جو اشک گرم سے کرتے پریش سرشت بڑول کی</p>	<p>جو یہ سمجھتے کہ ایسی بُری ہے خود دل کی ضرور کو چنگیو سے کوئی آتا ہے پسند یا جو ذلت ہوئی تو لبہم اسد عجب مذاق کی کرتا ہے آجکل باتیں ہوئی ہے آج یہ کیوں صبح سے الہی خیر یہ کسکے آتش خسار کا ہے شیدائی گمان یہ ہکو نہ تھا اپنی محبت سے سنا ہے لشکرِ مرگان کی کی ہر مہمانی اونہیں کچھ دل کی صفائی کا سیکھے انداز</p>

<p>فروع کیے تو اس بخود ہی کے عالم میں تلاش اپنی کریں ہم کہ جستجو دل کی</p>	
<p>سخت حیرانی ہے بہکود کیے کیونکر بنے ورنہ دل کو کب لیاقت تھی کہ اسکا گہ بنے پتلیان دربان نہیں انگوں کے حلقے در بنے پہ پہلا دل کی مرگ بگڑی ہوئی کیونکر بنے ہر ورق گل کا یقین ہے شوق کا دفتر بنے پوچھتے تھے داغ دل کیسے بنے کیونکر بنے</p>	<p>دل مرا اوکلی طبیعت و نون ناکثر بنو ہے یہ کا فر ماجرا فی حضرت عشق آپ کی کون ہماں تیر گہ میں تہا بتا دل کہ ست دوست سے دشمن کا دوسکے جب یہ چرخ کیونکر گرتیرے روگنابی کا سننے گلزار صفت رات مجھے وہ کریم فرما بڑے اصرار سے</p>
<p>بارگاہ گوش حشیم شکرے فروغ حکم ہر گہرا شہرے باہر بنے</p>	
<p>کچھ مصیبت دل کی کچھ حال بکرنے کو تھے بس ہمیں کو تم بڑا آٹھون پر کہنے کو تھے کچھ نہ کہنے پائے ہم در کھدر کہنے کو تھے ہم ادھر سننے کو تھے اور وہ ادھر کہنے کو تھے ورنہ اون سے آج ہم دل کی خبر کہنے کو تھے ہم بھی حال در دل کچھ مختصر کہنے کو تھے</p>	<p>مطلب پناہ ہم نہ پیدا کر کہنے کو تھے دیکھ لو اب غیر سے کچھ بن نہیں پڑتی تھیں پیشتر آنے سے اونکے بخود ہی سی آگئی دل کی بتیابی سے کل شرمائے وہ ورنہ کچھ ہے بڑا احسان دیکھ منع جسے کر دیا ہو چکیں غیر دن باتیں یا ابھی باقی ہیں کچھ</p>
<p>گفتگو زاد سفر کی اب بحث ہر فروغ</p>	

شمر عصیان گما ہوتا اگر کہنے کو تھے

نظر بطرح کچھ بدلی ہوئی ہے چشم زپن کی
دل نالہ شاد بہن پہر نامیدی گہر بناتی ہے
ہمیشہ یا الہی تر ہے ہر خون شہیدان سے
سجھتا ہے جہان سینے کو مے واوی میں
مے لب پر جفا سے دوست کا شکوہ معاؤا
غنایت جز گاہ ناز کی ہو دل پہ کیا کئے
ذرا اگر تماشادیکھئے اس فل کے زخموں کا
کہان لہجائوں یا لب میں لہ مضطر کو بدلتا
الہی کیا ہو وہ دن کہ وحشت مجھ پہ مڑتی تھی
تڑپنا دیکھ کر دل کا مے مخلوق کتنی تھی
بلا میں لپتی تھی دست تمنا کس محبت سے
نہ خالی ہو مری پیری خیال رو جانان سے

نگاہ قہر یارب برق ہوگی کسکے خرمین کی
خبر لے اودھ رنگ ناز جانان اپنے مسکن کی
یہ ہے رنگ گلستان ہر گلی قاتل کے دامن کی
وہ شعل تیرے سوز غم نے مرے دلیوں میں شعل کی
سنگایت ہی کہی مجھے سنی بیدار دشمن کی
عیان ہے ہمارے عالم حقیقت برق خرمین کی
بہار ابید کے قابل ہوئی ہوئے گلشن کی
چمن سے ہی توانی ہو صد فریاد و شہیوں کی
جنون کو آرزو رہتی تھی مر جیٹ دامن کی
کہ یارب یہ نہ ہو حالت کس فی نفس دشمن کی
کہی ہیر گریبان کی کہی جانان کے دامن کی
یہ ہے یارب خزان ہی گل ماہان ہیر گلشن کی

فروغ اوس گفتگو سے شب کا طلب کچھ سمجھو
سنگایت تھی تمہارے نالہ فریاد و شہیوں کی

گل کو پہچان تو بلبل کہ یہ تن کسا ہے
آپ ہی کے قدردان جوئے کیا حشر بپا
اسکے خندے کی صد احق ہنسن گاہ ہے
اور یہ کام ہر بلا شفق من کسا ہے

<p>ہنس لے کر طیح دینے جو گلشن میں کہا ہے وہی بلیل مجبور شکستہ پروبال بیوفانی کا گلہ شیوہ عشاق سہی بیخ کا گھر سے کہیں مسکن راحت سے کہیں ایک دم کو نہیں گوش سے تجھے چہیں کہیں خلق کہتی ہو تے روکش گلزار جنان ہے حدیث نبوی یہ کہ تورہ مثل غریب وہ نہ گلشن ہی رہا اور نہ وہ اس کی بہا</p>	<p>یارب ان غنچوں کی مانند ہر کس کا ہے اور یہ غل پس دیوار چمن کس کا ہے آشنائی میں جفا کئے چلن کس کا ہے نہیں معلوم یہ دل خاص وطن کس کا ہے ایسا جو بندہ تو اے چرخ کن کس کا ہے دل پر داغ خدا جانے چمن کس کا ہے یہ مسافر کہہ دینا ہے وطن کس کا ہے اب تصور تجھے اے ذوق چمن کس کا ہے</p>
<p>شوق کس جہ کلام آپکا ہوتا ہے فروغ بیج تو فرما لے یہ طرز سخن کس کا ہے</p>	
<p>پہر دل سے میرے آج مری آہ لڑی ہے کہنا نہ ضیاء مری کلفت دل کا کا کل سے تنہا مری آگے نہیں بڑتی پر جلتے ہیں فریاد کے جاتے ہو ورنہ پا تھے کل سے کہاں دل حشی اور ہوا ناصح نہیں مانیگی تنہا سے دلزار</p>	<p>حیران ہوں کہ آپس میں یہ کیا پوچھ پڑی ہے کہنا کہ ترسی یاد کو تکلیف بڑی ہے یہ خام بھی ایک ہی سود پہ لڑی ہے دیکھو تو کہاں جا کے مری نگہ لڑی ہے زنجیر جنوں آپ کی شتاق بڑی ہے کچھہ کئے نہ اسکو کہ یہ بیودہ بڑی ہے</p>
<p>کس خواب گاہ میں ہو فروغ انگھ تو کہو لو</p>	

	خورشید قیامت کا ہے اور وہ پکڑی ہے	
<p>ہے اور دل سے ہے تکرار خدا خیر کرے اور دوا سے ہے ہمیں عار خدا خیر کرے اب ہوئے ہم ہی گرفتار خدا خیر کرے ہلکو کرتے ہیں بہت پیار خدا خیر کرے سجہ کے ساتھ ہے زنا ر خدا خیر کرے ہمیں چوے ہیں لب پیار خدا خیر کرے پہر یہ آنکھیں ہیں غبار خدا خیر کرے واکے ہیں لب اظہار خدا خیر کرے</p>		<p>پہر خرابی کے ہیں آثار خدا خیر کرے راست سے دروہ ہے پر زخم جگر میں پیدا دل بلامین تھا ہنسنا فکر تھی ہلکا و سکی آج پہ شام سے یہ درد و غم و رنج و الم ہو گیا ہونہ کسین شیخ بھی اوس بت پہ فدا خواب میں رات بڑی حیلہ و چال لاکے سے دیکھ کر ادن کا تبسم دم ذکر دل زار پہر مرے زخم جگر نے بحضور قاتل</p>
	<p>آج پہر دیکھو فروغ اوس بت کا فز کے حضور حال دل کرتے ہیں اظہار خدا خیر کرے</p>	
<p>سو ادچمن کا مقابل ہی ہے تاشا گہ رقص بمل می ہے مکان تیر بنی کے قابل ہی ہے ہیان پاس آداب قاتل ہی ہے اگر حسرت دیدہ و دل ہی ہے جو پامالے شیشہ دل ہی ہے</p>		<p>بہت داغ ہیں جسمین وہ دل ہی ہے اسی دل میں ہوتی ہیں قتل آرزوئیں نہ جانا غم یار تو دل سے میرے دم قتل سہر گز تڑپنا نہ اے دل رو لائیں گنجبر کو خون دیکھ لینا تمہارے کف پاسے ہونگے خجل ہم</p>

<p>قضا میری کہتی ہے قاتل ہی ہے سزا تیری لے شمع محفل ہی ہے اگر خنجر ناز قاتل ہی ہے تقا ضاعے بیتابی دل ہی ہے</p>	<p>لیا میں نے کب نام تیری ادا کا نہ ہستی جو ایک دم نہ روتی تو اتنا کوئی دم میں کہتا ہے اس لکھنگڑا نہ ٹوٹے ابھی تار جو روستم کا</p>
<p>دل زار پر کیجئے جان قربان فرغ اپنی لیل کا محفل ہی ہے</p>	
<p>روکتے ہیں دست و دامن سکو کو کر دیکھئے جان دل حاضر ہیں دونوں بند پر در دیکھئے پہر بدلتا ہے زمانہ ہم سے تیر دیکھئے چاہتا ہے یہ یہ شایاب خنجر دیکھئے پہر یہ طفل شکستے گھر سے باہر دیکھئے کس قدر کمزور ہے یہ جسم لاغر دیکھئے کون رہتا ہے ہمار دل کے اندر دیکھئے ہمت دوش عزیزان آج مر کر دیکھئے کب کہلے یہ عقدہ زلف معنبر دیکھئے جس دل بیتاب کو قافا بوسہ باہر دیکھئے اب کہیں جانے نہ پائے جان مضطر دیکھئے</p>	<p>جوش پر ہے پہر یہ بحر دیدہ تر دیکھئے کیا تامل ہے جو کرنا ہو وہ سب دیکھئے پہر مزاج یا رکچہ برہم نظر تامل ہے آج پہر لب خنجر کہہ شکستے ہے چار گھر رات کیا مہنے کہا تیا دہر لے چشم تر اوٹ نہ نہیں سکتا ہے اب بارنگاہ لطف ہی بے تکلف آپ آئین آپ کے غم کے سوا رات سے کہتی ہے مجھ سے یہ گرانباری مری ناخن اندریشہ دل گرم کاوش بہت کیجئے اوس سے مجھ سے وہی کچھ کام کا اونکے آنے کی خبر لے دل نہایت گرم ہے</p>

نامہ شوق اپنا پہلے تہا نہایت مختصر	رفتہ رفتہ ہو گیا دفتر کا دفتر دیکھئے
دیکھنا ہے حال ہکھورندو زناہ کا فروغ کون چہیتا ہے تہر و اماں محشر دیکھئے	
دل پہ کچھ آفت نہی دیکھی ہے کیا آئے ہوئے اے کشکش کتب فریب عدہ اسکو دیکھئے یہ ستم اچھت گزشتہ کہ اوس بجر حم کو حسرت دل نے کیا تارات ایک عشر بیا پار سائی سے تو اب خدا باز آئے سمنے دیکھا ہے چمن مین دیکھا دیکھی ہوا کس قدر سر اپنا پیٹا دل نے کو سے یارین او کا جانا پاس کرے وہ اگر دیکھ لے ہجیر کی شب سول بیتا ہے خون دیا	میری آنکھوں مین جو آنکھ آتے ہیں جڑ ہوئے شرم آتی ہے مجھ کو بے ل کو سمجھاتے ہوئے خواب مین ہی شرم آئی ٹھیکر دکھلاتی ہوئے دیکھا اوس بزم مین پروئے کو جاتے ہوئے عمر گزری آرزو کو مری شرماتے ہوئے رنگ گل کو بوئے گل کی طرح اور بجا ہوئے نا تو اتنی کو جو دیکھا پاؤں پہلے آتے ہوئے جس کسی نے جان کو دیکھا نہو جاتے ہوئے صبر بیکس کو جو دیکھا ٹھوکر مین کھاتی ہوئے
کچھ عمل ہوتا تو ہم ہی ساتھ لیجانی فروغ شرم آئیگی جہن جنت مین یون جاتے ہوئے	
نکل جا اول مضطر مر کا فشانہ تن سے عجب کچھ چیز مین یہ حضرت بل بھی داند بوقت فوج بھمایا مین نے خون کو اپنے	عقب مین جان میری تری یا دشمنوں سے شکایت جو رکرتے ہیں سرکار کی جیون کہ محشر تک نہو نا تو جد قاتل کے داس سے

<p>عجب ہنگامہ ہوتا ہوا اس کشتور دل میں جڑا ہوا اس بدموز بتان یعنی مرد دل کا مجھے شل گیا تھا گل چمن میں ہیکل گل کو گلون کو دیکھ کر یاد آئے شاید اغ دل کر وہ چمنوں ہوں گر و تا ہوا جاو نہیں صحر کو وبال جان ہوا آخر کو کہنا دل کا پلویں ہوا تاریکی میں مرقہ میں آکر ہکو یہ روشن</p>	<p>خیال زلف لڑتا ہی ہوا رو سے روشن سے عیان تھے صلح کو آنا کر تک اونکی چتون سے نہایت منفعل ہوں آج میں انشوخ بڑے سنا ہے آج کل ہزار میں وہ سیکرشن سے تو اشکوں کو مگر کچھ جنون صحر کو داس سے بہت چو کے جو پہنے دوستی کی اپنے فتن سے کہ شمع زندگی روشن ہوئی تھی شمع مرقہ میں</p>
---	---

فروغ اپنے مقدر کا ہلا پہر چو چن کیا ہے
 قصور میں وہ پونچھ میں میر آنسو اپنی داس سے

<p>گرشتہ بہر حال رخ یار ہو گئے لاغر ہوئے ہم اتنے کہ نفرت ہوئی انہیں رخصت ہوا اے امید نشاط وصال وہ دیکھتے ہیں ہکو پس قتل بار بار اے چشم شوق تو نہ مٹی بہتو مر مٹے یہ اعتبار شوق ہی کیا ہے بلا جان جسے نہ پوچھو عالم آزادگی کا دیکھا جب اونکو یار سے حال نزار کو</p>	<p>ہم دل لگا کے نقطے سے پرکار ہو گئے ایسے سبک ہوئے کہ گرا بنا رہو گئے ہم نذر امتحان غم یار ہو گئے ہم قتل ہو کے کیا ہی طر حدار ہو گئے پردے تیرے حجاب بخ یار ہو گئے تڑپا تو غیر مجھ سے وہ بیزار ہو گئے ہم انکھ کو لٹے ہی گرفتار ہو گئے گلہاے باغ دیدہ خو بنا رہو گئے</p>
---	---

یہ ہے کمال خوبی و ذلت و بڑا کہ ہم سنبھل کو دیکھتے ہی گرفتار ہو گئے

بگڑے سفارش دل مضطرب وہ فروغ
ہم کا رنج و غم کر کے گنہگار ہو گئے

کلیجہ آج پر ہنسہ کو دم فریاد آتا ہے
قفقاس کو چٹے مرت ہوئی لیکن مجھے تنگ
وہ رخ بھی تو نہیں کرتے اور ہر کیا ذکر انیکا
آئی کس جگہ یہ وحشت لہلہ مہکولائی ہے
نہیں معلوم یا رب یہ کادٹ یا نرا کہتے ہیں
خوشی سے تو میری پوچھ لے اعظم و دلیر
تعجب ہے بہت مجھ کو کہ با این خم و زبانی
کہیں کیا کون کرتا تھا ہمارے تین چہرے
مے ہوتے ہوئے غیروں پر ہوش و حواس کا
بہت خوش ہو جان پہرے پر استقبال کو آئے
ان کو آستہی لازم ہی ورنہ دیکھتے کیا ہو
بہت لڑتا ہے میری ناتوانی سے غم جان

وہی بیدار ہو کر ہر دل کو شایدا آتا ہے
خیال انتشار خاطر صیاد آتا ہے
تمہیں کچھ تنگ بھی آنا لہ فریاد آتا ہے
جدھر دیکھو او دھر سے ناوک بیدار آتا ہے
بہت آہستہ آہستہ ستم ایجاد آتا ہے
کہی میرے بھی لب پر شکوہ بیدار آتا ہے
بتوں کے دم میں کیونکر یہ دل شاد آتا ہے
ہبلا اب وہ زمانہ گزب کیا یاد آتا ہے
بہت افسوس مجھ کو اے ستم ایجاد آتا ہے
کہ ہر کے بالائی مژدہ بیدار آتا ہے
دل بیتاب خود لب پر پئے فریاد آتا ہے
دل مضطرب رہنے کا فرہ جیاد آتا ہے

یہ شور و شر جو سنتے ہو نہیں سہ شکر سامان
فروغ خستہ دل کرتا ہوا فریاد آتا ہے

<p>خدا سمجھے میری اس چشم تر سے تغافل اور نگاہِ نار اتنا کسی پہلو نہیں ہے ہجرِ چین طلب کرتا ہے ہر دم داغِ تازہ قرار و صبر مے ٹھکے تک نگاہِ ناز او کی زور پر ہے دل گستاخ کا ہو خانہ ویران اکہی بند تھے مے لب و چشم ہوئے پامال ہم کو چہ میں اونچے جو اس نامہ و پیغام کیسا ہم سے دل کے کام آئے اکی ہوئے جاتے ہیں خنجرِ دل کی دہندہ بندی دیکھے گر اس سیکھنے کی</p>	<p>بڑا یاد دل کو کس کا نظر سے گرے جاتے ہیں ہم اپنی نظر سے جو دل بیٹھا تو درد اٹھا جگر سے کلیجا کپ گیا اب تو جگر سے نہیں آتے دل مضطر کے ڈر سے گرا لے جسکو وہ چاہے نظر سے نکالا جسے مہکوں کے گھر سے یہ نعت دل نکل لے کدھر سے بڑا ہی بوجہ اُترا اپنے سر سے لاٹنی ٹھن گئی خود نامہ بر سے کٹاری وہ لگاتے ہیں کمر سے غم جانان اب آئیکا کدھر سے عمامہ شیخ کا گر جاے سر سے</p>
<p>نماز و صف و نماز کا ہے گر قصد وضو کیجے فروغِ آب گر سر</p>	
<p>کس طرح نظر آئیگی شکل و بکری نہ شیشہ جل کا مجھے ممنون نہ کرنا</p>	<p>تصویر کہنچی ہے ہر مالو کج اثر کی اے تیغ نگہ تمہکو قسم ہر سر کی</p>

<p>لے درد نہان اپنی کیا بات ہے ٹوٹے نہ ابھی تارِ محبہ خوں سے ہلکے جرہست کوئی آنکھ ملا تا نہیں ہدم ہے کسی گلِ ملاحات کا تصو</p>	<p>لی خوب خبر دل کی مگر اور جگر کی خجالت نہو دسا زکین دیدہ ترکی شاگرد ہے یہ دختر زک کی نظر کی کھٹی ہے بڑی لطافت کے اپنے جگر کی</p>
<p>غیرت تو فروغ آہ شہر بار کی لکھو کہتی ہے کہ ممتون نہو لگی مین اثر کی</p>	
<p>ہو ا دل خاک اور زخمِ غم دلدار باقی ہے خدا کی واسطے مہم کو نہ کیجے منع روز سے تفاضل کی تکایت کو نہ لاتا اب یہ ہیں لیکن صفائی پر تو اپنی اس قدر نازان نہواید لیا کرتے ہیں بل کی دنگ کی مصحف سے نہیں تارِ بہرِ فاتحہ تو خاک پر میری تعب ہے کہ ترے عہد میں آسانی سر خوش</p>	<p>گہری دیوار لیکن رشتہ دیوار باقی ہے ٹپکنا دل کا خون ہو کر بھی آیر باقی ہے تخل بن نہیں ٹلین بت عیار باقی ہے ابھی آئینہ مین تیرے بہت رنگ باقی ہے ابھی بخش میان کا فرو دیندہ باقی ہے تیرے دل میں غبار لے یا کچھ عیار باقی ہے تن زامہ بہرِ اب تک جبہ و دستار باقی ہے</p>
<p>فروغ خوش میان اک اور ہی تازہ غزل لکھتے ابھی تو کلک مین کچھ شوخی رفتار باقی ہے</p>	
<p>نہیں بیوہ بیان کچھ تن میں جان باقی ہے غم جان کی ہرگز نہ کرنا دل کی کاوش مین</p>	<p>وہاں کچھ پڑھ اکھا مین اقرار باقی ہے ابھی کچھ آئندہ روز سے دیدہ ہونا باقی ہے</p>

<p>اسی تو تیغ ناز دلر باکا واری باقی ہے کمان یوسف کی بگہ کر مٹی بازار باقی ہے دل مضطربین جب تک خواہش زار باقی ہے بہت آسان تما جو گزرا بہت دشوار باقی ہے وہی ہم ہرین وہی دل ہے وہی آزار باقی ہے</p>	<p>کمان جاتا ہوا پیل زخمی تیر فرہ ہو کر سناہی کیجیے صاحب تمہاری اس زباں ہے یار بترقی پرستم اوکا جفا اوکی کہلا ہمیر یہ عقدہ بعد مردن قبرین اگر لحدین ہی وہی مان وشت سب حیدین</p>
<p>سبب کیا پوچھتے ہو تم فروغ اس ننگانی کا وہاں کچھ پردہ انکار میں اقرار باقی ہے</p>	
<p>تو فرمان ادب کچھ بکھو ہی اس لکھنا ہے وہی بکھو ہی اوس برہمن محفل سے کہنا ہے ابھی خنجر کو تیرے کچھ دم سہل سے کہنا ہے سلام شوق تیرا خنجر قاتل سے کہنا ہے پیام دل دیو اوس لامکان منزل سے کہنا ہے زبان حال سے یہ شمع کو محفل سے کہنا ہے کہ میری جیشتم کو کچھ پردہ محفل سے کہنا ہے یہ اب بکھو اسیران چہ بابل سے کہنا ہے مجھے کچھ در کچھ اس چشم تر کو دل سے کہنا ہے زبان موج سے دریا کو یہ ساحل سے کہنا ہے</p>	<p>اگر کچھ غول کو دامن قاتل سے کہنا ہے جو کچھ کہنا ہے پردہ کو شمع محفل سے کہنا ہے کمان جاتا ہو اوقات ٹھہر ہر خدام ہر دل نادان اوٹا کر ہاتھ بکھو اپنی ہستی سے کہنا ہے کو اس چرخ سے روکنے ہرگز میرے نالے کو سحر ہی متصل ہے زندگی کی شب سے اوقات جبرین کی طرح چلا کر دل مجنون کو کہنا ہے کسی افسون سے اوس چاہ دقن کی جانیں کتے نکل آئے ذرا پہلو کو کہ سے اے غم جان حصول ہل کر م سے کیا تہیستان کتے</p>

<p>سپونچا جام بکترالب جانان کسی ڈھب ہے ذرا فرصت تو دو بہر خدا لے درویشیابی</p>	<p>دم آخر مجھے یہ اپنے اُجکل سے کہنا ہے کہ پھر کچھ دل کو مجھے اور مجھے کچھ دل سے کہنا ہے</p>
<p>فروغ اس کتاب نے رُغ دل کو ردِ بد و کر کے سلام عارض جانان مکمل سے کہنا ہے</p>	
<p>سنا چاہے دل مضطر کا میر گربان کوئی بتا سکتا نہیں اونکے دہن اب نشان کوئی وہی حالت دل مضطر کی ہے سودا کا کلین عجینا زلوا سو خاک رہیاں کی تڑپتی ہے بہت یکمی ہیں پہنچے دعوتین مخلوق میں لیکن جسے دیکھ تو نہائی ہے اونکے آبِ غم کا جگر اور دل کی میر کو دیکھ کر بڑکی ہوئی آتش دل مجھوس کل آہ کیسا یاد آتا ہے اکھی آتش گل نے بھکر کر کیا جلایا ہے نگون سترائیں ہوں اور نالہ آسمان جنبان برائے نام ہی وہ اور اوہین تیغ لٹکی ہے</p>	<p>دہان زخم دل میں تیغ کی رکھ سے زبان کوئی کسیکو ہو سخن گرا میں تو کہو لے زبان کوئی کہ جیسے مضطر ہو طائر بے نشان کوئی ابھی اس درشت سے شاید گیا ہے کاروان کوئی نہ غم سایہ مان دیکھا نہ دل سامین زبان کوئی نہیں اب چاہتا ہے خضر عمر جاودان کوئی خونگ ناز کرتا ہے کہ اب بیٹھے کہاں کوئی جو میر سے سانسے آتا ہے پہنچے بڑیاں کوئی نظر اتانہیں اب اس چین میں آشیان کوئی نہ مجھسا پیر عالم میں نہ مجھسا ہے جوان کوئی سوا اسکے مگر کاونگی دیکھا کیا نشان کوئی</p>
<p>حرم میں بھی صنم کا کس سے نام لیتا ہے فروغ اس لسا دیکھا ہے جہان میں تبتہ ان کوئی</p>	

<p>اشک اب کہ ہو چلی نحت جگر آنے لگے اندون پہ بغیر شاید اونکے گھر آنے لگے اضطرار بیل کا شاید ہو چلا ہنگامہ گرم سپہر ہجوم گرمیہ و آہ و فغان ہونی لگا دیکھ لیل گیا اندھیر کا عہد شباب فیض قید عشق سے کیا ہو گئے آزاد ہم جلد چلے دل گر ہی سرخروئی کی طلب تب کمال گرے بے اختیار شوق ہے بہر حلا پیمانہ شاید شوق کے ہی عمر کا بیت پرستی کا ہماری نفع دیکھا زائد کسلے یہ مشورہ شہزادے گرمیہ بے اختیار</p>	<p>پہول گر کر نخل شرکان میں ٹڑ آنے لگے پہرشتے موت کے پہلو نظر آنے لگے نحت دل گہل کے سوئے چشم تر آنے لگے پہر دل مضطرب منظر نظر آنے لگے گیسوے مشکین جانان کمر آنے لگے شادی و غم اب ہمیں کیساں نظر آنے لگے کوچہ قاتل سے مردم خون میں تر آنے لگے اشک تر کے ساتھ جب نحت جگر آنے لگے خط کیسے اب نہایت مختصر آنے لگے پاس سے اللہ کے پیغام بر آنے لگے اب تو نالے دل سے مقبول ٹڑ آنے لگے</p>
<p>ہم بھی قاتل ہیں تیرے دل کی صفائی کے فروغ اب تو وہ جان جہان آسین نظر آنے لگے</p>	
<p>ہنگامہ ناز کا پہر نامہ چار سو کیا ہے نہ کفر و دین میں یہ عشق نہ روز و شب میں جناب پیغمبران غور کیجئے تو ذرا کیسے سوزن شرکان کی یاد ہی باعث</p>	<p>اکہی خیر یہ انداز جب تیرا کیا ہے خدا ہی جانے کہ وہ زلف کیا ہو کیا ہے یہ میرے لب پہ صد سببوں کیا ہے وگر نہ چاک جگر کو غم رفو کیا ہے</p>

<p>نگاہ ساقی و ناز نگاہ ہے صہبہ عجب مانع ہے ہجر کا اوسکے کہتا ہے کیسے جو رکی رسوائی کا ہے ہر خیال نہیں مجال سخن دان ہے اور اگر ہو بھی ہمارے پردہ ہستی میں کوئی بیٹھا ہے</p>	<p>ہمارے واسطے فکر ہے و سو کیا ہے کہ میری شان کے آگے تیرا گلو کیا ہے وگر نہ عشق کے نزدیک آبرو کیا ہے تو کس زبان سے کہیں ہم کہ رزو کیا ہے وگر نہ آپ بہن اپنی جستجو کیا ہے</p>
<p>مہار عارض جانان کو دیکھتے ہیں فروغ چمن کے سنبھل گئی کیا بہن رنگ بویا ہے</p>	
<p>اب اسکے بعد نہ کہیگا مجھ سے تو کیا ہے دل حزمین سے مرچہ گفتگو کیا ہے کہیں مجھ کو نہ کھلے ہوں نہ کیہ تو ایدل جلا کے خاک کیا خاک کو اوڑا ہجی یا ہے آج ہیلو میں بریا عجیب ہنگامہ غبار دل سے کیسے دہلے تو جانین ہم جو سوز دل سے نہ پڑے تو وہ نماز ہے کیا یہ جان زار کیوں دل پہ اس قدر شیدا جواب پائیگا ایدل زبان تیغ سے تو دل خیف کو میرے کمان کا تاب سخن</p>	<p>وگر نہ میں بھی کوئی گایہ گفتگو کیا ہے رہگی پاس بیان لے امید تو کیا ہے وگر نہ آج یہ ہنگامہ چار سو کیا ہے اب اور مجھ سے تیرے دل کی رزو کیا ہے کوئی سنو تو دل و غم میں گفتگو کیا ہے وگر نہ رخ کی شکوہ شستہ شو کیا ہے جو خون دل سے نہ کیجے تو وہ وضو کیا ہے اتھی دل میں ہجر درد آرزو کیا ہے دہان زخم سے ہر دم یہ گفتگو کیا ہے خواب پوچھیے مجھ سے کہ آرزو کیا ہے</p>

فروغ تم بھی کو تم او نہیں بجائے حضور
جو بات بات پہ کہتے ہیں تم سے تو کیا ہے

نہ بنے چالے تیغ قاتل کے
خوب نکلنے کے حوصلے دل کے
ہر سب نماز اس میں محل کے
دیکھنے والے زخم بسمل کے
دکھ چلے ہاتھ میرے قاتل کے
گرد کی طرح گرد محل کے
بال دپر توڑتا ہے بسمل کے
کسے کوٹے ہیں قاتلے دل کے
چٹکیان نامے پھر عنادل کے
جذبہ دل دیکھ جو قاتل کے
اور ہم مدعی ہیں اس دل کے
ہوش و ڈراتے تو ناز محل کے
جتنے عقدے تھے میری شکل کے
مہتو جو یا ہیں ایسے کامل کے

آہ اب تک یہ آبلے دل کے
اون سے یا اونکی تیغ سے ملے
دیکھ او قیس طور اس دل کے
دست قاتل کو چوم لین کہیں
سخت جانی بس اب خدا کیلے
قیس کو خاک ہو کے رہنا تھا
بدگمانی تو دیکھو ذبح کے بعد
اپنی چیتوں سے پوچھیے تو ذرا
فصل گل آئی دل میں لپٹے لگے
کہیں چکر تیغ کہیں رخ ہائے مجھ سے
دونوں اکھیں ہیں چشم دید گواہ
قیس لیلیٰ کو کیسے پاسکتا
ناخن تیغ سے کھلے آخر
کب سے تنگدے کو پہنچا د

شوق پاؤں میں کیے فروغ

فرش ہم جنگے بہن محفل کے

<p>اگر ملتا تو اب ہم کچھ ترسے خنجر کو سمجھاتے سمجھ کر حضرت میں آپا دس خود سر کو سمجھاتے اگر کچھ ہوش آ جاتا تو ہم نشتر کو سمجھاتے بتاؤ کس طرح ہم تیغ اور خنجر کو سمجھاتے جو ہم ہوتے تو ہم کچھ اور ہی آؤں گے سمجھاتے گلو کو اپنے کچھ اور کچھ دم خنجر کو سمجھاتے وگرنہ مار کر ہم خوب اس خود سر کو سمجھاتے</p>	<p>نہ سمجھا عمر گزری اس دل مضطر کو سمجھاتے کیسے ناز کو سمجھا کے ایدل تم ہوئی ملنا ہمارا ہر گویا کس قدر شتاق کاوش ہے زبان یار کا ہو طرز حسین دہرے کیونکر بتوں کے حال سے اہل غلت سے خبر ملے متناہی کہ وقت قتل کچھ ملتی اگر فرصت بہت مجبور بہن دل سے کہہ سے دور رہتا ہے</p>
--	--

حضور گریہ پرش فروغ اپنی ذرا ہوتی تو دل کے باب میں کچھ عنوہ دلبر کو سمجھاتے

<p>بہت گزری اگرچہ پہلے اس تپہ کو سمجھاتے تو ہم آغوش میں لیکر رہی سیکو سمجھاتے گزرتی ہے ہماری بس یہی اس کو سمجھاتے دل مضطر کو سمجھاتے کہ ہم دلبر کو سمجھاتے تو ہم بتے سے پہلے کچھ لگ زر گر کو سمجھاتے کچھ اپنے سر کو ہم کچھ اپنے سسے سنگ کو سمجھاتے تو ہم بھی کچھ جناب واعظ بہر کو سمجھاتے</p>	<p>اگر ملتا کمین تو پیر دل مضطر کو سمجھاتے اثر نالے میں ہوتا یا عمل تسخیر کا ملتا نہ صدمہ اونہیں اس طرح گناؤں کے قد پر حیا کا اور ستاخی کا جھگڑا ہی رہا شبہ رہا اگر ہم جانتے یہ ظلم ہو گا اونکے زیور سے اگر کچھ ہوش آ جاتا تو سر کو بی کی حالت میں اگر خود رفتگی سے ایک دم فرصت ہمیں ملتی</p>
---	---

فروغ اوٹھی سمجھ کیسی ہے ان بھٹا والوں کی
جو بھٹاتے ہیں مجھ کو وہ دل مضطر کو سمجھاتے

دل صد چاک کی میر نہ خبر تک پہونچے	اور شانے کی یہ قسمت کہ وہ ستر تک پہونچے
شور گریہ کا درباب اثر تک پہونچے	نمک خندہ کہین زخم جگر تک پہونچے
کیا غضب تو کیا لے اثر نالہ دل	کہ وہ تہاے ہوئے دل کو مے گہر تک پہونچے
نشام غم جان سے کہتی ہے کہ چل بکھیر	ضعف کتاب ہے کہ شاید یہ حرکت پہونچے
تمنے مجھے جو کجی کی تو ہو کیا لے جان	ناوک غمہ تو سب سیدھا جگر تک پہونچے
غیر وان صورت پروانہ او چلتے جائین	اور اس شمع کو میری نہ خبر تک پہونچے
نازکی زلف سے کہتی ہے کہ ڈر ہے مجھ کو	تیرا سایہ نہ کہین ہو کر تک پہونچے
دل بنیا تھے تمکو تو بہت گہرے ہوئے	کہنے کس طور سے پہونچے گہر تک پہونچے
قد و لہار جو طوبی ہے تو کیونکر یہ باتہ	زندگانی میں بہلاؤ اسکے شرم تک پہونچے
نا توانی کا بہت زور تھا لیکن لے یار	ہم عصا نالے کی لیکر ترے در تک پہونچے
شوخی چشم سے ہو جاؤ ہر اک حرف غزال	یہ غزل میری اگر او نکلی نظر تک پہونچے

اے فروغ آپ نے کچھ رنگ اثر بھی دیکھا
نالے بلبل تھے تو گوش گل تر تک پہونچے

یہ رنگ سی آیا ہے سوسن میں کمان	یہ سرخی پان اٹنی ہر گلشن میں کمان
وہ مہر ہی گیا جسکی طرف آپ نے دیکھا	آیا ہے یہ نہر آپ کی چتون میں کمان

گر گردن میں
سہمی ۱۱

<p>میل بھی کمر تہ یہ کہتی ہے کہ یارب ہر ذرے پہ غور شید قیامت کا گمان ہے ہر سانس حملہ ہے مرے نالوں کا اوپر لے امت ہو بھی کہو اب تم کہ وہ مشعل جھکتا ہی نہیں جانے اس پر تیرا سر داغوں کو مے دیکھ لیل بھی یہ بولی باقی نہیں اب قطرہ خون بھی مرن میں اوس بُت کو پسند آئی ہے خود ہی یہ دہکی</p>	<p>لاؤں میں اثر نالہ و شیکون میں کہاں سے آئے یہ تیرے قصر کے روزن میں کہاں سے چین آئے اونہیں سپکو دشمن میں کہاں سے آئی تھی ہبلادادئی امین میں کہاں سے زاہد یہ رگ آئی تری گردن میں کہاں سے گل استے ہبلادادئی گنگلشن میں کہاں سے اب چہنٹ ٹپگی ترے دہن میں کہاں سے الفت ہو ہبلادادئی دہن میں کہاں سے</p>
<p>وہ فاتحہ پڑھنے کو فروغ آئے ہیں ورنہ بے تابیاں آتین مرے مدفن میں کہاں سے</p>	
<p>منہن خجبر نے صاحب کچھ خطا کی ہبلاداد تو جو ادا کی صبا نے لاکے بوزلف دوتا کی بہاؤ خون مری اسید کا بھی محبت تو بھی کیا بیدا کر ہے خدا کی واسطے لے سخت جانی وہ دل تھا مے ہوئے بیٹھ میں لیل</p>	<p>نرا کت آپ میں اہانتا کی تمنا کر دل نادان قہنا کی پہنائیں دل کو زنجیر پلا کی یہ صورت ہے ادا خون بہا کی میں ادھکا وہ مے سہتے ہر شاکی سے ہے حسرت نہ اونکو کچھ جفا کی پڑی ہے تھکا پنے مدعا کی</p>

<p>نہیں آیا کوئی ناک تو پر کیوں کرے عرض تمنا کچھ دل زار خدا جانے بتو ہو جاتے کیا ہم</p>	<p>صد پہلو سے آئی مرجب کی اجازت ہو اگر شرم حیا کی جو اتنی بندگی کرتے خدا کی</p>
<p>فروغ اب دم نہ مارو زیرِ خنجر یہی ہے راہ تسلیم و رضا کی</p>	
<p>بر آئی آرزو اب تو ادا کی بلا جانے تری زلف و تما کی نہ ہم دل کے نہ دلبر کے پیش کی ٹری تو آنکھ دل کا گردیا خون تکلف ہو ہے ہرین ل میں کیا کیا کیا اوس بستے جو اظہارِ مطلب جفا بین آپ کی ہرین خوب وقت بہت سہل دل کو جب چو ہے حجاب آتا ہے آئینہ سے اسکو کیا کرتے ہرین و نکلے کوثر نازک کیا وہ کام بتجانے میں ملے</p>	<p>تمنا سے دلی نے بھی قضا کی کہ کیا حالت ہے جان مبتلا کی ہمیں نے اپنے اوپر خود جفا کی خطا کسکی تھی اور کسکی سزا کی وفائے کی ہے جہان جفا کی کہا میں اور تو قدرت خدا کی کہ ہننے کس تمنا پر وفا کی خریدارِ مستاع نار واک ہبلا کچھ انتہا ہے اس حیا کی شکایت خندہ گل کی صدا کی کہ بت کہنے لگے محبت خدا کی</p>
<p>فروغ اس ل کی نادانی تو دیکھو</p>	

ہوتا اوس سے کہتا ہے وفا کی

تقدیر یہ میری آرزو کی	تدبیر چسلی نہ جستجو کی
گلزار گلی مرے گلو کی	اے خنجر عشق چلکے کرے
اسد سے بت کی آرزو کی	اس دل کی یہ کافری تو دیکھو
مسدود ہے راہ گفتگو کی	کم ہوتی نہیں ہے حیرت حسن
راہین یہ نہیں ہیں جستجو کی	اے دیر و حرم کے جانیوالو
یہ بو کی ہے کیفیت دہ خو کی	ایک ہوش باہری ایک جان بخش
کہاتا ہے قسم سعدو کی	جب کہتا ہوں سچ کہو تو ظالم
کیا چوٹ سب نہاں رہو کی	نہا گانہ نگاہ قسے دل
اے نالہ یہ مجھے بدسلو کی	جاتا نہیں راہ پر توسیدہ
کیون فکر ہے چاہ گر رنو کی	دل ہی نہ رہا کہ جسمین تو چاک

اوس تیغ سے ہی فروغ ہرگز
کشتی نہیں گردن آرزو کی

کیونکہ ہو دو کالت آرزو کی	وان تا ہے کہ سکو گفتگو کی
کیا رات مری نگاہ چو کی	مین بدر کو رخ کی کا سمجھا
کچھ نہ کر ہامی آرزو کی	کچھ نہ ذکر ہمارے بت کا و اعظ
خاموشی نے خوب گفتگو کی	حیرت سے وہ سمجھے میرا مطلب

<p>اے چارہ گر کرکٹ ٹرپ پرین ل کی کیا اولن سے شکایت تنافل گوگالیاں دین مگر سنے تو آبِ ہم تیغ و چشم تر نے</p>	<p>اوڑ جائیں گی دھیان تو کی ہے جنگو شکایت آرزو کی کچھ رہ گئی بات گفتگو کی دل کی مرے خوش نشین تو کی</p>
<p>پوچھو تو ذرا فروغ دل سے کچھ نہ حد ہی ہے تیری آرزو کی</p>	
<p>علم جب وہ تیغ دوسر ہو گئی تصور بھی مرہم کار نہ تھا نہ اب کیجئے آپ تکلیف کچھ دیا اوسنے پرے ہی خط کا جواب مین سمجھا کہ تو امہین شاہی غم ہر اہو نزاکت کا یان تک اہن ضرورت ہے کیا حضرت خضر کی شبِ صل آیا شاہِ غم ترحم نہ تھا اک ادا تھی جو آج دماغ آشنا ہوتی ہو اوسکی بو جگاتے جگاتے تھے ہی نصیب</p>	<p>سرون کی مہم دم مین سر ہو گئی خطا تجھ سے زحم جب گری ہو گئی جو ہونی تھی اے چارہ گر ہو گئی بڑی خیر اے نامہ بر ہو گئی وہم خندہ جب آنکھ تر ہو گئی پہونچتے پہونچتے سحر ہو گئی ہیان گر ہی راہ بر ہو گئی سنبھلے سنبھلے سحر ہو گئی اونہین قتل سے در گر ہو گئی طبیعت بربک در گر ہو گئی شبِ زندگی کی سحر ہو گئی</p>

<p>مجھے غم سے فرصت اگر ہوگی ڈرے کچھ مین یا کچھ نظر ہوگی میان دل ہلاوان خیر ہوگی نراکت تیری خود سپر ہوگی</p>	<p>چلو گناہ سے ساتھ ادا دل ہاں نہیں بے سبب مضحل طفل شک دلون کی بھی کیا تار برقی ہوا نہیں سخت جان ہوں میں کے اغیر</p>	
	<p>ہوا ضبط گریدہ اس سے فروغ مری چشم خود پردہ ور ہو گئی</p>	
<p>یہ ٹکڑا ہے مے دل کہ بے تابانہ آتا ہے تہمین کچنگ بھی ابلبل پروانہ آتا ہے کوئی بھی یوں ترے میدان میں مروانہ آتا ہے جب دوسکے رد بروے سے بہر ایمانہ آتا ہے نظر اک آشنا یہ سبزہ بیگانہ آتا ہے جگنا سحر کا بھی تجھ کو اے دیوانہ آتا ہے دل وحشی تجھے بھی نار معشوقانہ آتا ہے خریدار ادا دیکھو لئے بیچانہ آتا ہے ذرا بھی ہوش میں جدم دل دیوانہ آتا ہے مگر مجھ کو خیال شکوت شامانہ آتا ہے</p>	<p>نہیں آتھم رتیری طرف پروانہ آتا ہے تھمل در دہنمان کا نہیں ہوتا کچھ تھمتے ذرا تو دیکھ کہ فوج مژہ آنا مے دل کا کوئی شید اچشم مست کی حالت کو پہر دیکھے چمن میں جس کے جز خط کوئی پرسان نہیں پنا اُسے سونے دیا ایدل تو نے وصل کی شبن کہی آیا تو دم بہر بھی نہ ٹھیرا میرے پہلو میں مجھے دیکھا جو نقد جان بکھ تو ہنسکے فرمایا پریشانے کی باتیں کس مڑ سواہ کرتا ہی میں لاسکتا ہوں جذب لاس میں لے لے لے لے</p>	
	<p>فروغ ادس چشم کے ہنسوں کا ہر دم ذکر کرتے ہو</p>	

	تمہیں سکے سو کوئی نہیں افسانہ آتا ہے	
<p>رہائی کا ترخی یا قتل کا پروانہ آتا ہے کہ جب آتا ہے اُسکے پیچ میں فرزانہ آتا ہے مے دل کا تجھے ہر طرز لے پروانہ آتا ہے مری جانب جو لڑاں خنجر جانا آتا ہے مگر ان بلبلیوں کو کچھ مرا افسانہ آتا ہے کلجیا آج منہ کو کیوں یہ بتا بانہ آتا ہے بہت مدت میں زراہ شیبوہ زندانہ آتا ہے تجھے جنت کا دھواں خوب ہی افسانہ آتا ہے</p>		<p>نہیں عارض یہ خط احوال دیوانہ آتا ہے بتائے عقل اور کل کو تجھے کیا عدالت اوجھلا دوڑنا گزرتا تو پنا چلکے مرجانا آئی سخت جانی سے مری کیا ہو گیا وقف سرا پاگوش و حیرت زدہ ہی گلستان میں بولایا ہے کیسے یا کیسی پیشوائی ہے ابھی ہے تو اسیر ذوق تو گہرا نہ وقت سے بہمن کو چسکا یا آتا ہے ذرا بہر مان</p>
	<p>اوسکیو بار ملتا ہے فرغ اوس بزم عالی ہین جو کوئی جان دینے صورت پروانہ آتا ہے</p>	
<p>نخل ارمان اس گہر کہ صبا جنانہ آتا ہے بس لب خاموش وقت گردش پہانہ آتا ہے کبھی ساغر کبھی مینا کبھی میخانہ آتا ہے جو رونا اور طرے سے تو دل دیوانہ آتا ہے مبارکباد اے گیسو نیا اک شانہ آتا ہے کوئی دم میں بیان منہ مخموشانہ آتا ہے</p>		<p>دل مضطر کی جانب ناوک جانا آتا ہے اوٹھا اوٹھا اور ساقی ہی آیا دیکھ سے وعظ عیادت یا زیارت کو تری آگزر گس جان کوئی سنگ جفا تجھے پڑا یا ناز لے جہڑ کا دل صد چاک سے پہلے پہچکچک میں کہو نگاہ اے دل صبر کہ ہوا میرے ہوش رفتہ کے</p>

فرغ اوس چین کا کل کے ہیں ہتھو کیوں والے
نظر میں کب ہماری چین کا بتانا آتا ہے

آہ ہی خون میں تر نہیں آتی	تجھ کو شرم لے جگر نہیں آتی
وہ نگہ رسم پر نہیں آتی	جان بچتی نظر نہیں آتی
جان کو جانے میں تھی یا سونا ز	یا اوپر سے ادھر نہیں آتی
مے کہنے سے بلکہ موت سے ہی	بیخودی اسف در نہیں آتی
سوت کو موت آگئی شاید	جو کبھی ہو لکھ نہیں آتی
لاسکان پر رہا کہ آگے بڑھا	دل کی اب کچھ خبر نہیں آتی
ہنسی آتی ہے زخم کو لیکن	اے جگر اسف در نہیں آتی
درد دل پر مرے ذرا رحمت	تجھ کو لے چارہ لکھ نہیں آتی
کو چھ زلف ہی میں پہرتی ہے	اوصبا تو ادھر نہیں آتی
دیکھ کر تجھ کو اب تو بیل کو	یا دگل ہو لکھ نہیں آتی
آہ سے پوچھتا ہے درد کہ کیوں	دل کی دان خبر نہیں آتی
وہ شرارت سے بگیا ہے بت	کیا او سے بات کر نہیں آتی
ابھی بہہ جاے کوہ غم لیکن	چو ش پر چشم تر نہیں آتی

تیغ ابرو ہے طرف تیغ فروغ
دل پہ چلتی نظر نہیں آتی

<p>خار غم جانے کو تھا جان بہار آنیکو تھی رات جو چکی مجھے بے اختیار آنیکو تھی کسی بوئے زلف اپروردگار آنیکو تھی ورنہ کچھ قابو میں طبع بیقرار آنیکو تھی آج ہی اسے دے دے غفلت شمار آنیکو تھی شمع ورنہ جانب کج مڑا آنیکو تھی ایسی گردش ہر پہر اکیل ملنا آنیکو تھی ورنہ لب پر کچھ شکایت لے نکار آنیکو تھی کیا کوئی راحت مریو ردگار آنیکو تھی کل ادھر کو بوئے زلف مشکبار آنیکو تھی ورنہ جان اس تن میں سپر اختیار آنیکو تھی ایک بت پر ورنہ وہ بے اختیار آنیکو تھی گوڑی کو ملتی ہے اب جتنی چاہا آنیکو تھی</p>	<p>محتجب آگیا یان اک نکار آنیکو تھی کوئی شے کیا داغ آسایا وگارا آنیکو تھی اوڑ گئے تھے ہوش میر میر رنگ کی طرح یا چشم مست نے ہر کردیا بیخود مجھے وصل کی شب بیخودی کس پہ طاری گئی روشنی داغ دل حال سنکر رہ گئی بخت کرشتہ کی صورت ادنی آنکھیں بھرن ہو گیا مہربان بوسہ لب جان بخش کا پاکے بوسے دل غم دہست بہا گامش صبر زخم دل بچت ہے تو ورنہ ہمارا صبر اوس کو کچھ نشان شاید عدم میں مل گیا کیا طبیعت تھی ناصح سے پتہ ہو گئی نرخ مے کو کیا گنایا اوکی چشم مست نے</p>
<p>شوخون کا شکرا احسان تہہ واجب ہے فروغ وصل کی شب میں حیا تو بار بار آنیکو تھی</p>	<p>دل آگاہ کو کیا کیا گمان تھے کبھی ہم ہی شریک کا روان تھے</p>
<p>دل آگاہ کو کیا کیا گمان تھے کبھی ہم ہی شریک کا روان تھے</p>	<p>وہ کل شب کو جو مجھ پر مہربان تھے غبار آسائیں محل روان تھے</p>

<p> کبھی ہم ہمدرد ہوئے میان تھے کبھی اوس نکتے کو شریان تھیں دکھایا عشق نے یہ روز ہکلو یزد و ہرے زخم کیوں پڑتے تو دلیر ہم آتے ہیں جہان جیو دی سے تڑپتے ہیں تمہارے عاشق زار جہان تھے آپ شب کو جلوہ فرما محبت کی بد آموزی ہے ورہ جدا ہم تم ہیں اب مثل داغ صبر کیا ہے وعظمتوں نے ناک میں ہم نیاز و ناز کا کل بس کہ تھا رہے آوارہ صحرائے ہمیشہ </p>	<p> کبھی ہم ہی کیے راز دان تھے کبھی ہم طوطی ہندوستان تھے وگرنہ ہمتو اک رازِ مہمان تھے نہ غم نے گزشتہ کیا تھان تھے بناؤ حضرت دل تم کہاں تھے کہاں تم یوسفؑ کے کاروان تھے وہاں حاضر مے و ہم و گمان تھے یہ انداز ستم پہلے کہاں تھے کبھی باہم مثال جسم و جان تھے کہاں تم حضرتؑ پر میناں تھے وہ تیرا فلک تھے ہم اوتار کے نشان تھے اُسی ہم ہی کیا ریگ و ان تھے </p>
<p> فرشتوں کے وہاں جلتے نہ کیوں پر مے نالے فروغ آتش فشان تھے </p>	
<p> کون کہتا ہے وہ جفا نہ کرے سخت اتنی تو پہر جفا نہ کرے کسکو ہو قدر عافیت معلوم </p>	<p> حسن کا کیا وہ مقتضائے کرے کاش عیش و عشق ہی وفا نہ کرے وہ پریر و اگر جفا نہ کرے </p>

منین ممکن کہ زائد اوس بہت کو
 حضرت ناز دل کو کیا ہے حکم
 جان نثار سچا شکر و جدے کا
 واعظ کو چہ صنم سے بہید
 یار آئے نہ ہاتھ وہ جب تک
 گو گلے کھٹے ہیں دہان بکین
 کون لائے نگاہ ناز کی تاب
 اوسکو شکوے کا ہو گمان کہین
 جب میں جانوں کہ دیکھا اوسکو
 دل تو جاتا ہے پر یہ ڈر ہی مجھے
 حال دل کا ہو کس طرح معلوم
 اوسکا خج نہ بد گمان ہو کہین
 نکل جاتی ہیں جانیں بے دیکھے
 حکم ہے بزم ناز میں کوئی
 گل کو بلبل نے خوب سمجھایا

دیکھے اور پھر خدا خدا نہ کرے
 کچھ کہ کرے عرض حال یا نہ کرے
 گرچہ وعدے کو وہ وفا نہ کرے
 یاں سے بندہ پچھے کہ خدا نہ کرے
 ضعیف مجھ کو شکستہ پائے نہ کرے
 اوس گلی کا کوئی گلانہ نہ کرے
 پروردہ داری اگر حیا نہ کرے
 لب تر از خم دل ہلانہ کرے
 کہے کوئی کہ وہ جفا نہ کرے
 کہ دہان جا کے کچھ گلانہ کرے
 گرہ زلف گردہ وانہ کرے
 کوئی مجھ سے گلے ملانہ کرے
 کیا وہ پردے میں بھی ادا نہ کرے
 کہی نظر امدعا نہ کرے
 کہ تیرے رخ کا سامنا نہ کرے

کیسے دو دن کی زندگی میں مرفوع
 کیا کرے کوئی اور کیا نہ کرے

<p>نصف لاسمجھے یا کہ لاسمجھے کیا سمجھنا تھا آہ کیا سمجھے تجسس لے ذوق دل خدا سمجھے شکر کو آہ جو گلا سمجھے خون کو میرے وہ حنا سمجھے درد کو میرے لا دوا سمجھے اوسکے پازیب کی صدا سمجھے زلف کا فوکا ماجرا سمجھے</p>	<p>تم فروغ اوس کمر کو کیا سمجھے جان سمجھے تجھے نہ دشمن جان پہر وہی ذکر اضطراب تان شکوہ جو راوس سے کیا کیجے دیکھ سخت یہ سہو کا حسان موت کو آگئی ہنسی جو طبیب ناز کر روز حشر ہم تجھ کو کون ہے جز شب فراق جو کچھ</p>
<p>کعبہ سمجھے فروغ دیر کو آپ اور اوس بہت کو کئے کیا سمجھے</p>	
<p>عزم دکان مشک فروشان کے ہوئے محفل کو اپنی شہر خوشان کے ہوئے اپنے سوا اپنے آپ کو نہان کے ہوئے یوسف کی طرح خواہش زندان کے ہوئے زخموں میں دلون کو گلستان کے ہوئے جان نذر آبداری پیکان کے ہوئے یہ کام سب میں ادان ان کے ہوئے</p>	<p>دل پہر چلا ہی زخم کو نہان کے ہوئے بیٹھے ہیں اہل بزم کو حیران کے ہوئے اللہ سے احتیاط کہ جاتا ہی دل نہان کیا بد بلا ہے عشق وہ آتے ہیں گول خالی نہیں ہیں جا بھی اونکی بہار سے پہر دیکھتے ہیں ناوک مثرگان کو آج ہم گرتے سے کچھ نہ سود نہ مالے سے فائدہ</p>

<p>آنا کیس کا زلف پریشان کئے ہوئے سینے کو ہے یہ حشر کا میدان کئے ہوئے بیٹھے ہیں آپکا رنمایاں کئے ہوئے آتا ہے کوئی تیغ کو عریان کئے ہوئے شمس کے حال کو کیساں کئے ہوئے</p>	<p>گو سو بلا کا آنا ہے پرچا ہوتا ہے دل کیا حال پوچھتے ہو مرے دل کا دیکھو خود کہہ رہے ہیں زخمِ دل کے ہر ایک سمت بیوجہ آج دل سپر انداختہ نہیں اچھے رنج وہ کمان ہیں جو ہیں بچے داغ</p>
<p>بیٹھے ہیں مہم تو خون تناسل سے چہرے کو اپنے رشک گلستان کے ہوئے</p>	<p>وہ تازہ گل ہیں زیب گریبان کے ہوئے اتنا ہے دل تلاشِ نکلان کے ہوئے آتی ہے زخمِ دل کی طرقت بو زلف یار گردش سے اپنی چشم کی مدت ہوئی انہیں کیا چو گئی نسیم جو بیٹھے ہیں آج آپ پوچھو نہ سمجھے کہ ابھی اے اہل لامکان کیا احتیاج تیغِ صفا ہاں گرائیں آپ تا حشر کیا مجال کہ مارین کبھی پلک میرے غبار کی کیشش تھی کہ آج آپ مہر و وفا کا خوب ہی ہم کر کے امتحان</p>
<p>ہم ٹکڑے دل کے زینتِ دامن کئے ہوئے تقیل حکمِ زخمِ نمایاں کئے ہوئے لاکھوں ہی مشکافے کا سامان کئے ہوئے ایمان کو کھڑکھڑا کر ایمان کئے ہوئے غصے کی طرح سرِ بگریبان کئے ہوئے آتے ہیں سیرِ عالمِ امکان کئے ہوئے سرے کو زیبِ نرگسِ فنان کئے ہوئے ایساں تھماے حسن کے حیران کئے ہوئے آئے سننا زکو جو لان کئے ہوئے بیٹھے ہیں ترکِ صحبتِ یاران کئے ہوئے</p>	<p>وہ تازہ گل ہیں زیب گریبان کے ہوئے اتنا ہے دل تلاشِ نکلان کے ہوئے آتی ہے زخمِ دل کی طرقت بو زلف یار گردش سے اپنی چشم کی مدت ہوئی انہیں کیا چو گئی نسیم جو بیٹھے ہیں آج آپ پوچھو نہ سمجھے کہ ابھی اے اہل لامکان کیا احتیاج تیغِ صفا ہاں گرائیں آپ تا حشر کیا مجال کہ مارین کبھی پلک میرے غبار کی کیشش تھی کہ آج آپ مہر و وفا کا خوب ہی ہم کر کے امتحان</p>

<p>تیزی پہ ہے فروغ نسیم خرم ناز رہنا چرخ دل تہہ دامان کے ہوئے</p>		<p>مدت ہوئی ہے سوز کو مہمان کے ہوئے بیٹھے ہیں رخ پر زلف پریشان کے ہوئے مہتو کیسی جنبش دامن کے شوق میں دل نے بہت ستایا ہے یارب و جلد تر اب فکر کیا ہے تجھ کو تو مدت ہوئی ہے زلف نادانی دیکھو حضرت دل کی کہ اتنے ہیں واعظ ہے ذکر تو بکا کیوں ہم سے ہوتو ہیں بلبل مان کا عزم ہے میرا کہ اتنے نہیں سمجھ کا کون ناصح نادان کی پسند کو مدت سے ہوش فتنہ اڑے ہیں ہر فن فروغ</p>	
<p>بہترین ہے خندہ مے گریہ پر فروغ فقط یہ ہی تہیہ طوفان کے ہوئے</p>		<p>ترے سر پہ قربان ہوا چاہتا ہے ادھر روئے فرنگان ہوا چاہتا ہے نہیں اب ہی طاقت ضبط گریہ دل زار ہی جان ہوا چاہتا ہے دلالت پیران ہوا چاہتا ہے عیان راز پنهان ہوا چاہتا ہے</p>	

<p>وہ سرو گریبان ہوا چاہتا ہے بیابان گلستان ہوا چاہتا ہے دل و غم میں پیمان ہوا چاہتا ہے مراد دل پشیمان ہوا چاہتا ہے سیان دل و جان ہوا چاہتا ہے جو پیدا ہے پنہان ہوا چاہتا ہے</p>	<p>اے شکوہ جو تیرا برا ہو عجب گل کھلتا ہے وحشی تھارا جدائی نہونے کالے یاد جانان غضب نہ آیا وہ اے جذب تک اشارہ نیون کیجئے ورنہ ہنگام سنا ہے وہ آتے ہیں پر کسی جاہر</p>
<p>فروغ اب تو دست خون سے تھارے یہ دامن گریبان ہوا چاہتا ہے</p>	
<p>مے سے بڑھ کر مے سے کھینچا چاہیے اور لے دل تھکوا ب کیا چاہیے شوق ہی ہنگامہ آرا چاہیے دل کا مطلب ہی تو کنا چاہیے اور جامہ اس سے لہکا چاہیے حشر میں ہی حشر مینا چاہیے جہ قدر جو راؤ نکو کرنا چاہیے دیکھنا ہی اونکا دیکھا چاہیے آپ ہی کہئے کہ اتنا چاہیے</p>	<p>محفل بے یار میں کیا چاہیے زخم ہی ہو رو بہی ہو داغ ہی ہے ادا سے ناز ہنگامہ پسند اے دہان زخم دل دس تیغ ہی جامہ عریانی کا ہی اب بار ہے دیکھنے کو زاہد و دیدار کے کیا نہیں یہ رحم جو کرتے نہیں دیکھتے ہیں کسکو کیونکر بزم میں جو رجاں نا تو ان پہ جان میں</p>

<p>گر خطا ثابت ہو کہینچو تیغ تیز جبکی خاموشی ہو شور شر یار جان رفتہ کے پہر آنے کے لئے کیا کہوں آنحضرت ناصح تہدین رشتہ کہتا ہے کہ قاصد کے عوض کم بگاہی ہے کہینگا وہ جب ہر گہری کہتے ہیں اونکے بگٹ ہنگ شوق روئے یا پیش ہم صفت اوسکے کوچے میں ٹہیرنے کیلئے بعد مردن خاک بھی ہوتا ہی خاک</p>	<p>تمکو خود ہرگز نہ کہینا چاہئے نالہ زن اوسکو نہ کرنا چاہئے اون لبوں کا کچھ اشارہ چاہئے بات کرنی کو سلیقا چاہئے نامہ لیکر آپ جانا چاہئے اس سے بس شیار رہنا چاہئے کوئی تازہ گل کہلانا چاہئے گل سے ملکہ خوب روزنا چاہئے دل کو کچھ چیلے سکھانا چاہئے زندگی میں خاک ہونا چاہئے</p>
<p>جان سے بیزار ہو کر تم فرم تمکو اوس کوچے میں جانا چاہئے</p>	
<p>بڑسہی لے دم خنجر تب آبر و تیری کہاں ہے زلف معنہ کہاں ہے بوتیری خلش ہے خازمین اور گل میں کہتہ دلکش تری زبان ہے شہ شہاہ کشور اعجاز یہ ڈر ہے چمکو کہ تہمکو بھی اے بت ہٹانا</p>	<p>کہ بڑسہی لے لیکا بلا میں مرا گلوتیری مشام جان ہے دست سے آرزو تیری کسی میں خوہی تری اوسری میں بوتیری خراج لیتی ہے جادو کے گفتگو تیری بلا میں ڈال نہ دے زلف مشکبوتیری</p>

<p>وہ پہونچی پاؤں تک سکے تو اُسکے ہر تک ستم کو چرخ کے اب لوگ حم کہنے لگے گلا میں اپنے ہی ہاتھوں سے کاٹنا اپنا نہ پوچھا آہ کبھی مجھ سے اس سنگر نے روا روی سے یہ عالم کی ہی عیان کہ میں خنا سے بڑ گئی شوخی مرے لہو تیری یہ بڑ گئی ہے جفا یا زند خو تیری مگر جگر ہے قریب گلو تیری کہ کون شخص ہے تو کیا ہی آرزو تیری ٹھہرنے دیگی کسی کو نہ جستجو تیری</p>	
<p>حجاب اوسکا اوٹھا دو فروغ یہ کہہ کر کہ مہر چرخ کی صورت ہے ہو ہو تیری</p>	
<p>کیا امانت میں خیانت ہو گئی زندگانی خواب غفلت ہو گئی شام ہی صبح قیامت ہو گئی میری اونکی ایک حالت ہو گئی بلکہ خود حیرت کو حیرت ہو گئی میری صورت بھی شکایت ہو گئی دیکھ کر وحشت کو وحشت ہو گئی اپنی ناز کٹر طبیعت ہو گئی سلطنت دہلی کی غارت ہو گئی اب سیدی میری قسمت ہو گئی</p>	<p>جان صرف فکر راحت ہو گئی آج تک کل کا نہ آیا کچھ خیال ہجر کی شب کیئے دکھ لائے کیا آہ خود بینی یہ تو نے کیا کیا اونکے رخ کو دیکھ کر آئینہ کیا دیکھ کر مجھ کو ہوئے چین چین میں وہ وحشی ہوں کہ جب حرا کیا نکت گل کیا ہی اوس گلرو ہی حضرت ناصح انہیں باتوں سے تو تیر اونکے ابنہیں کرتے کجی</p>

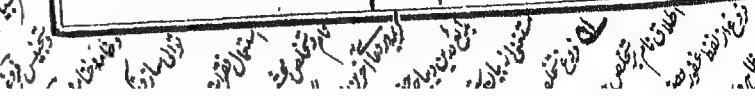
<p>بلبلون پر کچھ غایت ہو گئی اس لئے توبہ حقیقت ہو گئی</p>	<p>کہہ رہی ہے خندہ گل کی صدا تجسک و بلبل گل سے ہے عشق مجا</p>
<p>کر کے سینے میں سیر دیکھو فروغ تیغ اوسکی سین حسرت ہو گئی</p>	
<p>متفرقات</p>	
<p>ایں داول تہا مرا یا شعلہ بہ بیتا ورنہ اس ہجر میں دشوار تھا جینا شمع سے پروانہ بھی جلنے لگا کہاں تم اور کہاں شیریں یاسلی کس لدا کا میں نام لون یا رب واہ کیا کہنا ہے تفاسل یا کہتے ہیں کہ ہوش کی دوا کر دل کی امیہ رک خدا حافظ طائر دل تراخ را حافظ یہ جنس اور اس قدر ارزان جفت ذکر کیا دامن پوچھو اسکی کو چڑکتا ہم</p>	<p>جسے نکلا میر پہاڑی نہ پلٹا آجنگ وصل کا کام کیا تیرے تصور نے ضم دیکھ کر اوس شعلہ رو کے حسن کو ہزار دن کو کیا ہے قتل تنے تسادم قتل اک ہجوم ادا تیر مارے ہیں بے نشان کیا کیا کہتا ہوں جب ان سے ددول میں کار پر داز ہے تفاسل یار زلف سادام خال سادانہ لیتے ہواک نگہ کے عوض جان ہزار جفت خاک الیسی خاک ہو چڑ کہ ہو خاک بھی</p>

راہ میں ہے غیر کا کھٹکا فرسوخ
 نہ پڑ جائیں بلا میں آپ کا خوف ہے محکوم
 نقاہت زبان تک بہت کر کے کڑے ہیں
 ہماری زندگی میں یہی ک دن ہو کہ یہی
 مری تدبیر کا نقشہ وہی ہو وصل کی خاطر
 مجھے اے خواہش آزار توجہ دینی مان لیں
 آنکھ مرقد میں کیوں کہلی ہے فروغ
 سن تو ذرا نہیں تری آوار پناہ یہ
 یہ سدا الا الہ الا اللہ
 آپ سے مجھ کو محبت نہ سہی
 قاتل جب آزمائش اہل وفا کرے
 جلوہ فرما آج دل میں وہ سراپا ناز ہے
 ہوں میں اُس بت کا طالب دیدار
 جزا رون پیچ و غم آشفتگی کے ساتھ کہتی ہو

جذب دل سے کس طرح میں کام لوں
 بلا کے پیچ و غم میں آپ کے گیسو پہچان
 ہمارے نالہ سے دل کی یارب شکلاں سانچ
 کہ نقد دل گر ان ہوا و جس حسن ازلان
 کہ جیسے پردہ ناموس عاشق کا نگہبان
 کہ بیتابی کا مے جس جگہ کوئی نہ پرائی
 کس کا اب انتظار ہے تمکو
 میرے شکست دل کی سنگڑ سے یہ
 ہے قضا لا الہ الا اللہ
 آپ کو مجھ سے عداوت نہ سہی
 یارب مجھ سے قتل کی وہ ابتدا کرے
 پردہ چشم حنین جب کا پانا ناز ہی
 رونما جب کا دین و ایمان ہے
 ملال بھر کیا تم کا کل شام غریبان ہو

پالنے کا دیر





۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰

و درین نکته مشکلی نیست که ترا ازین هر دو نقطه یکی نیست اے صبح تو
 بتسبیح سبجه صد و آنه باسید قبول در دعا ہے چهار عنصر فروغ مشغول
 اے صبح نکته چین دانده که تو سرا پا مهل هستی و بدین هستی یکد و نفس نقطه
 عناد در دل داری و فروغ را رو سینه صاف ست که در و روح
 و واد در دل دارد اے صبح ستاره تو سوخته و ستاره فروغ افروخته
 اے صبح پیچیده آفتاب بحرم زدوی فروغ پیا پیچه بر روے تو زنده و ترا در آفتاب
 شانده و بیک ضرب تیغ ترا بخون شوق خوابانده و زندگی دوباره تو یکبار
 و باره کند اے صبح آغاز و انجام صفحه تو سر اسر معطل و ملمع و دیوان فروغ
 مرغز تا پوست منور و مرغ فرد

سویت چو شیر گشت د بهان شیر خواره	تس فروغ دم فرن ای صبح از فروغ
مثنوی	
بر یاد من فروغ کن صبحو حی سر خوش خوشی مدام دارد لاف تو دروغ بی فروغ ست اورا سبت هزار مطلع گرم تا نفس ترا گستند از نظم بیاضنت اوقاد	اے صبح بیا که راج روحی شید به پنجه جام دارد صبح فروخت از فروغ ست صبح منو سپید از شرم از نظم او چو بستند ش چون داد نظم داد

۱۰ خورشید بنان اوست زنده
 ۱۱ پیشش نام تو تنگ نظرست
 ۱۲ از تو رخ خدا رخ زاده
 ۱۳ تا چند با و دروغ با ف
 ۱۴ می باش از تو رخ جوان
 ۱۵ صبح تو دیر زنده مان
 ۱۶ او هست بخوابگی فتاده
 ۱۷ صبح تو رخ کیست دانی
 ۱۸ باشد بفرغ غم شنائی
 ۱۹ نازم که بد دست فراطاع
 ۲۰ نظرش همه انتخاب باشد
 ۲۱ اکثر زبان او شنیدم
 ۲۲ و آ دیده شنیده هم درانت
 ۲۳ از بسکه کلام ادست مرغوب
 ۲۴ نقشش چون بات و قند باشد
 ۲۵ از دوست هر آنچه رو نماید
 ۲۶ از دوست بجز هنر نه بینم
 ۲۷ بستم بفرغ عهد تقریظ

ناهید بخوان اوست سرده
 اے صبح بنام توسته حرفت
 تو از شکم شب افتا ده
 اے صبح چه از فروغ لاف
 هر روز باد صبح گویان
 داری ز فرغ مانشائے
 تو بنده به بندگی ستاده
 روشن کننت که یاربانی
 نبود بدروغ غم آشنائی
 نیست بدوست شرط اخلاص
 یک حرف دو صد کتاب باشد
 کمتر بگاہ خویش دیدم
 نشینده ندیده هم و رانت
 نشینده ندیده هم بود خوب
 دامن همه دلپسند باشد
 در دیده من نکونایید
 بینم هنر و دگر نه بینم
 بنود بدروغ عهدت رط

خورشید بنان اوست زنده
 پیشش نام تو تنگ فرست
 از تور خدا فروغ زاده
 تا چند با و دروغ بانه
 باش از دغ جوین
 صبح تو دیر زنده مانے
 او هست بخوابگی خفته
 صبح فروغ کیست دانی
 باشد بفرغم آشنائی
 نازم که بد دست فوط اخلاص
 نظمش همه انتخاب باشد
 اکثر زبان اوشیند م
 وادیده شنیده هم درانت
 از بسکه کلام اوست مرغوب
 نظمش چو نبات و قند باشد
 از دست هر آنچه در نماید
 از دست بجز هنر نه بینم
 بستم بفرغم عهد تقریظ

ناهید بخوان اوست سرده
 صبح بنام تو سه حرفست
 تو از شکم شب او فتاده
 صبح چه از فروغ لاف
 هر روز با و صبح گویان
 داری ز فروغ مانفالت
 تو بنده به بندگی ستاده
 روشن کنمت که یار جانی
 نبود بدر و غم آشنائی
 نیست بدوست خطر اخلاص
 یک حرف دو صد کتاب باشد
 کمتر بنگاه خویش دیدم
 نشینده ندیده هم درانت
 نشینده ندیده هم بد خوب
 و انهم همه دلپسند باشد
 در دیده من نکوناید
 بینم هنر و دگر نه بینم
 نبود بدر و غم عهد تقریظ

در ۱۷ حافظ سوره ۱۸
 در ۱۸ حافظ سوره ۱۹
 در ۱۹ حافظ سوره ۲۰
 در ۲۰ حافظ سوره ۲۱
 در ۲۱ حافظ سوره ۲۲
 در ۲۲ حافظ سوره ۲۳
 در ۲۳ حافظ سوره ۲۴
 در ۲۴ حافظ سوره ۲۵
 در ۲۵ حافظ سوره ۲۶
 در ۲۶ حافظ سوره ۲۷
 در ۲۷ حافظ سوره ۲۸
 در ۲۸ حافظ سوره ۲۹
 در ۲۹ حافظ سوره ۳۰
 در ۳۰ حافظ سوره ۳۱
 در ۳۱ حافظ سوره ۳۲
 در ۳۲ حافظ سوره ۳۳
 در ۳۳ حافظ سوره ۳۴
 در ۳۴ حافظ سوره ۳۵
 در ۳۵ حافظ سوره ۳۶
 در ۳۶ حافظ سوره ۳۷
 در ۳۷ حافظ سوره ۳۸
 در ۳۸ حافظ سوره ۳۹
 در ۳۹ حافظ سوره ۴۰
 در ۴۰ حافظ سوره ۴۱
 در ۴۱ حافظ سوره ۴۲
 در ۴۲ حافظ سوره ۴۳
 در ۴۳ حافظ سوره ۴۴
 در ۴۴ حافظ سوره ۴۵
 در ۴۵ حافظ سوره ۴۶
 در ۴۶ حافظ سوره ۴۷
 در ۴۷ حافظ سوره ۴۸
 در ۴۸ حافظ سوره ۴۹
 در ۴۹ حافظ سوره ۵۰
 در ۵۰ حافظ سوره ۵۱
 در ۵۱ حافظ سوره ۵۲
 در ۵۲ حافظ سوره ۵۳
 در ۵۳ حافظ سوره ۵۴
 در ۵۴ حافظ سوره ۵۵
 در ۵۵ حافظ سوره ۵۶
 در ۵۶ حافظ سوره ۵۷
 در ۵۷ حافظ سوره ۵۸
 در ۵۸ حافظ سوره ۵۹
 در ۵۹ حافظ سوره ۶۰
 در ۶۰ حافظ سوره ۶۱
 در ۶۱ حافظ سوره ۶۲
 در ۶۲ حافظ سوره ۶۳
 در ۶۳ حافظ سوره ۶۴
 در ۶۴ حافظ سوره ۶۵
 در ۶۵ حافظ سوره ۶۶
 در ۶۶ حافظ سوره ۶۷
 در ۶۷ حافظ سوره ۶۸
 در ۶۸ حافظ سوره ۶۹
 در ۶۹ حافظ سوره ۷۰
 در ۷۰ حافظ سوره ۷۱
 در ۷۱ حافظ سوره ۷۲
 در ۷۲ حافظ سوره ۷۳
 در ۷۳ حافظ سوره ۷۴
 در ۷۴ حافظ سوره ۷۵
 در ۷۵ حافظ سوره ۷۶
 در ۷۶ حافظ سوره ۷۷
 در ۷۷ حافظ سوره ۷۸
 در ۷۸ حافظ سوره ۷۹
 در ۷۹ حافظ سوره ۸۰
 در ۸۰ حافظ سوره ۸۱
 در ۸۱ حافظ سوره ۸۲
 در ۸۲ حافظ سوره ۸۳
 در ۸۳ حافظ سوره ۸۴
 در ۸۴ حافظ سوره ۸۵
 در ۸۵ حافظ سوره ۸۶
 در ۸۶ حافظ سوره ۸۷
 در ۸۷ حافظ سوره ۸۸
 در ۸۸ حافظ سوره ۸۹
 در ۸۹ حافظ سوره ۹۰
 در ۹۰ حافظ سوره ۹۱
 در ۹۱ حافظ سوره ۹۲
 در ۹۲ حافظ سوره ۹۳
 در ۹۳ حافظ سوره ۹۴
 در ۹۴ حافظ سوره ۹۵
 در ۹۵ حافظ سوره ۹۶
 در ۹۶ حافظ سوره ۹۷
 در ۹۷ حافظ سوره ۹۸
 در ۹۸ حافظ سوره ۹۹
 در ۹۹ حافظ سوره ۱۰۰

<p> ۱۱ هرگز نگویم دروغ وعده ۱۲ غیر از سحر در سرم نیست ۱۳ هر بند به بند چون نه قند ۱۴ سر بر خط او نهاده کلم ۱۵ نزدیک لبیب در نه هیچم ۱۶ قوی ست که مدح او سراپم ۱۷ یکتایم و دوست راستایم ۱۸ گویا بش سیه چشم دشمن ۱۹ وصف صفت این خان بخویم ۲۰ نقد سخن من ست و این صرف ۲۱ دمساز بر آه دوست همراز ۲۲ حش ز بیان من برون ست ۲۳ خس را نه زد که خواندش هیچ ۲۴ در یاب که رتبه اش چه باشد ۲۵ ای دوست بغرم جز من بین ۲۶ وز سینه یک است در سینه ۲۷ تقریظ چنین کس ندیدست ۲۸ هر هفت رباعی مرابین </p>	<p> ۱ بگرفت ز من فروغ وعده ۲ تقریض ز قرض کمتر نیست ۳ هست از ابر او کمر بند ۴ در خدشتش ایستاده کلم ۵ از حکم حبیب بر نه هیچم ۶ از عهد که عهد خو دبرایم ۷ در کشور نظم کس ندیدیم ۸ خواهم نام فروغ روشن ۹ من مدحت ناکسان نگویم ۱۰ صفت بوصف دوست هر حرف ۱۱ ممتاز بر آه دوست دمساز ۱۲ وصفش ز زبان من فروزست ۱۳ کس را نه زد که خواندش هیچ ۱۴ ممتاز مدح هر که باشد ۱۵ ای دوست به نشر و نظم بین ۱۶ معنی بودم لبیب سینه ۱۷ زان باز که نامه آفریدست ۱۸ عنوان نگار نامه را بین </p>
---	---

در ۱۷ حافظ سوره ۱۸
 در ۱۸ حافظ سوره ۱۹
 در ۱۹ حافظ سوره ۲۰
 در ۲۰ حافظ سوره ۲۱
 در ۲۱ حافظ سوره ۲۲
 در ۲۲ حافظ سوره ۲۳
 در ۲۳ حافظ سوره ۲۴
 در ۲۴ حافظ سوره ۲۵
 در ۲۵ حافظ سوره ۲۶
 در ۲۶ حافظ سوره ۲۷
 در ۲۷ حافظ سوره ۲۸
 در ۲۸ حافظ سوره ۲۹
 در ۲۹ حافظ سوره ۳۰
 در ۳۰ حافظ سوره ۳۱
 در ۳۱ حافظ سوره ۳۲
 در ۳۲ حافظ سوره ۳۳
 در ۳۳ حافظ سوره ۳۴
 در ۳۴ حافظ سوره ۳۵
 در ۳۵ حافظ سوره ۳۶
 در ۳۶ حافظ سوره ۳۷
 در ۳۷ حافظ سوره ۳۸
 در ۳۸ حافظ سوره ۳۹
 در ۳۹ حافظ سوره ۴۰
 در ۴۰ حافظ سوره ۴۱
 در ۴۱ حافظ سوره ۴۲
 در ۴۲ حافظ سوره ۴۳
 در ۴۳ حافظ سوره ۴۴
 در ۴۴ حافظ سوره ۴۵
 در ۴۵ حافظ سوره ۴۶
 در ۴۶ حافظ سوره ۴۷
 در ۴۷ حافظ سوره ۴۸
 در ۴۸ حافظ سوره ۴۹
 در ۴۹ حافظ سوره ۵۰
 در ۵۰ حافظ سوره ۵۱
 در ۵۱ حافظ سوره ۵۲
 در ۵۲ حافظ سوره ۵۳
 در ۵۳ حافظ سوره ۵۴
 در ۵۴ حافظ سوره ۵۵
 در ۵۵ حافظ سوره ۵۶
 در ۵۶ حافظ سوره ۵۷
 در ۵۷ حافظ سوره ۵۸
 در ۵۸ حافظ سوره ۵۹
 در ۵۹ حافظ سوره ۶۰
 در ۶۰ حافظ سوره ۶۱
 در ۶۱ حافظ سوره ۶۲
 در ۶۲ حافظ سوره ۶۳
 در ۶۳ حافظ سوره ۶۴
 در ۶۴ حافظ سوره ۶۵
 در ۶۵ حافظ سوره ۶۶
 در ۶۶ حافظ سوره ۶۷
 در ۶۷ حافظ سوره ۶۸
 در ۶۸ حافظ سوره ۶۹
 در ۶۹ حافظ سوره ۷۰
 در ۷۰ حافظ سوره ۷۱
 در ۷۱ حافظ سوره ۷۲
 در ۷۲ حافظ سوره ۷۳
 در ۷۳ حافظ سوره ۷۴
 در ۷۴ حافظ سوره ۷۵
 در ۷۵ حافظ سوره ۷۶
 در ۷۶ حافظ سوره ۷۷
 در ۷۷ حافظ سوره ۷۸
 در ۷۸ حافظ سوره ۷۹
 در ۷۹ حافظ سوره ۸۰
 در ۸۰ حافظ سوره ۸۱
 در ۸۱ حافظ سوره ۸۲
 در ۸۲ حافظ سوره ۸۳
 در ۸۳ حافظ سوره ۸۴
 در ۸۴ حافظ سوره ۸۵
 در ۸۵ حافظ سوره ۸۶
 در ۸۶ حافظ سوره ۸۷
 در ۸۷ حافظ سوره ۸۸
 در ۸۸ حافظ سوره ۸۹
 در ۸۹ حافظ سوره ۹۰
 در ۹۰ حافظ سوره ۹۱
 در ۹۱ حافظ سوره ۹۲
 در ۹۲ حافظ سوره ۹۳
 در ۹۳ حافظ سوره ۹۴
 در ۹۴ حافظ سوره ۹۵
 در ۹۵ حافظ سوره ۹۶
 در ۹۶ حافظ سوره ۹۷
 در ۹۷ حافظ سوره ۹۸
 در ۹۸ حافظ سوره ۹۹
 در ۹۹ حافظ سوره ۱۰۰

چون هفت عروس گشته هفت
 هر حرف بود بطاعت من
 هر بیت بچشم آبارست
 هر رنگ که درد نم شسته
 هر حرف خوشی که داد و بستم
 هر شمع من ز سکه ساده
 هر قافیه ام بقید ربط
 هر قافیه ام بتازه رنگست
 هر قافیه ام جواز دارد
 بستم چنان قوافی چند
 حیران شده از قوافی من
 هر بنده که نیک و بد شمارد
 دانند سخنوران ممتاز
 ممتاز از باقیان بسته
 یا خود بکتاب دیده باشد
 اکثر بود آنکه خویش دیدم
 نشینده ندیده من بستم
 چون نظم ز کلام من چکیده

ششدر شده دل و دست من
 هر لفظ کند اطاعت من
 حرفی که در دست چهره اوست
 فکرم بهزار رنگ بسته
 خاطر کشود تان بهستم
 در سکت مخالف او فتاده
 زان ربط حرف راست خطی
 ز قافیه وجود تنگست
 صحت سبوا ناز دارد
 کافیه حرف چند در بند
 خواهند جواب شافی من
 گفت امر اسند شمارد
 دانسته نوشته است ممتاز
 هر سبب جواز بسته
 یا از مغله شنیده باشد
 کمتر بود آنکه من شنیدم
 من صاحب گوش و دیده ام
 شد نظم حدود آب دیده

تعجب از این دیوانه
 غلام از سر سوزان
 تعجب از این دیوانه
 غلام از سر سوزان
 تعجب از این دیوانه
 غلام از سر سوزان

۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

در سن زکیرگر بسے پیش
 نظم من و حاسدان بہ بیند
 طبعم بروانگی ست سیلے
 مشکل بکات من رسیدن
 گفتن چه کہ خواندن ست دشوار
 باشد ہمہ ناصواب گفتن
 ناگفتہ بہ ہست ان چگویم
 باشد کہ خدا و ہر جوابے
 دین صبح از دوسر و غجوان
 ہر صبح بہ پیش او دروغ ست
 خوش گفت کہے کہ عہدہ گفت
 تغیر چرا کم بیازے
 اعلان نکنم زدیدہ پنهان
 اے نیزہ بنظم من مزن طعن
 ہر لحظہ زبان خوش بکاش
 گوار است کلام او ست حسن
 آرم گہے بوجہ حسن
 از دیدن او بنام فرسند

تقریظ نوشتہ ام دوزین بیش
آنا نکتہ بنظم نکتہ چیدہ
فکر مکتبہ عجیب
سہل ست کلام من شنیدن
ممتاز بدین شعار اشعار
تقریظ مراجع اب گفتن
از گفتہ حاندان چگویم
ممتاز چرا دہد جوابے
آزاکہ شد مہر و غویان قطعہ
عبدالرحمن خان فرغ است
بسیار خوش است اینجا و گفت
این شهرت و این زبان تازی
نامش بہر بعین اعلان
اے خادمہ گوے از علن بہن
اللہ اللہ خوش است نامش
اور است چونام دوست حسن
دارم چو سرے بوجہ احسن
ممتاز باحسن آرزو مند

[illegible][illegible]

بولی ز بهار او شنیدم
 ماند بخشش بنو بهاران
 با من بودش نتیجه پیش
 او با من و من با او یک قید
 تا کرده بیکدیگر گنگا ہے
 دل ز ابد است سخت پیوند
 کار من از انتظار بگذرشت
 تو میدی من ز حد گذشته
 روزی که بدوست به جرم من
 دل می تپد از بر آس
 ای خواجہ فروغ اگر ندانی
 فرزند عماد مخلص من
 اصلم ز سواد اصفہانت
 تقریر ز بانم اصفہانی است
 پرورده مادرے ز بانم

از گلشن او گلی نچیدم
بلبل بگشش چون هزاران
من هم بجهتش جگر ریش
ما هر دو بدام یکدگر صید
دل را بیدلست رسم و راه
دو بنده ببنید یکدگر بند
از کار امیدوار بگزشت
وین درد یکدگر زده گزشت
از تخیل امید بر خورم من
جان می طلبد لقا آسن
گویم بتو نکست نه نهان
در علم به پیغ مخلصم من
نسلم ز نهان اصفهانست
شمشیر بیانم اصفهانیست
ابن نرزند اصفهانم

در شمس که سیمیرا نند
فردوسی و انوری و سعدی
این جریحه بکام من از ایشان

قوله است که جنگی برانند
هر چند که لایحه بعدی
این قطع سراجا من از ایشان

<p>بونی ز بهار اوشنیدم ماند سخنش بنو بهاران با من بودش منتجبه پیش اویا من و من باد بیک قید تا کرده بیکه گر بگایه دل ز ایدل ست سخت پیوند کار من از انتظار بگزشت نومیدی من ز حد گذشته روزی که بدوست به نوم من دل می تپد از بر آس ای خواهد فروغ اگر ندانی فرزند عماد مخلص من اصلم ز سواد اصفهانیست تقریر ز باغم اصفهانیست پیرورده مادر ز باغم</p>	<p>از گلشن او گلی نچیدم بلبل بگلش چون هزاران من هم بختش جگر ریش ما هر دو بدام یکدگر صید دل ز ایدل ست رسم و راه دو بنده ببنید یکدگر بند از کار امیدوار بگزشت وین درو یکدگر گذشته از تخیل امید بر خورم من جان می طلبد قاف آسن گویم بتو نکست نهان در علم بدیع مخلص من نسلم ز نهاده اصفهانیست شمشیر بیاغم اصفهانیست ابن نر زنده اصفهانیست</p>
<p>در شکر کس همیرانند فردوسی و انوری و سعدی این جرعه بکام من از ایشان</p>	<p>قوله است که جنگلی برانند هر چند که لایحه بعدی این قطعه بجاغم من از ایشان</p>

از خنکد ماسه خویش یاده
 ممتاز ازین غریو خاموش
 در صبحت صبح بیش مادی
 عالم همه در ملاست تو
 عاقل که بیخود نشیند
 بگزارد دروغ خود ستائی
 و آنانکند ستایش خویش
 میچه که بوصف خود گراید
 ای سستی تو چه وجه هستی
 با اهل فراستی منان
 ممتاز از ترا نگار نامه
 نه علم بود ترانه فضل
 ممتاز از زبان خود نگمدار
 دیوان منوع را دعا کن
 دست بجزا سر از گردان
 دیوان منوع یاد مشهور
 این نقش بلند نام با دا
 آمین آمین هنر آیین

وادند ز طرف من زیاده
 کوشش چه کنی بر محبت گوش
 زان میج دروغ خویش خواندی
 از صبحت صبح نشاست تو
 جز چرخ سردی و گریه
 بگذر ز قسوغ خود ستائی
 بینانکند نمایش خویش
 هیچش نبود جز این که لایه
 از کمتر نیز کمترستی
 نادانی فارسی ندانی
 ننگ ورق ست عار خامه
 داری بسفینه چند هنر لے
 دم در کش و لب ده بگفتار
 شور و دعا سر خدا کن
 کف را بدعا در از گردان
 چشم بر مردمان از دور دور
 مطبوع مفید عام با دا
 صد بار چنین هنر آیین

و در عهد
 محمد بن تاج الدین و صفی الدین
 بلفظی قاجار
 غرض از
 اول الایام
 و در عهد
 اول الایام
 و در عهد
 اول الایام

تقریظ احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عالم اگر در حق تعالی عرض کنم

اے نام تو زیب لوح آغاز	انجام دہ صحیفہ راز
اے نور دہ چراغ بینش	روشن کن بزم آفرینش
پروانہ و شمع از تو دہ روز	حسن تو بعاشقان نظر سوز
افروختہ تو عارض گل	آتش زدہ بجان بلبل
اے نام تو شد بہر ہر کام	در ہر دہنہ نگنجد این نام
آنانکہ دلائل از تو دارند	اخترب پیرے شمارند
چون عقل براہ تو تباہ است	نافعی ما دلیل راہ است
نوریکہ چشم مانگنجد	میزان خسرد چگونہ سنجد
عقل است بہر ارکوہ در راہ	چشم است دو صد حجاب کاہ
نوریکہ قدیم ہست بالذات	حادث چہ دہد دلیل اثبات
اے نور دہ چراغ لالہ	ہم باوہ ز تست ہم پیالہ
سفتی تو بسبزہ گوہرے چند	الما سن و زمر داز تو دلبند
از رنگ گل فغان بلبل	حسن تو باغ میکند گل
ہر لالہ کہ آتشین بہار است	از خانہ صنع یادگار است
یاد تو بدل جو بوسے در گل	عشق تو بجان چو نشہ در گل

ورلغت حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰت والتیما

آن ختم پیبران مرسل
 نورش به ازل چو شمع فانوس
 او مظهر کل بسط به خاک +
 آسمی لقب و کتاب خوانی
 بر خاک چو آسمان به تمکین
 در ملک عرب شه با انگیر
 طوطی نشان فدانش بود
 هم حرف شکر فروش میراند
 میفرست نگاه بر زمین داشت
 دارای جهان بلوری هست
 قندیل صفا کعبه آویخت
 با شمع و کتاب آسمانی
 ینش که فروغ جاودان یافت
 این نخل که باغبان نشانده
 بیخش به ابد چو طفل توام
 ز کرده کمان بطرفه العین
 فرمان کش حکم فاستقم بود

از خانه صنع نقش اول
 فاش به ابد چو در و قافوس
 لولا لما خلقت الا فلاک
 از نون و قلم دو حرف رانی
 بر عرش چو خسروی آیین
 لعل و بخشش چو شکر و شیر
 پیش شکرش نه لب کشته بودند
 هم آسمی و صد کتاب میخواند
 گنج دو جهان در آستین داشت
 از آب گهر رخ جهان شست
 از لات و منات گرد آگینخت
 بگرفت جهان یکا مرانی
 بر خاک چو مهر آسمان تافت
 صد میوه نقره پشته
 شاخش به ثمر چو نخل مریم
 تیر زده از نگه بقوسین
 گویا بجوامع الکلم بود +

آغاز وقت رطی

اکنون سخنی که دل رباید	بر رود در خرمن کشاید
میگویم و طبل میزنم فاش	نور سخن است مگر خفاش
هر نکته که نکته در بر اند	نا اهل چو تدر او بداند
دانی که چه پیر با جوان گفت	با اهل سخن سخن توان گفت
دانی سخن چه رنگ پیدا است	کوین زیک سخن هویدا است
این رنگ و بهار آفتابش	از کن بشناسد اهل میشش
صوفی تو سخن شناس کن باش	گلچین بهار این سخن باش
داری تو اگر دل سخن سنج	در پیش سخنوران بنه گنج
صد گنج سخن ز سینه آور	زان بحر تو در سفینه آور
گوهر بصدف چه آب دارد	از تاج هزار تاب دارد
گل گرچه هزار رنگ بویافت	چون شاد ببد چه آبرویافت
از گلبدان بهار بگرفت	بر فرق شهبان قرار بگرفت
جوهر که بنگ بود پنهان	چون رفت بتاج گشت خندان
لعل از زمین و گمزدکان است	کاویزه گوش شاهان است
اے اهل سخن بیایه پیشم	من لعل فروش کان خوشم
ابر از نه کلاف گلشن از تو	گوهر ز من است و دامن از تو

در بزم سخن بدور ساقی
 چون کوس زند سخن بیا بم
 زمین بزم اگر چو دود خیزم
 رودی که فلک مرا کند خاک
 صوفی که بهار این چمن بود
 شیرین سخن گذشت چون باد
 اورفت و سخن گذشت باما
 ای صوفی نمک سنج هشدار
 هشدار ازین سمندر کش
 تا که بسخن ستیزه کاری
 از عشق حدیث تازه سر کن
 هر طوطی که کماشان است پر بوز
 هر نقطه این کتاب دالا
 هر حرف آتش است هر دوش
 دیوان فروغ چون خریدم
 نامش دل و دیده را دهنور
 تا موسی و ما بهم بنجوا نیم

نام سخن من است باقی
 پرگوش جهان ز صیث نام
 صد اشک برنگ شمع ریزم
 گویند سخنوران چالاک
 چون طوطی سبز در سخن بود
 نالان بغمش هزار فرهاد
 بگذشت برنگ موج دریا
 میدان تو تنگ و تیز رهوار
 زمین راه عنان خامه در کش
 تقریظ کتاب می نگاری
 دیوان فروغ را نظر کن
 هر شعر جویشتر است و ساطع
 در آب چو لولو است و لالا
 هر نقطه بشعله هم آغوش
 آتش که به بند دیدم
 خواهم که بر کم کتاب بر بطور
 از عشق خدا سخن برانیم

اگر عشق حقیقی و مجازی است
 و در دے بدل شکسته میدار
 خوانی غزلے اگر دمی چند
 دیوان فروغ و غزل گیر
 هر شعر ترش و شیرینک مغزان
 و اکم که مصنف جوان بخت
 عشق از غزل سخن تراود
 هر شعر بطاق ابروان جفت
 اگر عشق بدل زند زبانه
 بے عشق اگر تو شعر خوانی
 بے درو چه قدر درد داند
 لے عشق بیانی من باش
 چون خون برگ و بیشه جاکن
 من بیتو چو دیده بے رخ یار
 من بیتو چو شعله بهیت ارم
 بشنو تو نفس درازی من

آن هر دو بر اے دل گلزاری است
 الماس بزخم بسته میدار
 بارود در باب و همد می چند
 تا عشق ترا کشد بزخم گیر
 چون خضر بریزد آب حیوان
 بر تارک عشق می نهد تخت
 از کلک دے عدن تراود
 شعری است که شعرش توان گفت
 زان شعر تو سر کنی ترانه
 جز لفظ معانی من مدانی
 عشق است که گرم و سرد اند
 برق افکن گشت زارتن باش
 شاهانه نظره این گداکن
 من بیتو چو نخل بے گل دبار
 در بزم چو شمع اشکبارم
 بر خیز سچاره سازی من



خاتمہ تقریظ بر مناجات

<p> دے حکم تو مرگ و زندگانی لعل از دل خاور آفریدی پرنور ز تو چو دل بتوحید خندان لب صبح از تو چون گل افضال تو روغن چراغ بوس برسان ز باغ توفیق من چون پرکاه با صد اندوه زان باگیان سبک بر ایم خوبانہ بریزم از دل ریش شویم ہمہ لوث اندرونی سنگ دودہ بر سب و جام شیطان بکین پی ہلاکم دے عقل بدست دیو گذار دے اشک تو آب دہو کن پیوندہ شکستگیہا درپیش تو بادل دہنیم </p>	<p> اے از تو جان بکا مرانی از قطرہ تو گوہر آفریدی پیماہ ماہ و جام خورشید گیسوے شب از تو شک سنبیل اے لطف تو آب رنگ باغم برکن بر ہم چہ رخ توفیق بارگنہ است کوہ در کوہ روزے کہ شوی گرہ کشایم بر جرم و سیاہ کاری خویش خواہم کہ ازین سرشک خونی بخت بد و عقل ناتمام افتادہ چو نقش پا سجا کم اے بخت مرا ز خاک بردار اے خون جگر تو سرخو کن اے پردہ کشاے بستگیہا من بندہ عاجز و سقیم </p>
---	---

نطفه تو بخلق چاوساز است	بر روست همه در تو باز است
نیکان و بدان انس جان را	خوانی سوے خویش یک جهان را
خوش آنکه بدرگست نهد سر	با خشک لب بیدار تر
نالیده نواسے درد انگیز	گرد و خس گنه شیرین
هر خشک لبی دشته کای	سیراب ز بحر تو بجای
دارم بدل شکسته خویش	از ناخن آرزو و دودش
مرهم نه و حاجتم روا کن	از دل غم آرزو جدا کن
دارم به بغل دل بلا سنج	آئینه نامرادے ورنج
بنامے من شکسته پارا	زان آئینه روست مدعا را
پسند که بے رخ تو هر بار	چون عکس سر زخم بدیوار
چون خانه خود سیاه کارم	از کاتب نامه شرمسارم
حسن تو بجان خراهریز است	من شبیر و آفتاب تیز است
خواهم که سچشم آرزو مند	بخشی نظری ستاره پیوند
ثورے تو سچشم من بگنجد	در برگ گل چمن بگنجد
از ذره برخشد آفتابے	وز خاک بگریزد سما
ای صوفی ناتوان کجائی	خاموش ازین سخن سرائی
این راه که پاشنه گذار است	کوته مشمر کعبس دراز است

آئی بہ نیاز و آہ وزاری	دربار کہ جناب باری
چون شعلہ خواہ سر بلندی	در سوز متلغ خود پسندی
چون ذرہ بخاک آستان باش	چون قطرہ بہ بحر ہمنان باش
ہشیا کہ رہ زن استی	در قید خودی خود پستی
دل کا فرو عقل خیر داری	جان ریشہ درون تیر داری
از بتکدہ دور شو خدا را	زین راہ نگاہ دار پارا
ز نار گل کہ نور سینی	تا چند بہ پیش بت نشینی
بر خاک جبین فگنہ باشی	در بند گیش چو بندہ باشی

تقریر طحیکہ کلک کہ سر لک جناب الامام حبیب الدین صاحب طن نبوتینی

سبحان اللہ از سخن آفرین نے گفتار کو کیا سراپہ بخشا ہی کہ ان من الشعر لکلمۃ و
ان من الیوان لسمیٰ جسکی شان میں آیا ہے متقین نے اس کلام میں کیا کیا زور
لگایا اور متاخرین نے اسکی رنگ کو کیسا چمکایا کوئی نغمہ گفتاری میں طاق ہوا کوئی
نازک خیالی میں شمرہ آفاق ہوا کسیکو معاملہ کوئی اور محاورہ بندی میں کمال ہوا کسیکو
مضمون آفرینی اور خوش بیانی کا خیال ہوا بعض بعض وصف میں کامل ہوئے
کیونکہ مجموعہ کمالات کم حاصل ہوئے لیکن جیہ یوان جناب فرغ نظر سے گذرا تو
بہر صفت موصوف پایا جوش عشق خروش تصوف تازگی مضمون صفائی زبان شوخی
ترکیب پستی بندش لطافت طبعی بلند پردازی محاورہ بندی معاملہ نگاری نے اپنا پورا

اثر دکمایا۔ انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری۔ ہر شعر اسکا خوبی میں ایک دلیہ اور ضامین
 ایک دفتر ہے گزیدہ انام پسندیدہ خواص و عوام۔ قبول خاطر و لطف سخن خدا
 و دوست۔ حسن و عشق کے معاملات عاشق و معشوق کے خیالات ادا و ناز کی خوشیاں
 لطف و عتاب کی سرگوشیاں۔ دین ریاض بہر سبیل کہ می نگرم۔ بہ پنجہ شانہ کش
 زلف تابدار خودست۔ یہ دیوان تو صیف کے بے نیاز۔ اور جناب مصنف کا کمال
 ہے حضرات ناظرین خود شاہد شاہد حال ہے حقیقت یہ ہے کہ اب تک اردو میں
 ایسا دیوان لا جواب نہیں ہوا۔ زرق تاقدمش ہر کجا کہ می نگرم۔ کہر شہ دامن دل
 می کشد کہ جا اینجاست۔ اب کسی قدر احوال جناب مصنف کا بطور یادگار کے
 قلمبند کیا جاتا ہے۔ ایک نام نامی محمد عبدالرحمن خان بن احمد شیرخان بن
 فتح شیرخان قوم افغان یوسف زئی افغان تان بزرگون کا اصلی وطن ہے چوتھی
 پشت کے حافظ آباد عن پہلی بہت مسکن ہے آپ کے نانا مولانا محمد طاہر خان مصنف
 قصص الانبیاء مامون آپ کے مولانا محمد یار خان و حضرت مولانا محمد حسین خان نامی
 بزرگ و علمائے ٹانک ہیں آپ کے چوٹے بہائی مولانا حکیم غلیل الرحمن خان دہلی
 انسان آپ کے دو صاحبزادے سعادت توامان یعنی عزیز الرحمن خان و شفیق الرحمن خان
 لونہالا لاں گلزار علم ادب لہذا الرحمن آپ نے تربیت و تعلیم ابتدائی عمر میں دارالعلم ٹانک
 میں پائی جب سن تین کو پونچے چونکہ خاندان ایک اہل شیر سے تھا ملازمت پولیس
 کو پسند فرمایا طبیعت کی کیفیت اکثر آپ کے اشعار سے ہی نمایاں ہے شعر ملاحظہ

پے تسخیر ملک دل تری حکمت کے زمانے	نگاہ ناز کو جنرل بنایا فوج شکرگان کا
<p>بالفعل منصب کوٹا اسپیکری مرزا پور کے مامورین اور آپ کے اخلاق حمید اور اوصاف پسندیدہ کی کیا حاجت تعریف سے نسخہ سعادت دارین خود گواہ ہے جو آپ ہی کی تصنیف ہے شعرو سخن کا ابتدا سے عمر سے شوق اور باب علم و ہنر سے ملنے کا ذوق رہا طبیعت خدا داد کو استاد بنایا بھلائی علم کا انسان مآلہ علم ہمیشہ کو سیکتا کی بجائے آخر کار آموزگار لگانے و تعلیم فوری نظم و شرکیا سے زمانہ جناب مولانا محمد حسن صاحب احسن الخطاب استاد الملک بلگرامی متوطن نیو تینی مسکن ہی ملاقات ہوئی مناسب طبیعت نے غایت درجہ کا اتحاد چھوشتہ شکر پیدا کیا فیض صحبت سے رنگ دو بالا ہو گیا دیوان نہا آپ کی نظر کمیا اثر سے گزرا اسپر صا د کیا اور فوراً حکم طبع کا دیا حسب تمیل انشاء عمل کیا گیا باوجود اختصاص کے مطبع میں بھیجا گیا جناب مولانا صاحب گاہ گاہ اس دیوان کے شمار بر سر مجمع پڑھتے ہیں اور وجہ فرماتے ہیں اہی کلام فروغ فرغ ہر انجمن اور فراغ خاطر اہل سخن ہوا مین۔</p>	
قطعہ سخن از جناب آں قلم نے نیاز اوجٹا آپ علی صاحب صاحب ہر	
بارک اللہ فروغ کا دیوان	بے سخن عجائب
سال تاریخ او کی طابہر نے	لکھی آئینہ غرائب
تقریر ریختہ خامچاند و رقم مولانا محمد کریم الدین صاحب کو سبب منت سکوٹا	
حاملاً و مصلیاً۔ ایک روزیہ ہیچ ان مہشت سیر دور از دیار جمعیت۔ از خود بیزارہ	

روکش بزم مست چشم بدیوار گریختہ صحبت آمیختہ خلوت۔ دُرد در چشمان از نوشہ مار و
 دوان دامن کشان۔ کج مچ چون طرہ مویشان بیخبری بطریان حیرت از کمر خوابان آموختہ
 بسیران آتش حیرت متاع عقل سوختہ بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ سیر دل کا ارشاد ہوا کہ اس درد کا
 سکرہ و صندل۔ اس نیش کا نوشن سحر سخن کوئی نہیں پس بحسب قرار داد خاطر میرا پوچشت
 زیب سیر بارگاہ سخن۔ بہرہ یافتہ از ہر فن ہمیشہ امتثال اقوان۔ محمود اشباہ و منہسا
 جناب ہنسی محمد عبدالرحمن خان صاحب فروغ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
 سخن کی دیدہ بازیان جسکوا و نہیں کے مشاطہ فکر نے منصف دیوان پر ہر وقت فرمایا تھا
 کرنے لگا۔ واہ دامنہ الفاظ پرشہ سواران معانی ایسے بیٹھے ہیں کہ گویا وہین سے
 اُگے ہیں پردہ ہائے الفاظ ہزار پردہ کرتے ہیں مگر مویشان نولز کی کسی مطلع سے
 آفتاب سے نکل ہی پڑتے ہیں۔ رقیبان مدت کتنا ہی سنان الف لیکر درپے رکاوٹ
 ہیں۔ مگر دگیان صفائے بندشون کی آرٹ سے جہانک ہی دیتے ہیں۔ بقولے نیکو تارا
 مستوری ندارد۔ چودر بندی سہرا ز وزن برآرد۔ شفق بام فلک پر اسکے مضامین
 رنگین سے تشبیہ دینی آتی ہے۔ مگر وجہ شبہ میں مبائنات پاکر منہ کی کہا جاتی ہے
 با آنکہ ہر ایک مصرعے مضامین پیدا کے راستے بتاتے ہیں مگر سخن سنجان کہی ہے
 کی سنجار راہ معانی کو نہیں پاتے ہیں لیکن ضیاء سخن دل ز خود رفتہ نے تسکین
 پائی بل مصرت ہاتھ آیا۔ جیتاک چہرہ روز و شب نام اور گلگوئے شفق سے مزین رہے
 خداوند تعالیٰ اس پردگی فکر کو غارہ شہرت و حنا سے اجابت عطا فرما آمین اللہم آمین*

قطعہ بیچ از مولو محمد متخلص حسن شاکر و شیدا شیرین با جان و بیا
 فردا و جناب نامو کو عبد الاحد صنا الہ آبادی فاضل شہ علیہ الایامی

چراغ طور یہ شمع زبان ہے
 اب اسکے بعد اس شاعر کا احوال
 پر یزادان معنی کا سلیمان
 متخلص ہے فروغ اور نام نامی
 الہی کا نام آیا زبان پر * *
 فیہم و عاقل و ذو الفضل و نشان
 وطن او کا ہے پیل ہیبت لیکن
 محبت یوان لکھا اردو زبان میں
 کچی ہے دستان بندش کی تصویر
 بلاغت لطف معنی پر ہے مفتون
 سواد سطر و بین السطر باہم
 ہوئی جھکو جو سال طبع کی فکر
 حسن اب خاتمہ کیجے دعا پر
 مصنف شاد یارب اور یہ دیوان

کہ حمد و لغت بیرون از بیان ہے
 بیان ہے جو کہ فخر شاعران ہے
 پرستان سخن پر حکمران ہے
 محمد عبد رحمان خان عیان ہے
 کہ خود گفتار شیدا کی زبان ہے
 حلیم الطبع و عالی خاندان ہے
 بزرگ مہر مشہور جہان ہے
 کہ جسکے وصف میں گوئی زبان ہے
 عجب انداز اور طرز بیان ہے
 فصاحت عاشق حسن بیان ہے
 رقیب لعل و روے مہوشان ہے
 کہا با تفسیر نے مرغوب جہان ہے
 دگر نہ وصف دیوان بکیران ہے
 ہو مرغوب جہان جبک جہان ہے

قطعہ بیچ از تاج فکر عالی جناب نیر احمد خاں رضا خاں صدق خستہ

مصنف صدیوں کا مظاہر

تصنیف کرد فکر نو دم سال آن
شد باعث مسرت دل بہ نظر ان
۱۳۰۲

دیوان لا جواب کہ چون قبلہ گاہ من
آمد نداز ہا تفس غیبی کہ اے عزیز

تقریظ چکیہ کلک گہر سلک منشی محمد حسین صاحب جلال سلمہ الرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ کیسا صانع مطلق ہے جس نے اپنی صنعت کا مادہ حکمت بالغہ ہی
ہیچہ نہ ہر عالم کو ایک لفظ کن سے پیدا کیا خصوصاً انسان ضعیف البیان کو کیسی
کیسے جو ہر نطق عطا کئے خلق کلاسان علم البیان جس پر دلیل ہی دیوان کائنات
میں بعض کو مطلع آفتاب سخن اور قطع ماہ تاب پر فن بنایا اور کل مخلوق اس سے بیان
نطق دیکر آسمان فصاحت و بلاغت پر اوسیکاستارہ چمکایا۔ تقریر پر اثر تحریر پر اثر
طبع عالی نازک خیالی تحریر بانی و لب لسانی عقل صائب فکر و فہم کامل ذہن فن کا
اوسکو عطا فرما کر دلقن کہنا بنی آدم سے مفخر و ممتاز کیا۔

اور منت رسول مقبول لکھنا قلم کا کام نہیں زبان کو اس مرستگ میں یا راے
کلام نہیں۔ سبحان اللہ کیسا رسول مقبول خاتم النبیین رحمت للعالمین احمد مجتبیٰ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل نبیوں سے رفیع است کاشفیع بقول سعد شیرازی ۵

قسیم حبیم و نسیم و نسیم

شفیع و مسامح و نبی کریم

جبکی شان میں لو لاکہ لما خلقت الافلاک خدا فرمائے پہر بلا او کی گویا کی نعمت
میں انسان کا کیون نہ قافیہ تنگ ہوا و ملائکہ کی کیونکہ یہ عقل و نگ ہو آن جو اسکی
سجرا الفت میں غرق ہوا بیشک اسکو دعویٰ انا الشرق ہوا ۵

کتب خانہ چند ملت بشت

یتیمہ کہ ناکردہ قرآن و سرت

اما بعد احقر العباد کج مع خیال مجید حسین جلال سخن سنان عالی ہر اور شاعران ادا
فہم کو مشرودہ سنا تا ہی کہ درین آوان سعاد ت تو امان اعنی بہام رمضان دیوان شیرین بیا
جبکی ہر غزل مرصع ہر شعر معنی کا وقع ہر مصرعہ مسجع من تصنیف شاعر عظیم المثال از کینال
کا جو شخص دیوان پڑھ لے وہ شعر گوئی کے ارکان جان جائے پورا استاد ہو جائے
اشعار میں مضامین جربستہ کی ایسی تصویر کیجی ہے کہ نقاش چین ہی چین مان جائے
مانی و ہزار دم چرائے رعایت لفظی سبحان اللہ تعقید معنوی جزا ہ اللہ استعارات
افضل کنایات اکل بندش استحکام الفاظ مسلم و زمرہ کا بادشاہ ترکیب صحیح و خوب گاہ
وہ کون پاک طینت نیک خصلت والا منزلت شیوا زبان طوطی ہزار داستان اعنی
محمد عبدالرحمن خان صاحب کورٹال پیکر مرزا پوئلہ اللہ انفقو مطیع مفید عام اگر ہ میں
اہتمام سے منیع جو در کرم والا ہم خان والا شان جناب محمد خان صاحب صوفی مالک مطبع کے
طبع ہو اہی خداوند تالے اسنے اوان کہ بقول خاص عالم کرم مراد و صنف ہر طرح کا نیک انجام میں آئیں

تقریظ چاکلیک که بر سر لکنت قاضی حافظ محمد خلیل الدین حسن صفا
و کسب و مصنف رساله نعت مقبول خدائیس سلی بهیت

رباعی

باغست سخن بلبل باغست فروغ در سینه او دو صد خزینه است نعلم	در روده خود چشم و چرخست فروغ قاریغ ز فروغی و ذرا غست فروغ
--	--

فروغ را نامزم که صبح پیش او بچرخ روزماند اگر صبح دم از صبا بحث نذر گذرش چرخ
او را بر دوز سیاه نشانند فروغ اگر دامن مهر بر چند صبح تار و زار شمار شمار و بهر روزی بیند
فروغ را هر روز روز بازار و صبح را از شناع کاسه قحط خریدار

ز فروغ من چه پرسی که همه فروغ باشد	تو ز صبح خود چه لانی که همه دروغ باشد
------------------------------------	---------------------------------------

مثنوی

محمد عبد رحیم خان نامی بو ستمشادش و ادبی ایمن سخنها گفت و دوا اندر دهنها سخن گفت و چو در گفت چو گل گفت همان گل کا نذر و بو نعیمست خوشا بوی که از سمری برد هوش	ز نام او فروغ خوش کلامی ز نور لایزال گشت تیر روشن دهنها کرد لب بر ز چمنها سخن گفت و نگو گفت و گه سفت همین داریست کو در پیتیمست خوشا دوت که بشد آویند گوش
--	---

نظیرش از گل و گوهر چه گویم
 ز دل تا بلبش حرفی رسیدن
 بدیدن که بود همسر شنیدن
 تر اگر اتفاق افتد بدیدن
 هر آن سوز آفریدن ساز کردند
 هر آن در دیکه در عالم شنیدند
 همان سوز نیست که ز شعرش بود
 چه شعر و حرف شور افزای دلها
 مسیح فکر او جان جهانست
 کلاش را فروغ اندر فروغست
 کلامه دلنوازی جان فزائی
 کلامه با ده غارتگر بهوش
 کلامه کنز مخفی در معانی
 در و هر نقطه با صد نکته بهوش
 کلامه همچو گل در رنگ و بوئی
 کلام اندر کلام و محالست
 بود هر کلمه او خنجر عشق

که نیکوتر بود از هر چه گویم
 کند صد گوش مشتاق شنیدن
 بود فرق از شنیدن تا بدیدن
 همان دیدن همان دزل رسیدن
 همان اندر دوش چون باز کردند
 به هم کردند و با جانش سپردند
 همان در دست که ز حرف پیدا
 نمک ریز جبر احتیاط و دلهما
 غلط کردم غلط بل جان جانست
 فروغ صبح پیش او دروغست
 کلامه جان ستان و دلبائی
 کلامه چون خرم می سرسبزش
 کلامه همچو دریا در روانی
 در و هر لفظ صد معنی در آغوش
 بستی همچو اندر سبب وئی
 کلاش را کمال اندر کمالت
 بود نامش از آن رو خنجر عشق

همان خنجر که جانها در فدایش
چه خنجر تشنه خون جگر ما
همان خنجر که تیران را برباد
همان خنجر که جان تازه آرد
درون سینه بمن میکند راه
تن و جان مرا از هم گسته
همان عشقی که باشد مایه اش درد
برو نقد سکون و صبر از دل
نهان در سینه حافظ رسیده
چو خلوت خالی از اغیار بنید
بقربان سر عشق ست جانم
بیا ای خنجر ای جانم شهیدت
بیا ای خنجر ای صد جان حافظ
بیا خنجر که در مانم تو باشی
بیا ای خنجر ای کار تو خور زین
اگر داری سر به با سر برین
بیا ای عشق ای جانانه بمن

همان عشقی که سر طرد می داشت
چه عشق آن طرفه سجون جگر ما
گلوسر بر خط فرمان اوباد
بمن دیرینه رسم و راه دار
وزین ره دورم جا کرده صد راه
بخون دل ز غم فارغ نشسته
زرد و داو دم سرو رخ زرد
برای خوش خالی کرد من دل
بخله تخته کول آرمیده
برو جان و بجای جان نشیند
شهید خنجر عشق ست جانم
بیا ای عشق تا باشم مریدت
بیا ای عشق ای ایمان حافظ
بیا ای عشق تا جانم تو باشی
بیا ای سرکش و ستراب و ستریز
بیا اینک تو و اینک سهر من
بیا ای رونق خنجرانه بمن

تو داری بادل دیوانه پیوند
 بیای عشق با جانم در آئین
 تو و صد مرگ در دست جفایت
 عنان چسبم بسوی خجسته عشق
 روان بود بنزد خاص و عامی
 زبان یکچند اگر در کام ماند
 چو خنجر در نیام آسود گردد
 چو سوز از فروغ ماکلای
 ز سنگ طبع پیدا کرد جوهر
 بسنگ طبع ز انسان نقش بسته
 چو این خنجر بسنگ طبع بر شد

تو ریزی در گ جان نشتر خند
 بیای عشق جان اندر زخم
 من و صد جان همچون من ندایت
 کنم گفتگوی خنجر عشق
 زبان در کام و خنجر در نیامی
 همانا بازبان گنگ ماند
 باندک روز زنگ آلوده گردد
 کلامی چو خنجر از نیامی
 تو گوئی برفسان کرد خنجر
 که نقشش در دل شکسته
 ز اول تیز بود و تیز تر شد

ز حافظ از پی این نظم نامی

بود تاریخ منظوم گرامی

آلای تازبان اندر دهاست
 فروغ مافروغ تازه گیرد

آلای تاسخن اندر زبانست
 کلاش در جهان آوازه گیرد



<p>طغیل مہراج سروری یارب عطا فرما ترسی صنعت نخب مشاطگی کو کام فرمایا نظر میں کہہ لائے ہیں بزرگ لشکر کو ہر کو</p>	<p>وہ ناز عشق دل کو جس سے چمکے نور ایمان کا کیا خون شہیدان سخا فی پنجہ مژگان کا شنا سا جنکو توتے کر دیا ہے سلک ندان کا</p>
<p>فروغ ہے نو اکا دل ہے ظلمت کا کتب بنائے شمع سوز غم کو اپنے اس شبستان کا</p>	
<p>اتنی عشق سے دل کو مگر اُس روتابان کا اتنی مہر و دل پر اویسی کئے اغ الفت کی اتنی پر تو ماہ رخ پر نور سے اوسکے شبیبہ پاک اوسکی کیون نہوسر فقر عالم رسائی سے ہے وہم حاملان عرش ہی قاصر سبب کے ہونے کا حقیقت نے کہا دل سے مے دل کو غم الفت کا اپنے کیجے بسکن ترے اعجاز کے قریان کہ اک شاخ بریدہ نے ترا ابر کرم جہدم کہ مجھ کو یاد آتا ہے ترحم یا نبی اللہ کہ اب وقت ترحم ہے</p>	<p>جلا پر داز جہکا عکس ہے آئینہ جان کا کہ ہے نقش قدم جہکا قبالہ باغ فصول کا چمکے لائے ستارہ میر دل کی داغ پیمان کا کہ نقش ولین ہے خاص گلک صغیر دان کا معلیٰ کس قدر ہے قصر تیری شوکت شان کا کہ سایہ اچکا سر مہ بنا ہے چشم عرفان کا کہ تاسینہ مرا ہم سر بنے یوسف کے زندان کا کہ مایا معر کے عین صاف جو ہر تیج تیران کا نکل جاتا ہر شیل برق دل سخن عصیان کا نبوت کی طرح سے خاتمہ ہے تم پر احسان کا</p>
<p>کشش کو کام اب فرمائیے یا حجت عالم سے کتب فروغ آوارہ دشت یا میں حیران کا</p>	

<p>کہ کوچ بکنا شکار ہے خون شہیدان کا کہ تیغ ناز میں نہان ہے چتر اب حیوان کا مجھے پاس دیکھ کہ قدر قاتل کے دامن کا وہ کہتا کہ میں سایہ ہوں اس گشتہ فرکان کا عیان ہے حال ظالم کے شکست عود نہان کا گمان ہے تیغ نازیار پر میرے گریبان کا دل بیتاب گموارہ ہے کسے درد نہان کا نہ کرنا ذکر کہ یہ یادش بخیر اوں فتن جان کا</p>	<p>بھرا نذر زخمی ہوں میں اسکی تیغ شرکان کا سکندر نے کیوں اکھشت تو نے کیا انا دل بیتاب ہے ضبط پیش کا عود لیتا ہوں امید رستی رکنا عبث ہے بخت آیدل شکست نل سو کوچ پر کچھ شکست لگے ہے گلوے میرے یا شک ابطہ اُسے بڑایا ہے پیش سے چوہا دیتی ہے جو پیش اسی ہر دم خدا کی واسطے جہم دل پر شور کے آگے</p>
<p>فروغ خستہ جان کی پردہ پوشی ہو ضرور لیل کوئی محرم نہیں جز تیرے اسکے راز نہان کا</p>	
<p>کہ برہم ہو گیا عالم دل جان میں ایمان کا حفاظت میں مری دیکھو فیض یاس حرام کا کہ ہرزخم جگر اک راستہ ہو کوئے جانان کا کہاں ایسا مقدر جو بنے گل اسکے دامان کا ملا جاتا ہے گہرون سے عقیدہ ہر مسلمان کا خوشی سے کھلیا کیسا جو ٹوٹا ایک ہی ٹانگا ہر اک را اس پر ہی کس دامن دیکھ گریبان کا</p>	<p>یہ کس کا فرنے یارب وزن دیوار سے جہان کا بیا رستہ دل بیتاب نے پہر کوئے جانان کا زبان تیغ قاتل سے یہی پیچ سنا دل نے غیبت ہے کہ خون میرا حنا پائے قاتل ہو نہ رکھئے اس قدر بے پردہ رو آتشین صاب خراپی دوست کے کہد یہ یہ زخم جگر میرا بڑا ہوتا ہے ہمت تنہا تجھے لرزان ہے</p>

<p>خیال اسکا بھی ہے برہمن جمعیت خاطر ہوا جنتیں دامن نے یارب کر دیا کسے دل مفتوح کے آگے ذکر کو تر کسلے زاہد</p>	<p>کیسی زلف میں سب طور ہے خواب پریشان کا برنگ صبح مطلع صفا عالم کے گریبان کا پیاسے اسنے پانی سیر ہو کر تیغ بران کا</p>
<p>نکر زنتھا غفلت روز و شب ہے فرغ اب تو کہ ہے وہ پر تو رخ اور یہ سایہ زلف پیچان کا</p>	
<p>نہیں ہے بسبب تناظر پنا اسکے سہل کا نشان کیا پوچھتا ہے نامہ بر تو کو قاتل کا شرارت دیکھتے جاوہ دکھا کر نہ چپا لینا نگاہ ناز کل پہ دھیں کچھ شوخ کہتی تھی اونہیں فرط نراکت سے مجھ زور نقاہت سے گئی جان اوتو آیا وہاں دل ہم نہ کہتے تو تیرے نالوں پہ چھبسن لیلی چا گیا ایدل نکر تو ادھی الفت میں ایدل خوف گرا ہی زبانی گفتگو کر نیکی صاحب کون حاجت ہے ستار سنگدل ان اشار کما ہے نام اسکا ملیکی دل کو کو یہ نکر لذت اسکے دست خنجر کی</p>	<p>ٹھیکہ چاہتا ہے چوم لینا دست قاتل کا سراسر فرش سے ہواں پردہ چشم سہل کا سبب پہ پوچھنا مجھ سے مری بیتابی دل کا نہیں معلوم کیا شورہ ہوا قاتل سے قاتل کا ذرا کروٹ بدلنا فاصلہ ہے چند منزل کا نہیں آسان کما سان ہونا تیری شکل کا وگرنہ کیوں نہیں کرتا جھنجش پردہ حمل کا ہر اک کا نمایاں کما میل ہے مقصد کی منزل کا اگر چاہو تو دل ہی دل میں کر فیصلہ دل کا ستم دیکھو جناب عشق اس سید گردل کا سنا ہے پہلے لیتا ہے جان انداز قاتل کا</p>
<p>گھمنہ اتنا نکر تو ز مہر ریس و مہری پر</p>	

نہایت گرم ہے نالہ فروغ آتشین دل کا	
پہلے کہہ سکتے تھے ہم چشمہ سے سیاب کا کیون نہ جو حیرت کہ ہر تار نفس پر شور ہے جلوہ فرماتا تھا اتنی رات کسکا انتظار ناز نہتایا کچھ خطا باعث تھی اے باوصیا دیکھئے قسمت کہ سب کو دل ملا و زار دل کس قدر رویا تھا ملکہ شوق دیدار سے خوش نہ آیا کچھ مہین جگر گوشہ دشت جنوں صورت محراب خم ہونایا ہمان پر چاہئے ابتلائے عشق میں سیاب کا ہمسرتا یہ	اب تو ہے ناگفتنی حال میں دل بیتاب کا اور نشان ملتا نہیں کچھ جنبش مضرب کا دل نے اگھوٹ میں کیا تھا فرش جو کجاہ کا حال جو گل نے نہ پوچھا بیل بیتاب کا اور بجائے دل مجھے چشمہ ملا سیاب کا نوجوب جانے لگا تھا دیدہ جیو اب کا مدتوں دیکھا تھا شا عالم اسباب کا یہ صنم خانہ ہے اے زاہد مقام آداب کا اب تو جیسا بنا صح اس دل بیتاب کا
خاکساری کی گر خوش کچھ بھی تم کرتے فروغ بوریا ہوتا مست ابل بستر سجا کا	
کب خوش آتی ہے دل خستہ کو گلشن کی ہوا غیر کے ہمراہ وہ کہاتے ہیں گلشن کی ہوا نکمت گل سے دماغ دل پریشان کیون ہو آشتی ہو درمیان صبر و دل ممکن نہیں پہر علیا آتش گل نے کسی بیل گل دل	اسکے سر میں سہری قاتل کے دامن کی ہوا کیا بند ہی ہو آجکل تقدیر دشمن کی ہوا گوش گل میں ہے بہری بیل کے شیون کی ہوا کیون پسند آئے لگی دشمن کو دشمن کی ہوا گرم ہے ہر روز دن دیوا گلشن کی ہوا

<p>جھک و وحشی کہیچہ پرافصاف ہی کیجئے ذرا حرص ہو کیونکہ دشمن سینہ پرنور کی آگ ہو جاتا ہے وہ بت سنتے ہی کیا اثر کس قدر ہوگی ندامت او کی تیغ نائے تیرے اس جذب ل کو ماننا صیاد تو</p>	<p>ہے گریبانوں کی دشمن کسکے دامن کی ہوا ہے حد و دراز دل سے شمع روشن کی ہوا ٹٹے کیا بگڑی ہے میرا دشمن کی ہوا زخم کو میرے جو چو جائیگی سوزن کی ہوا جب اوڑا لائے تجھے میرے نشیمن کی ہوا</p>
<p>رنگ کیوں اوڑنے لگا رو گریبان کا فروغ کیا خوش آئی پہ پہنیں صحر کے دامن کی ہوا</p>	
<p>کیا کہوں کیا شور و شر ہوگا کہ اراد میں تھا کچھ خبر ہو نہ میں کے قیس لیکن اس قدر جذبہ شوق گلو کہتا تھا کیا مضطر ہے واعظ اس کو بت سمجھ کر منع کرتا تھا مجھے جوش لہفت کیوں نہوتا راہ الفت میں ہرگز لیکیا مقتل میں مجھ کو دل بظاہر کہینچکر حسن کی گرمی ہی آیا رو کیلی پر عرق واہ کیا لذت ہے تجھ میں لے دم تیغ ادا او کا جلوہ بسکے ہے غارتگر ہوش و حواس تھا ہجوم خلق جب تک میں تڑپتا تھا دہان</p>	<p>جب تلک پہاڑ میں لٹا میں بڑی شکل میں تھا ناز حجاز کے کا کہتا تھا کوئی محل میں تھا جب تلک تھا مجھ میں دم خجہ ہو کس شکل میں تھا میرے اسکے درمیان جبکہ اتنی باطل میں تھا کر رہا تھا ناز گل ہر خار جو منزل میں تھا لیکن اس سے بڑے دشمن اور تاج دل میں تھا یا مرا تا نظر اس پردہ محفل میں تھا دم ترا بہر تھا تھا جبک دم ترے سہل میں تھا رات اس محفل سے جا رہا جو اس محفل میں تھا میرے دم سے اک تماشا کو چہ قاتل میں تھا</p>

وہ خفا کیونکر نہوتا دیکھ کر تجھ کو فروغ
رخ سے تیرے تھا عیان جو کچھ تیری دلیں تھا

<p>آ تو سکتے ہیں مگر وہ آئین کیا پر وہاں دیدہ سب فنا کی ہیں جا کے کر سکتے ہیں شکوہِ حجب کا جان کو تو حکم جانے کا ملا کیا تیری خواہش ہے اے زخمِ کہن دل کو جانے دو اگر جاتا ہے وہاں ہیں یہ سب جو ہر اونیہ کی تیغ کے شک سے دین جانِ قاصد بھیج کر دل ہے بد آموزا و سکو بھیج کر کر دیا ہم کو نکما ضعف سے آج پوچھا دل نے جسے راہِ مین حضرتِ پیرِ مغان کیا حکم ہے گالیانِ ہم اوکے منہ کی کہا چکے خونے نازک کے یہ گشتے ہیں فروغ</p>	<p>کہتے ہیں ہم ناز سے شرمائیں کیا اونکے عم کی راہ میں بھڑائیں کیا عذر اس سچنے کا لیکن لائیں کیا دل کے حق میں دیکھتے فرمائیں کیا ناخنِ دستِ جنون بڑھ جائیں کیا ناسمجھ سے راہِ سکو ہم بھڑائیں کیا زخمِ دل کے ہم اونیہ دیکھ لائیں کیا اپنے ہاتھوں آپ ہم مر جائیں کیا اونکو ہم جو رو ستم سکھائیں کیا اونکی تیغ ناز کے کام آئیں کیا بوسہ یا گالی تہنیں دلو آئیں کیا میکدے سے آج ہم اونیہ جائیں کیا میوہِ جنت کو زائد کہا لیں کیا جان و دل وقتِ ستم چلائیں کیا</p>
---	--

ہیں جنون سے تیرے سب واقف فروغ

	دوست تجھ کو سپر بہن پنہائیں کیا	
<p>کہیں وہ بت نہ کہے مجھ کو مسلمان نکلا عشق کیوں پردہ ناموس سے عریان نکلا ناز بردار متنا سے حسینان نکلا کیا تنگ حوصلہ دیدہ گریان نکلا در و مکلف ہر اطال لبِ رمان نکلا ہم اے غنچہ سمجھتے تھے گلستان نکلا ہم تو کچھ اور سمجھتے تھے مسلمان نکلا شوق بے صبر ہی دور درگاہمان نکلا</p>		<p>دل سپارہ مرا صورت قرآن نکلا کیوں ہوا حسن کو منظور آئی یہ حجاب ہم تو سمجھے تھے دل زار کو اک گونہ نشین کشتی چرخ ابھی تک نہیں ڈوبی افسوس قابل صحبت عشاق بھی اب مینِ نرہ دیکھ کر داغِ دل تنگ کے ظالم نے کہا اُسکے ابرو کو کما شیخ نے محرابِ حرم وہ جوانی نہ رہی اور نہ وہ شور و شرِ دل</p>
	قطرہ خون یہ نہیں انکسے ٹپکا ہے فروغ خود دلِ خستہ یہ گلکاری دامن نکلا	
<p>ناصرِ خوب ہی دانہ مراد لبِ سمجھا آہ کس بار کا مجھ کو متحمل سمجھا معنیِ پاس ادب کیا ترا بسل سمجھا تیرے نالے کو وہ گلِ شور و خفا دل سمجھا پیشِ سخت کو مینِ قطع منازل سمجھا جس سے مرنے کو ذیلِ زلیست کا صل سمجھا</p>		<p>تجھ کو نادان مجھے فرزانہ و عاقل سمجھا رکھ دیا غیر کے کاندھی یہ مرے سانے تھے ہو گیا سزودہ گرتے ہی تڑپنا کیسا اس قدر بے اثری کے دلِ لالانِ افسوس مثلِ سبل کے قدم راہِ فنا میں رکھ کر خنجرِ ناز میں یا رب سے کہاں کی لذت</p>

<p>باغ فردوس کو مین کو چھت تل سمجھا موج و گرداب کو بوجھتی و ساحل سمجھا صفحہ دل کے لئے مین خط باطل سمجھا کیا وہ غنچے کو مرا ابلہ دل سمجھا عقدہ دل کی کشائش کو مین مشکل سمجھا تو نے کیوں صبح نادان مجھے غافل سمجھا</p>	<p>تو نے دھوکا مجھے کیا بیخودی شوق دیا بحرِ فارحقیقت کو وہی تیر گیا الم دوست جو آیا تو الف کو اُسکے اے صبا چوڑ دیا کسلے لکڑاؤ سکو ویکٹر ناز کئی ناخن انگشت بنگار برہمن سے بھی مہون بڑ بکرمین ہوں کلشیدا</p>
<p>داغ کو شمع دل زار کو محفل سمجھا</p>	<p>جلوہ سوز مجھ سے کیسے مین فرغ</p>
<p>تم سے بڑ بکرم دشمن جانی مرا ہو جائیگا ہم نہ کہتے تھے قضا کا سامنا ہو جائیگا اضطرابِ لبِ بیان مرا ہو جائیگا جب نقابِ دل تو گئے تم تو فیصلہ ہو جائیگا شام ہی کو آج تیرا خاتمہ ہو جائیگا رنگِ روئے گلِ بزمِ بو ہوا ہو جائیگا زلف کا قیدی ہوا کیونکر رہا ہو جائیگا کیا ششِ شیشہ دل کی صدا ہو جائیگا زریعہ سے ہو چل کیونکر خفا ہو جائیگا</p>	<p>جانتے ہو تھے یہ دل ملے کیا ہو جائیگا ویکٹر لی لے دال دا تو نے بت طناز کی گرزبان کو بند کر دیجگا شکوہ حسن یار مجھ میں دیر دانی مین جھگڑا ہی کیلے شمع و اس قدر طولِ شبِ فرقت کا غم ایدل نکر اوسکی بومیں گرچہ مین آئیگی لے غنایب ہی عیث تو لے دال دان نمود خط سنی شاد گو کرے مشاقیان یہ مالہ بلبل ہزار غیر ممکن ہے پریر دیون سے ترکِ خطا</p>

<p>گالیوں کی خونہ کیجے ورنہ لے آرام جان دست رنگین کو نہ رکیتے آتشیں رخسار پر ذکر سے جس بیت کے اور جاتے ہیں سب ہوش و حواس</p>	<p>یہ لب شیریں تمہارا ہمیزا ہو جائیگا طاؤز رنگِ جنا کا دمِ منسا ہو جائیگا اُسکے آنے سے خدا جانے کہ کیا ہو جائیگا</p>
<p>دل خیال پاکِ ناحق جبکہ تاسا ہے فروغ جب لڑگی آنکھ اسکا فیصلہ ہو جائیگا</p>	
<p>دیکھ لے گریہ تر سے حق میں نہ بہتہ ہوگا زلت کو تاب نہ دو جان نخلِ جاگیگی جسمِ مین جان کے بدلے غمِ جانان ہے یہاں نگہِ ناز کو کیوں فکر ہے اتنی صاحب دام کا کل میں تڑپتا نظر آتا ہے کوئی نزعِ کیوقت نہ آئیں وہ عیادت کو مری پوچھ لو ناز سے اپنی مے دل کی حالت</p>	<p>دامن صبر مرا کچھ بھی اگر تر ہوگا فرقِ اسمین نہ کہی بال برابر ہوگا ملکِ موت جو آئیگا تو ششدر ہوگا فیصلہ دل کا مرے ایک ادا پر ہوگا ہو نہو دیکھیو میرا دل مضطر ہوگا طاؤزِ روح مرا اور ہوا پر ہوگا میرا کتنا تو نہ مت کو کہی باور ہوگا</p>
<p>دستِ نازک سے امید نہ تھی ہکوفِ غم است در کارِ رفو دامنِ دل پر ہوگا</p>	
<p>ستم وہ ادا سے نظار تمہارا بُرا اس غرض کا ہو جس نے مری جان غمِ یار جب گڑے ہیں دیرِ حرم میں</p>	<p>غضبِ پیرودہ قاتلِ شکارِ تمہارا جدا کر دیا دل ہمراہ تمہارا اسی دل میں ہوگا گزرا تمہارا</p>

<p>ضرور اس میں ہے کچھ اشک تہارا کیا اس نے راز آشکارا تمہارا تو ہو گا بہت کچھ خسار تمہارا مرے دل میں ہے کیا اجاز تمہارا یقین ہے کہ ہو جائے پیار تمہارا ابھی ایک ہو دل ہمارا تمہارا ہمیں ہے فقط اب سہارا تمہارا ہوا جسکو حاصل نظر تمہارا اگر سامنا ہو ہمارا تمہارا</p>	<p>مراد دل بھی سی کرے یوں عداوت سزا دل کو دو تم کہ بیتاب ہو کر اگر نقد جان رونما نہیں لو گے نکل جاؤ اے درد و اندوہ و حسرت سکھاتے ہیں ہم دل کو دشمن کی چالیں مروت کرو یا کچھ انصاف صاحب کیا دل تو لے نالہ و آہ و زاری دو عالم کو لاتا ہے کبہ نظر میں ہمیں ہم ہوں پریش منصور صاحب</p>	
	<p>فروع جگر خستہ و بے نوا کو ششوع الالم ہے سہارا تمہارا</p>	
<p>افسوس کہ دل نے ہمیں رکھنا نہ کہیں کا مدت پتہ ہے نہ مکان کا نہ مکین کا کیون فاش کریں پردہ کسی پر نشین کا کرتے ہیں بہت پاس دگبہ شہ نشین کا بازار میں بکتے ہیں یہ شرہ ہے نہیں کا داغ دل ناشاد بنا داغ جبین کا</p>	<p>دنیا کی نہ کچھ فکر نہ کچھ ہوش ہے دین کا کیا ذکر تنہا کا یہاں دل ہی نہیں ہے ہم ذکر کبھی سوز نہاں کا نہیں کرتے لے دل غم جانان کی نمود شکنی دیکھ گلشن میں رہتے جو کھانتے یہ گل سجدہ نہوا ایک بھی مقبول ہمارا</p>	

<p>کمد کوئی ناصح سے بہت بہکونہ چھپرے</p>	<p>معلوم ہے سب حال ہمیں خلد برین کا</p>
<p>سجھا دو فروغ اس دل خود رفتہ کو اپنے ہمسے نہ کرے اب نہ کہی ذکر کہسین کا</p>	
<p>میکرے میں جا کے واعظ کیا ہی تیر ہو گیا سپر ہوا کا شانہ تن میں ہجوم سرخ و غم دست نازک آپکا صد شکر محنت سے بچا ہم نہ کہتے تھے شب بچران کا کبچے بندوبست ناز کیا کیا اپنی بیباکی پہ تھے سیاب کو دل کے باہر کوئی دم آتا نہیں کیا اس ہے سخت تھی منزل گر طے ہو گئی کس لطف سے</p>	<p>جام سے کو دیکھ کر جاے سے باہر ہو گیا تیرا مسکن جا امن غیر دن کا سپر گھر ہو گیا خود مرانا لہ گلے میں آگے خنجر ہو گیا اب یہ قصہ طول سے زلف معنبر ہو گیا دیکھ کر کل اس دل مضطرب کو تشدد ہو گیا میری حسرت کا خیال یا ہر ہو گیا دل کا شوق اور شوق کا جو درد رہا ہو گیا</p>
<p>ہم تو اپنی چشم کے ممنون سنت ہیں فروغ پرودہ پوشش کش دل دیدہ تر ہو گیا</p>	
<p>سسر ہوا تن سے جدا تن بوجہ ملک کا ہوا رات ہو کو پہر ملا تھا او طرف جاتا ہوا مٹ نہیں سکتا تھا یہ تقدیر کا لکھا ہوا جان آجاتی ہے تن میں جب ذرا لکھا ہوا پہر مڑہ کیا ہے کہ جب یہ زخم دل چھا ہوا</p>	<p>کس قدر احسان مجھ پر تیغ قاتل کا ہوا اس دل پیمان شکن سے تنگ ہیں ہم کس قدر کیون نہ کرتا جہد سائی ان ہون کی دیرین شام سے در کو نکلتا کرتی ہی چشم وصل جو چھپرے غافل نہوتا ناخن بیدار</p>

<p>لطف الفت کا جیسی ہے جبکہ دل میں خم ہو لطف ہوگا حشر میں جب جائیں گے دونوں ہم</p>	<p>اور زخم ایسا کہ جس پر ہونک چڑکا ہوا منقین کرتے ہوئے وہ میں فغان کرتا ہوا</p>
<p>کیا فرہ ہے قصہ در محبت میں فروغ قیس پہونچا تھا کما تیک حال دل کتا ہوا</p>	
<p>اسل دا سے ترا غم و ستم ایجاد کیا بوئے پیر میں دلدا صبا لاتی ہے بیخودی میں مجھے کس درجہ ملی حیرت میں گیا وان مگلا بدیل نہ کیا ذکر ترا کبھی مہمان سے خالی نہ رہا خانہ دل گل شکنیں ہو باک تجھ کو ابلبل دل ایک تو دل ہے کہ ہر دم خیال کا وہین پرسش یار کے انداز نے مارا مجھ کو ہوں وہ عاشق کہ مجھ کو میکے کچھ دہنیں</p>	<p>کہ کہا دل نے سیر گہ میں پیر لایا طاؤز رنگ چمن بہا کہ صیا دایا ہو شوق آتا ہے تو کتا ہوں کہ جلا دایا تیری قسمت کہ وہاں تو نہ بھی یا دایا ناوک غمزا گیا خنجر بیدار دایا دام کے ساتھ چھری بھی صیا دایا ایک میں ہوں کہ نہ ہو لے کبھی یاد دایا لطف کے پردے میں لپٹا ہوا جلا دایا کہ تصویر بھی مجھوں کی کہ سنا دایا</p>
<p>غزل دوم</p>	
<p>ساتھ تیرا گیسو جو مجھے یاد آیا وہی تو بہن تصور کے بھی تیکے اتک</p>	<p>منع دل بولا کہ وہ دام وہ صیا دایا کچھ اتر تم میں نہ اے نالہ فریاد آیا</p>

<p>گر کہوں کچھ تو ہونچو کو ہوں خنجر کی کچھ عجیب حال ہے بیمار محبت کا ترے ہو گیا شکوہ تاثیر وفا سے صد شکر جب ہوئی قتل میں کچھ تیغ تلافی کی صورت سحر ایدل ترانہ کیوں آج اے تمنائے دلی عید مبارک تجھ کو جلوہ فرما جو ہوا دیر کے باہر وہ بت آئینہ دیکھتے ہو خوف سے ہر عالم کہے</p>	<p>تہ خنجر جو مجھ لطف خدا داد آیا جب طبیب آیا تو چلا یا کہ جلا دیا لب پہ ہوں سے اگر شکوہ پیدا آیا ناوک غمزہ وہیں بر سر آمد آیا کیا تجھ یا کسی کا قہر آزاد آیا گلے ملنے کو تیرے خنجر نوا دیا دیکھ کر کہہ پرستوں کو خدا یا دیا جو کیا تھا ترے لگے ستم اچھا دیا</p>
<p>مین جو دیوانہ لب ہون تو مر پاس فروغ بیڑیاں لیکے رگ رعل کی خدا دیا</p>	
<p>داغوں کا دل کے کوئی بھی پرسان نہ تھا کس دن حضور ناز مرا امتحان نہ تھا شب کو جو لب پہ نالہ آتش فشان نہ تھا دل میں تمہارات در دگر دم خود تھا دل بیوجہ چپ ہاتھان میں سنکے کل وہ بات یہ شوق دل وہ راہ چلا یا کیا مجھے کیا خوب تھا وہ عہد طبیعت کہ جن دنوں</p>	<p>اوس بلغ میں تھے ہم کہ جہان باغبان نہ تھا کس دم گلے چنچہ بڑاں دیا نہ تھا سہلو میں کی نظر تو دل خستہ جان نہ تھا جلتی تھی ایسی آگ کہ جسم میں ہوا نہ تھا پاس لب تھا وہ نہ میں کچھ ہیز بان نہ تھا جس راہ میں کہ راہنما کا نشان نہ تھا ناموس پر وہ دار کا نام و نشان نہ تھا</p>

<p>کچھ ہی خیال سبیل باغِ جنان تھا جس سرزمین پہ ہم تھو وہاں آسمان تھا اتنا تو تیز تو سن عمر روانہ تھا</p>	<p>کرتا تھا سیہ کو چمکیسو کی روزوں کٹتے تھے کس مسرت و عشرتِ رات دن چڑھتے ہی اس پر کرتے ہیں بس کیل سوا</p>
<p>زندہ ہے فراق میں ہم کس قدر غم ہم سبھی کوئی زیرِ فلک سنت جانِ تنہا</p>	
<p>مکان چھپے جلایا پہلا سا بنگا ہو چکا چارغ ہوش کو کیوں آتی ہے آج جانِ ہو چکا جب اوس پر پڑے کھسارِ صفتِ رہبانِ ہو چکا حکیر کی آگ نے کیا خانہ سود و زیانِ ہو چکا فلک پر نسر چلایا کہ میرا آشیانِ ہو چکا دل عالم کا سارا خرسنِ تابِ تو انِ ہو چکا تسے کا نون میں اہلِ فری کیا آج جانِ ہو چکا ترمی س گرم رفتاری نے عمر روانِ ہو چکا</p>	<p>تپ ہجرانِ دل کے بعد ہم نا تو انِ ہو چکا حیا تو تھی ادنیٰ ہو زیرِ دیدہ و دل کی تب اس نل کو ہوئی آمدِ کبرِ غش سے کچھ نصرت غم و شادی نظر آنے لگے دونوں میں کیا سہنیں معلوم کئے نا لہا گے گرم سے شکو کیسے کان کی سبیلِ غضب سے بڑے جسے بتا تو رات کیا سرگوشیاں کھل ہی ہوئی یہ تناؤن کامری جب قدر سامانِ تہا دل میں</p>
<p>جہاں تک دیکھتا ہوں زہم میں سکتے کا عالم ہے فسون کیسیا یہ تو اے فروغِ خونِ بایں ہو چکا جمع من البیان بحر</p>	
<p>ہزار آفت کا آجانا ہوا اگر طبیعت کا محبت کا بڑانا معجزہ کی عدوت کا</p>	<p>نہ پوچھو حال کچھ مجھے دل مضطر کی خوشیت کا عداوت کا بڑانا خاصہ میری محبت کا</p>

<p>اشاہ ہو کے بچاتا ہوں کیون چشم عنایت کا تو ہر اک دل مرا مشتاق تہ پاس جو راحت کا مجھے اچان پر اپنی گمان سے اپنی حسرت کا سمجھتے ہیں کہ یہ اک دور ہے پہلو عشرت کا ذرا سا رنگ بیا تھا سلسلہ صاحب سلامت کا گمان پر شام فرقت پر مری صبح قیامت کا نہایت بڑھچلا، حوصلہ شبہا فرقت کا نہ خائف ہوں میں دوزخ سے نہ طالب ہوں جنت کا</p>	<p>حیا شوخی پر غالب ہو نہیں سکتی تو بہارِ یار تپش میں وہ ملی لذت کہ سودل جھگو کر ملتے بہت صد اڑھٹائے پر نہ نکلی کیسی صورت بولائیں کہ سطح ہر مہربان اپنی وہ جھگو دل بیتاب ہے توڑا اسی ہی جھجتن کر کے کیا ہی حشر پر پانا لہ و فریاد و زاری نے تخل اس قدر شایان نہیں آگے جو جہان عبث کرتا ہے تو ذکر اسی ہی سے زائد</p>
--	---

فروغ اس دوا کی پر خازین پرسان آگوں اپنا
مگر ہاں اک خیال و سکا کہ ہے مخمور وحشت کا

<p>کہ جو کچھ ہے سو ائینہ ہوا و سکی خود نمائی کا یہاں انداز ہی حسب و جان کی آشنائی کا سب کچھ تو بہلا نظر ہوا اسے اعتنائی کا اڑھٹا، غل جو دان پہ فوج مہرگان کی چٹائی کا بڑھ ہے کہ قدر اب شور و سکی دلربائی کا بتوں کے حسن میں کیا زور ہے ساری خدائی کا یہ کیوں گرد تہمی ہے پہ اک عالم صفائی کا</p>	<p>کہا دل نہ تھا تو دیکھ ساری خدائی کا دل مضطر ہے کیونکر دور ہو کھٹکا جدائی کا خطا ہے دل جو کچھ یا کچھ غرور حسن کا ایا اکیں عالم دل کا ہی کیا باقی کوئی گوشہ مرا نا لہ صد اطو طئی کی ہے نقار خانے میں حرم سے دیر کو جاتا ہے ایمان صورت قیدی ہماری خاک ساری کا مقلد ہے گہر دانہ</p>
--	--

<p>نظر جہ اوڑھتے ہیں تو ہو جاتا ہوں بے چلا آتا ہی سوے بزم سے وعظ کوئی گہر میں ایسے وصل کے استیغ نازیبا ہوں طاب</p>	<p>نشانہ بنگیا ہوں دیکھتے تیر مہوائی کا کہ عشوہ دختر رز کا ہی دشمن پارسائی کا کہ جبین نام کو بھی کہہ نہ لو کھٹکا جہائی کا</p>
<p>فروغ اللہ اکبر اس شکست ل میں یہ لذت کہ کو سون بہا گئے ہوں نام سنکر مویائی کا</p>	
<p>کیا نالہ بے بل کے جو شکوہ بیوفائی کا مے نالہ کو کیوں دیتے ہو طعنہ نارسائی کا یہ دور اندیشیاں دیکھو دل خنجہ الفت کی لقب سے زندگانی یا الہی وصل کا کسکے دل نادان وہ کافر زلف پہا نسی سمجھو یگی ادھر ازل زمین اور اوسط گردن چکر میں جواب پناہی کا صبح دہی ہو کہ مجنون نے درستی شکست ل ہوئی کہ بزم باتوں سے</p>	<p>کہا خندے گل کے ہی یہی پاس شنائی کا یہ کیا کم ہے کہ دنگ بج رہا ہے آشنائی کا اسی سچی سچی میلے اسکو تھا کھٹکا رہی کا یہ مرگ ناگمانی نام ہے کسکی جہائی کا اگر کچھ بھی گہلا وہاں جرم ذوق آشنائی کا ایک شمع ہے اور غمخیز کی کافر ماجرائی کا دیانتہا شکے اوسانہ تمہاری نثار خانی کا کیا ہے کام موم شہید نے یان مویائی کا</p>
<p>فروغ افسوس اتیک کو چہ قاتل ہی غفلت اے نادان یہ موقع پر کہاں سخت آزمائی کا</p>	
<p>غم ک یلی کا ہے قاتل ہمارا نگاہِ ناز ہے اور دل ہمارا</p>	<p>کفن ہو پردہ محمل ہمارا نصیب برق ہے حاصل ہمارا</p>

<p>گو اہی تے رہا ہے دل ہمارا کرم ہے تیرا لے صیا دور نہ اوٹھائیں بیکسی کا کیون ہم جان نہیں بیوجہ پیچ و تاب کا کل ظہور ہو زدل نے شمع آسا اے دل آج مثل تیغ غمزہ ترے بند قبا کے ساتھ شوخ ٹھہر سکتے نہیں ہم لاکان پر بنایا عشق نے سہکودہ دریا کمان ہم کو کمان وصل کا اوشوق لے جاتا ہے اوس کوچہ میں اولٹا</p>	<p>کوئی انداز ہے قاتل ہمارا نہ تھا دل صید کے قابل ہمارا کیسا غم ہے ہم منزل ہمارا پہنسا ہے اسمین شاید دل ہمارا گٹا یا سر محفل ہمارا کنچا ہے ہم سے کیون قاتل ہمارا کہلیگا عتدہ مشکل ہمارا ابھی گھر کئی منزل ہمارا کہ طوفان ہے لب ساحل ہمارا نقص ہے یہ سب باطل ہمارا ہمیں کو جب نہ بہ کامل ہمارا</p>
<p>فرغ اب تو کیسے لطف سے بھی سنبھلتا ہی نہیں یہ دل ہمارا</p>	
<p>پہر دو ہوا ہے آج زور دن پر ہماری آہ کا مہراک دترہ ہوا اس مہر کے گرد راہ کا بارگاہ عشق سے ملتے ہیں داغون کے دم سانسا اس برق و شگ آج شاید ہو گیا</p>	<p>حال کیا ہوتا ہے دیکھیں چشم مہر دماہ کا یہ کمان رتبہ کہ مجرا لئی ہو اس درگاہ کا خاص ہے فیض اس سرکار عالیجاہ کا طور کہہ کہہ بابر میں ہے میرے درداہ کا</p>

<p>پاؤں ہلنے کا نہیں اس بندہ درگاہ کا کیا چلن بگڑا ہے میرے نالہ جانکاہ کا دیکھئے پرواز پر تو مرغ بسم اسد کا نام ہی لیتا نہیں اب کوئی نادشاہ کا بول اوٹھے آخر کہ آگے نام ہے اسد کا</p>	<p>کیوں ڈرتا ہی تو اوقاتِ دل سے جلد سر ایک دم ہی راہ پر سید ہا نہیں جانا کبھی اے معلّم اس لبِ جان بخش کو جنبش میں ایک دم دیکھئے فرمانروائی بارگاہ ناز کی شان و شوکت دیکھ کر اس بت کی سبیلِ حرم</p>
<p>غیرت خورشید نقشِ قدم او کا فرغ اوس سے کرتا ہم سہری کیا سر پہراتا ماہ کا</p>	
<p>درد اسکا جب ذرا ہی کم ہوا اب گوہرِ میرے حق میں ہم ہوا حسن کا خود ادکے کیا عالم ہوا میرے دل کا خوب ہی ماتم ہوا بڑھتے بڑھتے ناخنِ ضعیف ہوا پہر وہ کیوں آئیگا اسکا غم ہوا تیر تو اسکا ترا ہم دم ہوا کیوں مزاجِ زخمِ دل پر ہم ہوا یاں تسلیم اپنا ختم ہوا لوتھم کمانا ہمارا ہم ہوا</p>	<p>اس دلِ غمِ دوست کو کیا غم ہوا تابِ دندانِ دیکھ کر بیدم ہوا کیا کہوں کل دیکھ کر ان کی دا حسرت و اریان کی مجلسِ مین ات آفرین اے زخمِ دل خود تیرا شوق غم نہیں اسکا کہ وہ دل لگیں کیوں ہے اے دلِ سنگونِ شل کمان یاں تو ہم ہم کا خیال آیا نہیں وان ہوئی تیغِ نگہِ جسمِ سلم کیا وہ بگڑے عشق کی تصدیق</p>

<p>تو حرم ایدل میں نامحرم ہوا دل گیا غم کو نہایت غم ہوا خندہ گل گر تیرے شبہم ہوا زخم دل کب طالب مریم ہوا جب ظہور سرور عالم ہوا</p>	<p>تو ہوا گمراہ کا میں جوان نصیب کیا محبت تھی دل غم میں کب دیکھ کلاس گل کا حسن نگاہ تشنہ خون کیوں ہوئی میری تیغ ہو گیا گل رونق افروز ظہور</p>
<p>مہر رخ کی دہوپ دکھلا دے فروغ آنکھ کا پردہ مرے جب غم ہوا</p>	
<p>روینہ کا موحہ</p>	
<p>جیسا کئی کے ہے قابل آستان آفتاب نہ پر بنے ہیں کجکل ہم میں زبان آفتاب بڑی گہٹی اوس زور سے تو قیر نشان آفتاب ماہ کا شبہ میں پتہ دن میں نشان آفتاب جس کا نقش قدم ہے تو امان آفتاب جب فلک پر کچھ نہ تھا نام نشان آفتاب اپنے ہر داغ جگر پر تھا گمان آفتاب بارہا تھے کیا ہے امتحان آفتاب</p>	<p>آستان یا رہے خاطر نشان آفتاب سپہ خیال رو جانان جاؤ فرما دل میں زورہ کو ہی صنم سے خلق نے نسبت جو کی جب سے اولٹا ہی نقاب شمع نے نشان وصف او کو رو کیا بان کا ہلکایا ہو سکے کب سے ہم شمع رخ سرین کچھ خبر ہوئی کہ تیر جلو کرتا عکس رو یا دل میں جبر زون رو بروا دے نہ ٹھہرا جب ہوا وہ بے نقاب</p>

نقش پاؤں کے کسنے دی ہر نسبت افرغ
آسمان پر ہے دماغ عروشان آفتاب

تیغ سے بولے کہ لے اگا جواب
دیکھئے لاتی ہے اپنا کیا جواب
صاف نگویوں نہ دینا تھا جواب
اُس دہن کی طرح ٹھہرا جواب
ورنہ ہم دیتے بہت اچھا جواب
ایک لہر سے گکش کا جواب
نالہ دل بان فرا دینا جواب
وہ زبان تیغ سے دیگا جواب
مے رہا ہے قلقل مینا جواب
سوچتا ہوں اپنی غفلت کا جواب

آرزو سے دل کا جب چاہا جواب
نامہ برنگر چلی خود آرزو
کس قدر یہ دل مکر ہو گیا
تو سوال بوسہ ہی اتنے وہاں
دل کے کسنے پر عمل پہنے کیا
حال زخموں کا نہ مجھ سے پوچھے
ناز و لوہا ہے مجھ کو گایاں
جب بان زخم لا لایگا سوال
سب سوال کا ترے لئے محتسب
خواب غفلت میں نہیں ہو میں فرغ

خامشی کو میری رضا سمجھا فرغ
وصل کی شب جب کچھ پایا جواب

سہ پہر چڑھ جاتی ہے شل نشہ دشمن شراب
دو پیالوں میں سہ پہر کیونکر یہ لاکھوں میں شراب
کسلے مجھ سے چپا تے ہوتے دامن شراب

کم لگایا کیجئے منہ ہے بڑی پرفتن شراب
اوسکی قدرت کیسا ہوں تیری نگہیں دیکھ کر
میں خدا ناخواستہ قاضی نہیں اعظا نہیں

کیا سخاوت مجھ کو چاہے ورنہ نکاحا مل ایک ہے
خون لپٹا ہوں میں اور وہ بت پر فتنہ

طے کیا کرتا ہے دم میں دنوں کا کم کو فروغ
کس قدر ہے دیکھئے یہ گرم رو تو سن شراب

پہر نالہ سے دل کا روانہ ہے اب
دیکھو تو اُن کے تن میں کمر جان کہاں ہے اب
رخ سے نقاب سنے تو اسی دل دلا دیا
اے بونے گل نہ چڑھیں دیکھتے ذرا
کہتا ہے درد مسکن لبر سے دل تو پہر
اوس بے دہن کے روبرو چلتی نہیں ذرا
وہ آنکھ پہیر لیتا ہے رخ کر کے اس طرف
دل ہو گیا ہے ناقہ ریل کی کا سا بان
دل کی پیش نے تن کا کیا حال کر دیا
مانع نہیں ہے اب تو کسی کا بھی انتظار
اور پوچھتا ہوا کہ وہ یوسف کہاں ہے اب
اک بات تم سے کر نیکو باقی غناں ہے اب
ہستی کا تیری پردہ فقط درمیان ہے اب
وہ دل وہ دلولہ وہ طبیعت کہاں ہے اب
اے نالہ تجھ کو کیوں ہو لاس کہاں ہے اب
کہنے کیو سٹے مرے منہ میں بان ہے اب
تیر نظر کی پہر بنگ کہاں ہے اب
اے نالہ صرف پردہ محمل گران ہے اب
ہر بال پر کمر گد دل کا گمان ہے اب
بیوجہ کیوں یہ ٹھہری ہوئی لب جان ہے اب

دیکھو دماغ اس سر شوریدہ کا فروغ
سایہ ہی زلف یار کا اسپر گران ہے اب

روایت کا فارسی

جھکے اے حضرت ال برو خنداری آپ
واہ معلوم ہوا ڈر گئے تلوار سے آپ

ہم سمجھتے ہی نہیں سنت الفت میں گو ہر وصل کی امید ہلاکوں کرے ہم سہی کرتی ہے ابرو ہماری شمشیر بوسے کے دینے میں کچھ عذر نہ کیجے صبا زلف نہ ترکان کی دھماکی ہر چھائی ایدل وعدہ لطف تو کرتے ہیں مگر عرض یہ ہے مدح انکار لگے کرنے مجبوری مسم کیا عداوت کبھی شہن ہو اے کان نمک زخم کاری کی طرح پتھر ہیں خون تو ہوئے نامہ براہ لے اپنی یہ دل اپنا مطلب آپ خود کان نمک ہیں چلے آئین بخون	باتیں ادب کی کیجے کسی ہشیار آپ جان بیعانے میں لیتے ہیں خریدار آپ کیجے دو ٹکڑے لے ناز کی تلوار آپ ورنہ گہلریگا شوق کی تکرار سے آپ اتجہ عجب سے ڈرینگے نہ کسی مار سے آپ کرین آگاہ ہو اس لطف کی مقدار سے آپ جبکہ بیزار ہوئے خواہش اقرار آپ دور رہیں جو اتنا دل انگار سے آپ اور لے حضرت دل ملے شہکار سے آپ جا کے خود عرض کر گیا بت عیار سے آپ ہونگے شرمندہ نہ ہرگز دل نگار سے آپ
---	---

گردش چشم صنم سے ہو گیا زار فروغ
خط موہوم بنے گردش پر کار سے آپ

ردیف تارے شنائہ فوقانیہ

بتائے نل رہا تو کسکے گہرات ردوان تھا چشم سے فوارہ خون	پہر آیا تو نے مجھ کو در بدر رات نہایت خون نل تھا جوش پرات
--	--

<p>اوس کی رات تھی عیش و سیکا خطمہ نے مجھے بے یار پا کر کیکی چشم کی گردش سے عالم سنا تو کچھ مر افسانہ لیکن</p>	<p>سے آرام جان تم جگے گہ رات رگہ جان پر لگائے نیشتر رات مترہ کی طرح ہتا زبرد برات بہت بھجکے وہ فنون جاگ رات</p>
<p>فروع اوس رخ کی افشان کی ہوں میں ثریا پر رہی سیری نظر رات</p>	
<p>کیکی ناز کی کاہتا جو ڈرات اودہر بس بس دہر جوش ہو تیا بہت بگڑے وہ گستاخی پہا سکی نہ پوچھو حال میرا تم لکیر میں ثوابت وار تھے حیرت میں سیار وہ اگر پہر گئے دم بہر نہ ٹھہرے</p>	<p>نہ نکلا دل سے نالتا سحر رات کٹی اسطرح قصہ مختصر رات بنی تھی میری دل کی جان پر رات لگا تھا دل پہ اک تیر نظر رات جو تھا وہ جلوہ فرما بام پر رات مرے گہر شام ہی تھی سحر رات</p>
<p>فروع اوس زلف رخ کے عاشقون کو خبر کیا ہے کہ ہر دن ہے کہ ہر رات</p>	
<p>لبوں پر ہے دل بس کی حسرت لکھا تھا لبوں کہ دونوں ساتھ لکھیں چشم کی دل میں مثل غار کتاب</p>	<p>نکل اوغیر مت اقل کی حسرت ہماری جان کی کی دل کی حسرت خیال دوری منزل کی حسرت</p>

<p>ہماری سعی بجاصل کی حسرت سراپا بگیا میں دل کی حسرت یہ کسکی گرمی محفل کی حسرت کف افتادہ ساحل کی حسرت تو دیکھو بہر نہ کامل کی حسرت</p>	<p>دکھاتی کیا چو دیکھیں لگے چلکر نہیں معلوم کسکی آرزو میں جلاتی ہے ہمیں درپردہ یارب بیان کرتی ہے میر دل کی درد جو آئین چو دھوین کو وہ لب بام</p>	
	<p>عداوت اونکے دل کی ہو گئی ہے فروغ بے نوا کے دل کی حسرت</p>	
<p>کوئی دن میں نظر آئیگی نہ گھر کی صورت کبھی دیکھو نگاہ میں آہ سحر کی صورت کیا بنا ہے گرہ تار نظر کی صورت دیکھ پاتے مرے ناچو اثر کی صورت ہو گئی تیری تو رہن گل تر کی صورت دیکھنا چاہیے اب سکے جگر کی صورت رہ گیا درہی پہ میں پردہ در کی صورت ترک جان ہے میان آغاز سفر کی صورت</p>	<p>ہمنشین گر ہے یہی دیدہ تر کی صورت نہ دکھائیگی اگر آج اثر کی صورت کمر نازک جانان سے پٹ کر دل زار نہیں معلوم کہ کیا شش رہا کر دیتے پردہ گل میں جو تھا اسکو نہ دیکھا میں صدمہ دیکھ مجھے دیکھا کہ ہے زندہ تو کہا حسن کے عجب نے اندر مجھے جانے نہ دیا دوستو چو چو نہ کچھ نہ منزل مقصود کا حال</p>	
	<p>انتظار بت عیار میں در سے فروغ در سے آنکھیں ہیں لگی حلقہ در کی صورت</p>	

<p>ایک سست کھلی آنکھیں ہیں کی صورت ذکر خورشید قیامت جو کیا واعظ نے کوچہ گردی نہ کرو اتنی کہ چپ جاو گے جب بٹایا ہدیہ تیغ بیٹھے گڑی دل کی طرح مر کے چاہا کہ چوٹیں عشق کمر سے لیکن بزم پر تھی جو تیری نگہت گیسو تو شک گو خبر انہی نہیں مجھ کو مگر اوسکے لئے خط خورشید ذرا اور جو ہوتا باریک</p>	<p>اپنا گھر جانے آجاو نظر کی صورت پہر گئی آنکھوں میں اوس شک تر کی صورت ایک دن گرد تھیمی میں گھر کی صورت جب دٹایا تو ادٹھے ورد جگر کی صورت نظر آئی نہ عدم میں ہی سفر کی صورت جلگیا رنگ کی کاش سے اگر کی صورت اوڑتا ہوتا ہوں میں عالم میں خبر کی صورت تو میں کہتا کہ یہ سحر او کی کمر کی صورت</p>
<p>شب حجاب میں رہتا ہوں میں بیتاب فزع اوسکی صورت سے جو ملتی ہے تیر کی صورت</p>	
<p>گر پڑی کچھ مرے رنگ تر کی صورت چشم پر آب رہا کرتی ہے شبنم حیرت حسن تو دیکھو کہ مری آنکھوں میں جیسے کی زیب کمر پارے شمشیر ادا اے گل لے کتے ہیں لطافت کہ بھی سیمبر کو مڑ دیکھا تو کہا گل نے یہ شوخ تیری تسبیح سی بڑھتا ہے عم دل زار</p>	<p>ہو کے حیران کہے اندر بہ بشر کی صورت آپ ہستے ہیں بہت کیوں گل تر کی صورت اشک تک ملتے نہیں آب گھر کی صورت دیکھنے میں نہیں آتی ہے سپر کی صورت نظر آیا نہ کسی کو وہ نظر کی صورت کاش اے مرے غوش میں زر کی صورت ہے ہی میری صد پارہ جگر کی صورت</p>

شگفتی بزم نے کیا کام کیا راست فروغ
کہ ہوئی مجھ سے نہ کافر کو مفہ کی صورت

ایک دست کھڑا ہوں میں شجر کی صورت اڑ گئے ہوش مر کے کیلئے مضمون عتاب زیب پارنگ حنا و ان ہیماں بائیں گ تو وہ قاتل ہے کہ گرسایہ فگن ہو گل پر چلکے اُس کو چے مین پیوند زمین ہو چیا ہو حنا سے کف مشاطہ دلا خون ہو کر دیکھ کر حسن کی گرمی کو تیرے ارکان اونسے کیا دل کو ہوا امید ترجم جسکو کیون مطبوع جہاں ہو تر ہی شناسم ہی یا بدگمانی میری ساکب ہے رقابت تجھ سے کیا عجب ہے کہ خود اڑ کر یہ مرانا نہ شوق	اب تو پردے سے نکل آؤ شجر کی صورت خط ہی کا ذکا جو آیا تو خطہ کی صورت ایک سے پائے صنم اور مر کے سر کی صورت اوسکا ہر برگ ہو غور زیر تبر کی صورت ہے یہی اپنے سفر اور نظیر کی صورت زلف تک اُسکے ہے اک یہ بھی گزیر کی صورت اڑ گئے ہوش ہمند کے شجر کی صورت اُسکے نالوں سے متفر ہے اثر کی صورت تیرے ہر عیب میں ہے لاکھ نہر کی صورت کیون پر شور نگہ ان مرے سر کی صورت وصل بازو کے کہوتر سے ہو پر کی صورت
--	---

لاغری اپنی سلاست رہے جس سے کہ فروغ
رہتی ہے پیش نظر او کی مکر کی صورت

رویتاے ہندی

جب جانیں تراخو ہے ہی تیغ نظر کاٹ
ارک دارین غل مضطر کی سپر کاٹ

<p>بلند نہ عاشق کا حق زخمِ جگر کاٹ اے غمزدہ رہزن تو رہ جذبِ اثر کاٹ طوطی کی زبان بہرِ خدا صورتِ پر کاٹ سروِ سکا تو اے خنجرِ بگِ گل تر کاٹ تو دوشِ بزمِ شرکان سے ہر اک تیرِ نظر کاٹ تو مثلِ قمرات کو بخونِ خوف و خطر کاٹ</p>	<p>موقوف ہوئی کیونکہ نکلِ فشانِ خندہ ایک خلق ہے سرگرمِ فغانِ یکیکِ وہ رخ یوں تیز چلتے تیرے لبِ لعل کے آگے کرتی نہیں بلبلِ ادبِ گوشِ نزاکت تابِ نگہِ شوقِ نزاکت کو کمان ہے اے ماہِ ترے بامِ پہ ہے کسی رسائی</p>
<p>کتا ہے بجا اوس سے فروغِ اسکا و عارض چلکر چمنستان میں رنگِ گل تر کاٹ</p>	
<p>دلِیف تابی مشلشہ</p>	
<p>سب جا چکے جہانِ آئی قضا عبت رکھتی ہے تو امیدِ اثر اے دعا عبت اب اے نگاہِ نازیہ مشتقِ جفا عبت بولے کہ زندگی سے امیدِ وفا عبت ایدل تو اُسکے اسطے کافر ہوا عبت اب تجھ کو قصد ہے مگر آزار کا عبت کرتے ہو دل کیو اسطے فکرِ سزا عبت</p>	<p>باقی تھا کون کی یہ دوبارہ ادا عبت وصلِ نگارِ جہ سے بڑکھو جہانستان دل میں وہ تاب اور وہ طاقتِ نہیں ہی میں نے کہا کہ آپ تو ہیں میری زندگی اوس بسنے بات ہی تو نہ کی تجھے لکھنا یکسان ہیں مجھ کو راحتِ رنجِ اسی ستمِ شعا مائے ہونے کو مارنا ہے سو مجھ سے ہے</p>

<p>عقده ہے میر دل کا وہ دست آرزو شوخی کا زور شور اور اس دل کی چٹیر چاٹ مان نہ عمر رفتہ پہراوان سے کب کوئی کعبے کو گرین جاؤ گناوان ہی تو سنگ ہے تم مجھ سے بات کرتے ہو کیا کم ہے یہ اثر</p>	<p>کو شش پے کشائش بند قبا عیث گستاخی ہو معاف یہ شتم و عیث قاصد کی بازگشت کا ہے اسرا عیث پہر مجھ کو بت پرستی سے ہر روکنا عیث کہتے ہو میرے نام کو تم نار ساعیث</p>
<p>مقبول ہو چکی ہے دعا و رکی فروغ کھاتی ہے اپنا خون جگر یہ دوا عیث</p>	
<p>روایف حبیب مہم مجھ</p>	
<p>خیر ہے مضطربت ہم آپ کو پاتے ہیں آج کیا کہیں آہنشین کیا بات ہو صبح سے کل تک شیخ حرم تو اپنے سبب شوقوں صبر دل میں دروں سینہ میں کیوں آہنظر آ تھم کوئے شوق شہادت ہو مبارک کا دل کس غضب میں جان ہے یا کہیں دھن سن ہے ہو گیا شایہ صم غم میرے قتل کا تیرے اندیشہ عذر نار سائی سن چکے</p>	<p>استد کیوں حضرت دل آپ گہرا تہی آج ہیکو بھاتا ہوں ہمدل کو بھجھتا ہوں آج کو چہ زلف منم میں ٹوکریں کھاتے ہیں آج نوکر فنا قفس کی طرح گہرا تے ہیں آج جاوہ گاہ ناز میں وہ مجھ کو بلواتے ہیں آج حضرت دل در کچھ لڑنا دفرماتے ہیں آج انکے انداز واداکچھ مجھ سے شرماتے ہیں آج ہم ہی جا کر آپ سے اپنی خبر لاتے ہیں آج</p>

یہ ہمارے مہربان آنکھیں جو دکھلا دیں آج	شہر سے کل تک ملا سکتے نہ تھے مجھے نظر
ساتھ چلتے ہو ہمارے اے فروغ خستہ جان سہیل گم گشتہ کو ہم ڈھونڈ جاتے ہیں آج	
<p>کیا دل کی مہم تیغ نگاہ سے ہوئی سہرا آج کیا آبِ بہن سے تھی جی تیغ دوسرا آج جو برق بنے ہیں مرا تہوں کے شر آج اے حضرتِ نال باند پیچے مضبوط مکر آج کیونکر نہیں مجھ کو ہے ہلکا کل کی خبر آج اوس در سے لگی ہیں صفت حلقہ در آج دیکھیں تو ہم اے مہر تر لافِ نظر آج آخر کو چلا ہی گیا میں غم کے گہرا آج</p>	<p>قدروں پہ گریا ر کے لگا مرا سہرا آج سکلی عوضِ خونِ مکرِ خونِ شکر آج کس شوخ کا یا سب سے قصورِ مکر دل کو سرگرم صفت آرائی ہے وہ لشکرِ فرگات زاہر یہ قیارتیاست ہے کیا کم کس طرح سے نکلیں گے ردِ جلا کون ہی آنکھیں بے پردہ وہ بیٹھے ہیں ادھر سپر تو منہ کو کچھ بخود ہی کچھ زلفِ شکر کی کشش تھی</p>
کیونکر کل سے اس دل کی تہیں ہو گئی نفرت کیا آگئی آنکھوں میں فروغِ او کی نظر آج	
<p>کچھ کہتی ہے سمجھو تو لگاؤٹ کی نظر آج اے خار رہ دوست چلے آئے لکھن آج ظاہر ہے سببِ پوچھیں ہلکا کیا کہ کبہرا آج یا ہم نہیں یا تم نہیں آگر دن سہرا آج</p>	<p>تم دل کی طرح جاتے ہو اے ہوش کبہرا آج کیا تھا کہ جولی ابلہ دل کی خبر آج وہ آتے ہیں اور تیغ بھی ہے زیب کمر آج اُس تیغ سے کچھ غم کیا تنے تو والد</p>

<p>ہر روز وہ اک تازہ ستم کرتے ہیں ایسا کل دیکھنے کے جب پردہ اوٹھائینگے وہ رنج نالے سے ہمارے تو عداوت ہتی اگر کو اوڑتی ہوئی پہرتی ہے ابھی خاک ہماری کیون صبح سے تصویر صفت بیٹھے ہو غامض وہ اوٹھتا مٹا تو کھالے تپش دل</p>	<p>کیونکہ نہ ہر روز مرا کل سے بتر آج یوں تو ہیں بہت دعویٰ تاب نظر آج کیوں آتے ہیں تہا ہوئے پیر دل ادھر آج سمجھے تھے غلط ہم کہ ہوا ختم سفر آج کیا خواب میں دیکھا ہے مراد غجبر آج ملکتی ہی ہے میری طعن او کی نظر آج</p>
---	--

تہاے ہوئے دل کو وہ فروغ آتے ہیں کیونکہ
کیونکہ نہ ہوش کی مرے نالوں سے اثر آج

روایہ فارسی

<p>اے صورتوں یوں تصویر ہے پر کینچ قتل عالم گر ہے منظور ہے شور و شر جان نخل ہبا گرگی صد سے ابھی چارہ گر اوس بیت کا فز کے سنگین دل کو از بہ خدا زادہ آیا ہے جو تو بہر نماز عاشقان نالوں ہوں دم نکلیجائے نہ مالے کی طرح دم گنا جاتا ہے دونوں کا ترحم چاہیے</p>	<p>اے مرا آئینہ دل عکس کی تصویر کینچ شریک لنگہوں میں سر کی ذرا تھر کینچ پوچھ کر میرے دل مجروح تو تیر کینچ جکے مقناطیس ہی آہ بے تاثیر کینچ نالہا لے گرم جائے نعرہ تکبیر کینچ اے خیال زلف تہمتہ مری زنجیر کینچ نالہ کینچ میں ادھر اور تو ادھر شیر کینچ</p>
---	--

زادہوں کی شیخیان پہنچ جاتی نہیں اس دل مضطرب سے حال پریشان بزمِ کرم کس قدر اپنے دل سنگین ہوا کو جو گھنٹہ عمر ساری کٹ چکی دو ایک مہینہ صرف	مٹلے اور نکاہی دل کی پیکڑ سے کر کینچ اسکی سنگین کسے لئے اوس زلف کی تصویر کینچ مجھے کتا ہے کہ ہاں تو آہ پڑتا تیر کینچ طولِ تناب تو ہے شوق کی تحریر کینچ
---	---

ہے نشانہ سانسے یعنی کہ وہ ہے سانسے
ترکش دل سے فروغ اک آہ کا تیر کینچ

رونیے حائے حط

دل میں کچھ ایسی سبب ناوکِ مژگان کی طرح مجھے بجایے جس طرح طے ہیں دونوں غم کی طرح نکلتا ہی نہیں کیا کیجے زلفِ جانان کے مشابہ ہے بہت حال مرا اپنی بربادی ہوئی مد نظر کیوں یا رب جوشِ وحشت یہ رہا ہلکو کہ دامن کے سوا خوف سے کسے یہ سبب ہر وفان ہیں مرد چشمِ پر خون کا ہی یہ فیض کہ دامن سے مرے کیا زمانہ ہے تیری زلف سے یہ فام کا واہ	کہ نکلنے لگے نالے مرے بیکان کی طرح میری قسمت کی طرح آپ کی مژگان کی طرح جم گیا ہے دل ناشادینِ رمان کی طرح یعنی دونوں میں ہے شبِ امِ غریبان کی طرح نکھت زلف کو میرے سر و سامان کی طرح دامن دل ہی تھا صد چاک گریبان کی طرح دل تو باد ہے پر شہرِ خموشان کی طرح باغبانِ سیکھنے آتے ہیں گستان کی طرح کفرِ محبوبِ ل غلق ہے ایمان کی طرح
--	--

<p>مین ہی نادان ہوا ہوں دل ٹاٹا کی طرح لعل کے کیسی اورائی لب جانان کی طرح کوئی غنوار نہ تھا سوز شبنم کی طرح</p>	<p>اوس تم کشیش سے اسید وفا رکھتا ہوں خون عاشق تو نصیب سکونہیں پر یارب خوب جا بجا تو شب چہرین میں لکام</p>
<p>چہر تار ہے مجھے ہر وقت یہ بوجہ فرسوغ دل نے بھی سیکھی ہر کیا غمزدہ خوبان کی طرح</p>	
<p>ردیف خاے معجمہ</p>	
<p>تو گوش یار نے پراؤسکو کیوں کہا گستاخ کر شتمہ شوخ نگہ چلبلی ادا گستاخ تو اضطراب کی مانند ہو گیا گستاخ ہو سبز باغ و کمار وہاں خاک گستاخ جو مانگتا ہوں تو کہتے ہیں ہو گیا گستاخ یہ دخت رز رہی ہے کس درجہ ساقی گستاخ دل خراب ہے میرا بہت بڑا گستاخ شکستہ شیشیہ دل کی ہو کیا صد گستاخ اسینی تو دل مضطرب کو کر دیا گستاخ</p>	<p>نہیں ہے خندہ گل کی اگر صد گستاخ حیا حجاب تحمل میں کس طرح ٹھہرے ادب سے کام نہ نکلا جو کچھ بھی اس دل کا پسین تو ہم سنگ حجابیان آچرخ نہ مانگوں بوسہ تو کہتے ہیں ہو گیا ہے غرور کشان آتی ہے واعظ کو سوئے بیخاں لئے توجاتی ہے اونکی ادا میں رتا ہوں وہ اوسکو توڑ کے رکھتے ہیں ہاتھ کا نون پتہ جبین زلف پہ کیوں چپن ہو سہ لپٹے سے</p>
<p>یہ شوخیان دل مضطرب پہ پہلے کب تین فروغ</p>	

کیکی زلف کی صحبت میں ہو گیا گستاخ

رولیف دال مہملہ

نہ پوچھو کچھ نہ سبب نالہ و غناں صیاد
یہ میرے نالے نہ کیونکر ہوں خوف نشان صیاد
تپان ہوں اس لئے اب تک کہ زخم نہ پاں پر
قفص کی قید کا میں غم کروں معاذ اللہ
نہیں خیال رگ گل کا نیش نہ ہے اگر
برنگ گل ہمہ تن گوش تو اگر ہو جائے
امید رحم میں اول عبث ہے گریہ واہ
قفص میں ہو گا خدا جانے حال کیا میرا
خیال گل کا اڑاتا ہے ہوش بو کی طرح
چمن میں خوف خزان تھا یہاں سرخ فروغ
بنادیا مجھے تو نے ہی سخت جان نہ
میں نالہ کرتا ہوں تو دیکھ آسمان کی طرف
خیال گل ہے جو ہم تو میں سمجھتا ہوں
چمن سے صندھ تو رکھ کر قریب شمع قفص

نہ سن سیکامے غم کی داستان صیاد
دل و جگر میں بہت زخم ہیں نہان صیاد
خیال خندہ گل ہو ننگ نشان صیاد
جناب عشق کا پہلا ہے امتحان صیاد
تو پہر یہ کیوں ہے غلغلہ دل کے دریاں صیاد
تو کچھ سناؤں تجھ اپنی داستان صیاد
کہیں ہوا کسی پر ہی مہربان صیاد
ہوا ہوں دامن میں پھنستے ہی نیچان صیاد
میرے سکوت سے ہونا نہ سرگران صیاد
فراغ تھانہ وہاں کچھ مجھے نہ یان صیاد
یہ زندگی مری اور ہجر بوستان صیاد
جو میرے غم کا ہے منظور امتحان صیاد
قفص ہے قصر مرا اور پاسبان صیاد
اوسیکے گل سے کہیں نہ ہو خدا مان صیاد

فروغ غلغلہ دل کا خدا ہی حافظ ہے

	زمین ہے دامن بلا اور آسمان صیاد	
<p>ہوشیاری ہم میں کیا آئی ہوشیاری کی بعد سنتعل ہو ناکید کامیری خاموشی کی بعد کیا پا کرتی ہے انت میکسین گشتی کی بعد کیا گزک پاتا ہوں میں صہبا خاوشی کی بعد کچھ کیگی آرزو سے دل ہم غموشی کی بعد چار کے کا نہ ہے چڑھیں ہم سکڑنشی کی بعد</p>		<p>عقل کو دیوانہ ہم سمجھ قرح نوشی کی بعد کس قدر آتی ہے مجھ کو شرم جب تاہی یاد آج کچھ یہ طرح کا نوح سے لگی ہے اوکی رہا چپ جو رہتا ہوں تو دیتی ہیں ہزاروں گالیوں عید تو ملتے ہو مجھ سے پر ہے مہ نظر سر کاٹنے سے بڑھ ہے کس قدر اپنا وقا</p>
	<p>پنی تو لینے دے درازا ہر چین پھپھو چینا ہوش ہو تے ہیں بجا رہ نہ بکے نوشی کے بعد</p>	
<p>ہے سب کا یہ پسند میری ہو ہو پسند عالم میں اپنی اپنی ہے اے غور و پسند اک ل مجھ پسند ہے جب کو ہے تو پسند پروانے کی ہے جب کو مہبت آرزو پسند پانی ترا مجھے تجھے میرا ہو پسند بسکوزبان تیغ کی ہے گفتگو پسند چاکون کا اپنے او سکون نہیں ہو پسند دلت ہمیں پسند او سے آبرو پسند</p>		<p>اے زلف یاد شک سے بڑھ کر ہے تو پسند حر با کو غور و تدرد کو مجھ کو تو پسند لے غم نہ مجھ کو جان نہ تن حدیش تو پسند ملتی ہوئی ہے کچھ دل بیتا بے مرے یہ اپنا اپنا ذوق ہے اے تیغ نازیار باتیں وہی کر گیا تمہاری نگاہ سے گل بھی تھا کیا تمہارے حسنیتہ جانکا دل کیونکر کر گیا غیہ ہمارا مستابلہ</p>

شکل پسندی دل نادرانچ جان لی	یعنی کہ اوسنے کی ہے تیر ہی رز و پسند
ہے توجہ پاک دامن دل کے لئے فروغ تاریک جگہ سے کیا ہے رن و پسند	
ردیف ذال معجم	
اتنی نہوگی آپکو جو نئی قسم لذیذ بوسہ ہتھائے رخ کا میسر ہو مجھے چہر کا نک جھیر سے قسم نے اسی ملیج آنے سے خطا کر دل بشیر سے ہٹ چلا کیا پڑ گئی نظر کوئی اپنی ادا اونہیں لکھا جو وصف اس بشیر کا ہو گئی	جتنا ہے جھکو دست خانی سے ہم لذیذ گر مین کہیں ہے میوہ باغ ارم لذیذ کیا ہو گیا کباب دل پُر الم لذیذ قدسیہ نبات سے ہوتا ہے کم لذیذ جو کہہ سہو ہین آج کہ ہوتا ہے ہم لذیذ شاخ نبات سے بھی زبان قلم لذیذ
یہ ذوق کا تھادی ہے نقصان لے فروغ جو اسکی گالیوں کو سمجھتے ہو کم لذیذ	
ردیف اے مملہ	
وہاں جانا ذرا لے دل سمجھ کر خیال یار کی بھی خوشی ناز کر	تڑپتے ہین جہان سہل سمجھ کر ذرا او اضطراب سہل سمجھ کر

<p> کبھی بند قیاس کو لانا اوسنے چلے ہیں حضرت دل شل سہل عطا ہو کچھ تو ہر کو دل کے بدلے و فور ضعف سے نالے ہی تکیہ یہ زخم دل ہے خندان کس قدر آج لئے جاتا ہوں دان ہمراہ دل کو وہ شمشیر قضا کا گھاٹ نکلا گلوئے عاشقان ہی ہے ادگاہ کسی سہل کو جب وہ دیکھتے ہیں ابھی پردے میں گو وہ رخ ہے لیکن بتوں کی شان میں للہ واعظ </p>	<p> ہمارا عفت رہے مشکل سمجھ کر پیش کو رہے ہر کام سمجھ کر حساب دوستانہ رول سمجھ کر نہیں آتے کڑی منزل سمجھ کر زبان خجستہ قاتل سمجھ کر خطاب ناز کے قابل سمجھ کر جان اورے تھے ہم ساحل سمجھ کر اے او خجستہ قاتل سمجھ کر بناتے منہ ہیں میرا دل سمجھ کر ادھر آنا مہ کامل سمجھ کر کہا کر کچھ حق و باطل سمجھ کر </p>
---	---

دم دیدار کر لیتے ہیں ہم بند
 فروغ اس آنکھ کو حاصل سمجھ کر

<p> کل بہن عشق آگیا دل کا ترپنا دیکھ کر میں تو کچھ کہتا نہیں لیکن یہی سمجھ کر غم عذر بارش سدا رہا مدعا ہو جائیگا کس قدر تار تار دل پر مجمع آہ و فغان </p>	<p> آپ ہی بیخود ہوئے اپنا تاشا دیکھ کر کیا کہیگا تمکو عالم حال میرا دیکھ کر اب فراموش چشم ترا نسوہانا دیکھ کر دل ہی حیران تھا سر سامان اپنا دیکھ کر </p>
--	---

<p>دیر تک ٹھہرے رہے تھے حشر پر پاؤں دیکھ فکر مضمون کمر کا دل میں آنا دیکھ اپنی جانیں کھوئیے اسکا سپر دیکھ خود منی آتی ہے بھوکا مال بنا دیکھ شام نافہ جام فرقت کا تاشا دیکھ ہم نہ کہتے تھے ذرا دل کو لگانا دیکھ</p>	<p>کوئے قاتل کا تاشا رات دیکھا ہے خوب کس قدر ہم پر کرم کرنے لگے اسرا غیب سرو اور شمشاد کیا ہیں فتنہ ہائی روز حشر ناگوار طبع کیونکر طعن سے اغیار ہو اس قدر سوئے کہ چوٹ کے صبح محشر تک ہم اب جفاؤں کی نگاہت ہر کسی کی فروغ</p>
<p>پہلے اس کو دل دیا تا اس نے کیا دیکھ</p>	<p>اب عبت ہی شکوہ اس پر دشین کا ای فروغ</p>
<p>پاتا ہے جو ہر دم تھے ناوک زبان اور کیون مجھ کو جلاتا ہے تو لے سوزنماں اور جس وقت وہ جلا دست کہتا ہے کہ ہاں اور ارباب دبا درہین اور سوختہ جان اور ان ابرو و مژگان کے سوا تیر و کمان اور کچھ مجھ پہ کرم کیجئے لے پیر مغان اور سپر کون ہے پہلو میں مے گرم نغان اور کتا ہوں میں جب ہیج کوئی راحت جان اور عالم کے مکان اور میں اور او کا مکان اور</p>	<p>ہر دم دہن زخم سناتا ہے بیان اور جز شمع سحر جھگو ہے کیا مجھ پہ گمان اور کس ناز سے آجاتی ہے تن میں مریجان اور واعظی ارشاد تو موسیٰ کو ہوا تھا ابتک نہیں دیکھی قدر انداز قضا کی کرتا ہوں ادبناصح نادان کا ابی مین آنکھوں سے بھگیا خون چھوٹا دل زار کیا فہم رسا ہے کہ لگاتا ہے دہن تیر پہنچ گیا نہ تو ضد نہ کرے قاصد نادان</p>

<p>آیا نہ کوئی اسکو ہنر غیبِ فغان اور ہے رسمِ محبت کی ہیان اور مان اور کرتا ہے اسے آگ مرا سوزِ زمان اور عقدا کا نشان اور ہے اور کا نشان اور اُنی تیرے سمجھا نیکو لے ایک بان اور ہے جنسِ گرانما یہ کرد اسکو گران اور آجاؤ بسلب ورنہ میں کرتا ہوں فغان اور</p>	<p>نادان ہی رہا صورتِ بلب ل شیدا دہ گالیان لکھتے ہیں ہمیں اونکی شاہم ہوتا ہے غضبناک وہ تاثیر سے اونکی معدوم ہی ہوا اونکی کمر اور ہی موجود وہ تیغِ زبان تیغِ بکفت آتا ہے لے دل جہان لیتے ہوا کہ بوسہ پا کے عوضِ حیا دیکھی مے اک نالے کی تاثیر تو تہنہ</p>
<p>فطرت سے فروغِ اونکی جو آگاہ ہے یہ دل وہ لطف ہی کرتے ہیں تو کرتا ہے گمان اور</p>	
<p>کون جاتا ہے حرم کو کو بے جہان چوڑ کر ہم خبر لیتے ہیں یوں جاسوسِ مہیاں چوڑ کر بلبلین صحرا کو جاتی ہیں گلستان چوڑ کر سر کے بل جاتے ہیں آہ اہلِ میان چوڑ کر انکھ جلتے ہیں کہاں دامنِ مرگان چوڑ کر کستور گیر کے بہا گدل میں بیکان چوڑ کر ایدل اس کے در پہ جہان آہ و افغان چوڑ کر چاہے بچے زندان کو جانا قصہ یوان چوڑ کر</p>	<p>شیشِ صاف کیجئے بائین نہ ایمان چوڑ کر بے سبب تے نہیں ہر جان کو دان چوڑ کر حسن نے کس گل کے یارب یہ جنون پہلایا دیکھئے اب کس دے ہم کلیسا کی طرف تو ہی بتلا دے ہمیں پہرہ لے چہ شوق دیکھ کر صورتِ مری و شہ تشدد کے تیر یار ایک تو پردہ نشین وہ دوسرے نازک مزاج عشقِ گمراہِ صادق ہے تو جان زلیخا کی طرح</p>

<p>ہر گھڑی ہر سکن طرح و قیاس چو تاب ایک دم کو رہ نہیں وہ ہو تے مثل غزال عشق صادق جب سمجھتے ہم کہ جب ہمارے گل رو بروا دیں فوج مرگان کے نہیں کیا ہر کون جسکے دامن کی تمنائیں ہو ہن خاک ہم او کی گر تصویر ہی تو دیکھ لیگا ناصحا</p>	<p>ہو گیا ہے حال ہیر چاہ زرخندان چوڑ کر کیا ہی سیکھا طرز حیوان موضع انسان چوڑ کر بلبلین بازار کو آتین گلستان چوڑ کر ترک گردن ہٹ گیا سوا میدان چوڑ کر اوسکے قدموں کو کمان چائین ہم بجان چوڑ کر لیگا ہر اپنا گریبان میرا دامن چوڑ کر</p>
<p>تم نہ کہنا مانا پاس ارٹھ کا لے فروغ سخت و سخت ہو گی شغل آہ و افغان چوڑ کر</p>	
<p>چھپے ہم ہستی ہو ہر دم غم سے فنا ہو کر بہت سستا چٹا یہ دل حساب و محشر مے خون گشتہ اراٹون کی قسمت میں لکھا تھا بہار حسن جان تک سائی اپنی گر ہوتی نہیں دہاتی ڈو پنازیب تن ہے محنت ملے کرم کرتے ہیں مجھ پر او کی عشوے بھل کر محبت نے عجب تاثیر بخشی ہے ہر مے دل کو</p>	<p>ہمارا ساز راحت بنگیا اب بے حد ہو کر شہید خنجر ہے ہر جسمی ناز و ادا ہو کر کہ زیر پاسے محبوبان ہر رنگ فنا ہو کر تو بولے زلف مشکین کو اوڑھ لائے صبا ہو کر ہمارا زخم دل یہ رنگ لایا ہے ہر اہو کر کبھی تیغ جفا بن کر کبھی تیر قضا ہو کر سکھایت ہی جو نکلی ہے تو نکلی ہے دعا ہو کر</p>
<p>فروغ اتنا زد و تلو اب زیبا نہیں ہرگز غلام خاندان سید ہر دو سرا ہو کر</p>	

<p> بتو کچھ خوف بھی اللہ کا ہے قیامت سے ہڈیڑھ کر قیامت یا نزاکت اور حیا و دونوں ہیں ملتے میں سنکر تجھے واعظ کو کا صوف یہ گیسو اور ہر اک تار اسکا ایسا بتا لے نافہ تاتا تار تجھ کو جو کہتا ہوں کہ جاتے ہیں عاشق چراغ داغ دل ٹھہر رہا ہے یارب رقابت کے ہیں باعث اس ہیں چلو صحرا میں دیکھو خون شیرے یہیں کی ہے میری مٹی یہیں کی </p>	<p> سے اک جان ہزار آزار کیونکر نہ ڈھاسے آفتین رفت کیونکر کرے جنبش لب اقرار کیونکر کرونگا دن سے آنکھیں جا کیونکر نہ ٹوٹیں سجم و زنا کیونکر ملی یہ بچے زلف یا کیونکر تو کہتا ہے بہت عیار کیونکر حضور مار زلف یا کیونکر ملینگے کافرو دینار کیونکر رگ گل بنگلے ہیں حنا کیونکر چھوٹیکا مجھ سے کوئی یا کیونکر </p>
<p> وہ سنکر غم مرا ہنس کر یہ بولے ذرا پہر مان فروغ زار کیونکر </p>	
<p> ردیف زائے معجزہ </p>	
<p> کیا پوچھتے ہو چاک دل زار کے انداز دیکھتے ہیں ہر اک ملک کی تلوار کے انداز </p>	<p> سب آپ کے ہیں وزن دیوار کے انداز کچھ اور ہی ہیں ابرو سے خمدار کے انداز </p>

<p>ایک ایک سے بڑھ کر مین ستمگار کے انداز رفتار مین ہی مین تری گفتار کے انداز کچھ سیکے مین او سننے تری رفتار کے انداز دیکھو تو ذرا عمر کا خوشخوار کے انداز خود کینچتے تھے طرہ طرار کے انداز کیا صاف ترے طالب دیدار کے انداز کچھ رکھتے مین نشان رخ یار کے انداز پہچانتے مین طالب دیدار کے انداز مین سر مین ترے شیشہ بندار کے انداز</p>	<p>مین کسو بتاؤں کہ کیا کسے مراد دل جان آگئی تن مین ترے آواز قدم سے کیونکر نہو محشر سے جہان درہم درہم کس طرح کرے بات کوئی چشم سے اسکی دیکھا تو خطا کچھ ہی نہ پائی گئی دل کی حیرانی و بخوابی نرگس سے عیان مین اپے خرچ تراناز بجا ہے کہ یہ جسم وان بھکھو ٹھہرنے نہیں تھے سنگ دربان زاہد ہے تجھے سنگ دیر کی حاجت</p>
<p>قالب مین کی طرح فروغ اب نہیں آتا کیا سیکے مین دل سے بت عیار کے انداز</p>	
<p>روایف سین حملہ</p>	
<p>پہنچو گے اکیل شادی مین اسکو خدا پاس جس طرح عیش دل ہے تمہاری جفا پاس کسکے بدن کی بو تھی اتنی صبا کے پاس جاتا ہے دوڑ دوڑ کے زلف و دوتا پاس</p>	<p>زاہد چلو تو اس ربت کا فردا کی پاس غم ہے تمہارا میرے دل و فنا کی پاس گل لے لیا ہے اپنا گریبان جو چاک چاک سودا ہوا ہے کیا تجھے لے دل کہ بار بار</p>

<p>کیا دل گیا تھا آتش رنگِ خنکے پاس جز در و کچھ نہیں ہے دل مبتلا کے پاس ہر دیکھتا ہے غور سے وہ مجھ کو آ کے پاس شاید کہ اونکی تیغِ ادا ہے قضا کی پاس جانا نہیں ہے وہم ہی میرا دوا کے پاس کیا دورِ بین ہمارے دل مبتلا کے پاس</p>	<p>آتی ہے تجھے بویِ کیا بے آفتاب اے تیر غم نہ کیلئے کاوش ہے اس قدر کس درجہ بد گمان ہے کہ مجھ پر لگا کے تیر جاتی ہے جان زارِ عجب شوق و ناز اے دروِ یار مجھے نہ بد گمان ذرا گھر بیٹھے دیکھتا ہوں اسے چشمِ داغ سے</p>
<p>کیون نہ امید کرتے ہو دل کو تم اے فروغِ شوخی بھی ہنگامی ہوئی شرم و حیا کے پاس</p>	
<p>محتاج جیسے جاتا ہے حاجت روا کی پاس جاتا ہے جان بوجھ کے کالی بلا کے پاس جاتا ہے بنگلہ آئینہ اوس خود نما کے پاس ہر پوچھا جو وہم میرے فغانِ دُر کی پاس جاتا ہوں دیکھ کو میں بڑے رشتہا کے پاس چھندِ عجیب ہے تری زلفِ دوتا کے پاس جاتے ہو تم ہماری بدولتِ خدا کی پاس اعجازِ پاکہ سے سیرِ یاربِ خاک کے پاس کیا نقش ہے عجیب ترے نقشِ پاکِ پاس</p>	<p>یوں دل چلا ہے ترک کی تیغِ جفا کی پاس اے دل تو ہر چلا اوسی زلفِ دوتا کی پاس کیا ہوشیار ہو دلِ نادان بکارِ خویش نالے لے اوسکے پردہ محلِ اوسٹ دیا زادہ تم اپنی سجدہ قدس کی راہ لو پہنتے ہیں جان بوجھ کے مرغانِ عقل و ہوش اوس بہت نے قتل کر کے کہا مجھے دیکھ لو رہتے ہیں دستِ بستیہ بہت اوسکے روبرو اتے ہیں روزِ جن و ملکِ سر کے بل بیان</p>

دنیا کا گردِ دل کے فروغ آئی کیون خیال
کیا کام دیر کا سرم کبریا کے پاس

رویفشین مجھ

کل تہی لے سو مر بلبل نالان خاموش
ہے کوئی بات بانج وہ کسے یا نہ کسے
ذکر محبوب کا ہر حرف سے ایک راز صبا
گل کمان اور کمانہ رخ شک گلزار
کیا ادا ہو گیا شمشیر ادا کا کچھ شکر
آج کس بلبل شیدا کا سنا ہے نالہ
پہر گیا ہونہ کہیں آکے وہ تنوخ آخر روز
پاس بانی شب زلف کا منصب ہے تجھے
اس سبب سے کہ خموشی ہے جوابِ جلال
و اعطا چھینٹوں ستیرے نہیں ہوئی گہی
شور کرتے تھے جو گل کشن سستی میں بہت

آج ہے سارا گلستان گلستانِ خاموش
ورنہ یوں جلتی کٹری شمع شبستانِ خاموش
نہ سینک کان بھی میراے نادانِ خاموش
یا وہ گوئی نہ کر لے بلبل نالانِ خاموش
کیون ہوا ہے دہن زخم نمایانِ خاموش
ہے جو غنچے کی طرح وہ گل خندانِ خاموش
آج ہے شام سے جو شمع شبستانِ خاموش
پہر تو کسو واسطے ہوئے دل حیرانِ خاموش
میں تری بات پہ ہونِ ناصح نادانِ خاموش
ایک ذرہ بھی مری آتش بنیاںِ خاموش
آج جاتے ہیں سو شہرِ خموشاںِ خاموش

کچھ تباؤ تو فروغ آپکا کیا حال ہو آج
بیٹھے کس سوچ میں ہو سب گریبانِ خاموش

ردیف صاوملہ

خوب نیلگی بہائے دل کی حرص
 سور کو طوفان میں ہے ساحل کی حرص
 دل کی دشمن نگہی ہے دل کی حرص
 ایک ہی ہے او کی اور بیل کی حرص
 کیا بڑ ہی ہے مطلب مشکل کی حرص
 کشتی دل کو ہی کیوں ساحل کی حرص
 اب نہیں ہے راحت منزل کی حرص
 ہے اگر کچھ گرمی محفل کی حرص
 کہتے ہیں اللہ سے اس سائل کی حرص
 چوڑ دے اس دعویٰ باطل کی حرص
 دل کی حسرت بنتی ہے کاہل کی حرص

زور پر ہے خنجر قاتل کی حرص
 دل طلبگار کون ہے عشق میں
 صبر سے ملنے نہیں دیتی کبھی
 دل تڑپتا ہے مرا بھروسہ حال
 بوسہ لب مانگتا ہوں دہم دم
 عشق ہے دریا سے ناپید کنار
 ہو گئی چکر کی عادت مثل چرخ
 آتشیں رخ سے اولٹ دیتے نقاب
 دیکھ کر کا سے کو مری چشم کے
 اوس سے دعویٰ عشق کا ابوالہوس
 کام میں سستی نہ کرنا چاہیے

آج کرو تم جو کرنا ہو فروغ
 گل ہوا ہو جائیگی یہ دل کی حرص

ردیف صاوملہ

<p>اقرار سے غرض ہے نہ انکار سے غرض جھکواؤ اسکی زلف کے اک تار سے غرض پرستش سے کچھ نہ کام نہ بیمار سے غرض اک حرف کی ہے عمل شکر بار سے غرض لنگھگی خاک کا کل دلدار سے غرض اسکو ہے کچھ وکیل نہ مختار سے غرض رکھتے ہیں پہر اوسی بت عیار سے غرض پہر اور کیا ہے آہ شربار سے غرض اتنی ہے جھکواؤ طالع بیدار سے غرض رکھتے ہیں جبے آپ کی رفتار سے غرض مان کچھ ہے اونکے جبہ دوستار سے غرض درپردہ کچھ ہے مردم بیمار سے غرض</p>	<p>ہمکو تو ہے فقط سخن باری سے غرض زاہد ہے جھکواؤ جبہ دوستار سے غرض اونکی بلا سے کوئی مے یا کوئی بھے میٹھی نہ بات کہئے تو گالی ہی دیجئے قدیون پہ اونکے آپ ہ گرتی ہے بار بار دل ہر معاملے میں بہت ہوشیار ہے کیا ہو گیا ہے ہمکو کہ سب حال جانکر لو پونکتے ہیں جامہ ہستی کو اپنی ہم اکدم کو خواب ہی میں مگر بیاں آئیں وہ ہوتا ہے ہمکو چشم کا ہر روز سامنا کچھ دست یکشان کو نہیں اعطوں سے کام دل کو خیال چشم صنم بے سبب نہیں</p>
<p>ہوتی تھی کیا ہی لطف سے اپنی بس فرورغ جبکہ نہ تھی ہمیں بت عیار سے غرض</p>	
<p>رونیطی سی مہملہ</p>	
<p>لیکن نہ میں کو گنگا کہ تغزیر غلط</p>	<p>گو میرے ساتھ نہ نسبت تقصیر غلط</p>

<p>مین اور گلا تراہت بے پیر ہے غلط تقدیر ہی مین اپنی شہادت نہیں لکھی اکدم نہ میرے دل کا کبھی غم غلط ہوا گو وہ نہ آئے تیر تو یہ اونکا آگیا کچھ اور ہی ہین ابرو و مژگانِ دلربا کیون حرف رکھیں ہم خط خسار یا پر جب تک نہ آپ چہرے سے پردہ اٹھائی گئے</p>	<p>واللہ مثل شکوہ تقدیر ہے غلط اونکی طرے قتل مین تاخیر ہے غلط لاؤ گزان نالہ زنجیر ہے غلط کتاب ہے کون آہ کی تاثیر ہے غلط کہنا دے کمان اسے تیر ہے غلط کیسے کہیں نوشتہ تقدیر ہے غلط کیونکر کینگے ماہ کی تنویر ہے غلط</p>
<p>تاخیر مقتضائے رحم ہے لے فروغ وہ ترک او قتل مین تاخیر ہے غلط</p>	
<p>ہوش تیرا لے بتِ بے پیر ہے غلط کوئے صنم کی خاک کیونہ جب ملی کتے ہین شکوہ ہجران بہت صحیح سبیل میں طیب بیچ و خم دلربا ہین ممکن نہیں کہ شوخی ہو وہ کینچ سیکے کبھی زاہد قسم خدا کی ترا قول سر بسر</p>	<p>یاں تک کہ کچھکے تیری تصویر ہے غلط کہنے لگے کہ نسخہ اکسیر ہے غلط لیکن ہمارے وصل کی تدبیر ہے غلط پر یہ کہ مثل زلف گر بگیر ہے غلط واللہ مین نہ مانو نگا تصویر ہے غلط مانند وعدہ بت بے پیر ہے غلط</p>
<p>میشکِ فروغ اُس رخ روشن کے سامنے ماہِ فلک کا دعویٰ تنویر ہے غلط</p>	

ردیف طالع معجم

و عظمین ذکر سے ہی لاوا عظم	آئے تہا ہکو بھی مزا و اعظم
دیکھ غصہ میں پیگیں و اعظم	چل زیادہ نہ مغر کہا و اعظم
انتہا کا ذرا خیال ہے	آپے کی ہے ابتلا و اعظم
گرچہ پیوند ہیں پر سمجھتے ہیں	سہ سے باتیں نہ تو بتا و اعظم
دینگے قاضی کو ہم ضرور سزا	اسمین فتویٰ ہے کیا تیرا و اعظم
دیکھو چکر بہشت رو صنم	ذکر دوزخ کا تا کجا و اعظم
سننے جاتے ہیں رند ب تیری	کوئی ساعت میں دیکھتا و اعظم
کیا کہوں کر چکے ہیں کیا تجویز	رند سیکش تری سزا و اعظم
راہ مسجد کی بول جا لگا	ہو ہمارا نہ رہنما و اعظم
سیکھوں پر گمان بیہوشی	ہوش کی اپنی کرد و اعظم
کان میں رکھ کے پیہ بینا	نہ سنو نگ سخن ترا و اعظم
دختر رز کے حسن کو اب دیکھ	حور کا ذکر کر چکا و اعظم

نفرہ سیکشان کو سنکے فرخ

کچھ تو سمجھا جو چپ ہوا و اعظم

ردیف عین مہملہ

خاک ہو چکر ابھی مثل پر پروانہ شمع	اگر زبان پر لائے کچھ دل کا مری افسانہ شمع
-----------------------------------	---

<p>رکنتی ہے زنا رہی اور سجدہ صد دانہ شمع بہول جاے دیکر تانا زمرہ مشوقانہ شمع ورنہ یوں ہنستی کہی محفل میں بیجا نہ شمع کیا ہی مانند دل بیدار ہے فرزانہ شمع کیسی روتی ہے ہر کو لاشہ پر داغ شمع عشق میں تیرے تھی مضطرب و پریشانہ شمع رہتی ہے یکسان میان کعبہ تجانہ شمع</p>	<p>کیا کیسی زلف رخ دو نون پر شید ہو گئی رے روشن سے ذرا اپنے اوٹھا دیجے نقاب کچھ اشارہ خندہ جان بخش لبکا ہے ضرور ترک ہستی ہی نہیں رہتی ہے غافل یکدم دیکھئے تاثیر الفت اور پاس اتحاد خانہ زہنور سے نکلی نہ تھی باہر ہنوز دیکھ لے زاہد تو اس روشنی کا مقتضا</p>
<p>جلکہ آخر کند یا پروانے نے بھی آفرغ آستانہ جو ہے اور مہر سے بیگانہ شمع</p>	
<p>دام دل ہو جائے اشک کا پروانہ شمع دو دہنگہ اور گئی شکر مرا افسانہ شمع کیا مجال تے تیری محفل میں شانہ شمع نے رہی ہر گز تیرے چکرے جانانہ شمع بہرتی ہے اشکوں نے اپنی عمر کا پیمانہ شمع رکنتی ہی نظرون میں حکم سبزہ بیگانہ شمع داغ سے لیکر چلا ہے نسل صاحبانہ شمع زلف تو کوئی ہی اور رکنتی نہیں ہے شانہ شمع</p>	<p>دیکھئے تو گر کا کل و خال رخ جانانہ شمع دیکھو اور پروانہ میں ہی کس قدر ہون دل جلا حسن کی حیرت جہنم ہی تو کر سکتی نہیں کر کے قالب کو تھی مانند فانوس خیال بے ثباتی دیکھ اس سہتی موم موم کی گلشن محفل میں جب آپ ہیں و نق نوا اس شبنم یک میں دل کسکے استقبال حسن ذاتی ہے نہیں محتاج آرایش ذرا</p>

جب سلم ہے کہ ہرین مشوق سنگین فریغ
کیون نہیں ہر ڈالتی کلگیر میں دندانہ شمع

ردیف غین معجمہ

زخون نہ خیم کماؤ ہرین دل شہسو کا داغ
ہے زندگی کا لطف یہی دیکھنا ذرا
اتے ہی دل کو بلبل شہید ا بنا دیا
کرتا ہے شک جامہ دلد وز دلبران
سوزش کا کچھ نہ چارہ ہوا آہ سر دے
کیا باغ باغ ہوتے ہرینہ سنکے اس کا غم
یاں تک جلایا آتش فرقت لئے ہر کو آہ
یہ مہر ہے قبالہ الفت کی دیکھنا
بستاں سہری ہر پے دولت سراہی داغ
اے ناخن طال کہیں مٹ نہ جا داغ
اب لگے چلکے دیکھئے کیا گل کھلا داغ
کس درجہ میر دل پہ ازیا قبائے داغ
ہاں کچھ میر شک گم نے دل سے چھوڑا داغ
اس دل نے جکے عشق میں اغون پہلا داغ
ہرین شعلہ زن تنور جگر میں بجائے داغ
ہاں آگداز قلب کہیں بہ نہ جا داغ

کیئے یہ کسکے حسن کی گرمی سے اے فریغ
روشن چراغ طور ہے دل میں بجائے داغ

نہیں آگیاے جان تپ نہیں فریغ
ہوا جو نلکے سے جا کو دل زیر زمین فریغ
ادٹا دو جلد تر پردہ خدا کیواسطے فریغ
تو دیکر جان تپو ہرین تقاضا ہمیں فریغ
بجھدا اللہ ہوا شکل سے یہ اندوہ گہیں فریغ
خلش سے وہم کتا ہو دل پہ یقین فریغ

<p>خرام ناز سے کہہ کر اے ذوق بیتابی غم جانان کی یارب مجھے کیونکر ہو سکنا کیسے رحم کی مانند ہم جاتے ہیں عالم سے تمہارے نگہبند کیسے دور سے میں ہو جان سعا ذالندہ بنگا نامہر کمان تھا ہے زندہ کمان رسالت گرنوئی ختم اوس شاہ دو عالم تو وہ ہے منظر کل نہتاے حسن کا جسکو</p>	<p>کہ دست ہے ہیڑھا یدل گوشہ نشین فارغ نہ فرصت ہے اہل دل کو نہ یہ جان جزین فارغ شکن کی کشمکش سے اب تو موزیا جبین فارغ ستم سے اپنی خونریزوں کے سبب ہو چیں فارغ غم است ہوئے گر شدہ دنیا و دین فارغ تو پہر کس طرح ہو تھ حضرت روح الامین فارغ بنا کر ہو گیا اب دست صیوت آفرین فارغ</p>
---	---

فروغ اس کشمکش سے دہر کی ہرگز نہ گہرا
 ہلا دیکھا کیسکو تھے دنیا میں کہیں فارغ

رویف فائے تازی

<p>مکن نہیں کجی سے کہی باز آئی زلف دیر و حرم میں بھی نہ کوئی اس سے بچ سکا ہونا تھا ہر کو کشور آشفنگی کا شاہ دیتے ہیں اسکو سر پہ جگہ مہر خان کیا تھی خبر کہ سنبل گلزار حسن ہے کیونکر نہ اپنے جاسے سے باہر ہو حسن یار</p>	<p>سو بار گریچہ مصحف عارض دھما کی زلف پہنچتی کمان کمان یہ کہند رسا زلف پڑتا تھا ہم پر سایہ بال ہمارے زلف اندھے شان شانہ حاجت روا زلف ہو گا دلون کے خون سے نشوونما زلف پہنے ہوئی ہر عارض جانان بجا زلف</p>
--	--

<p>پہلے تو اپنی بگڑھی مہولی کو بنائے زلف کدو دکان ناز کو اپنی بڑھائے زلف</p>	<p>پرسش وہ مرے حال پریشانی پہ کرے دل ہی نہیں رہا کہ خریدار جو رہو</p>
<p>اندازہ اس کے طول کا ممکن نہیں فروغ ہے انتہائے عمر اب ابتداء زلف</p>	
<p>جو رکھا ہونا بجا ہے تیغ تیراں کی طرف دیکھتے ہیں آج ہم ساقی کے ایمان کی طرف دیکھتے مرے ذرا جب وگرایاں کی طرف شوخیانِ رگ کی گھٹنیں رفت راجا ناں کی طرف دل ہمارا رخ نہیں کرتا ہے دریاں کی طرف ہاتھ کیوں بڑھنے لگا قاتل کے دامان کی طرف بوگئی تھی بیرہن کی پیر کنگان کی طرف منہم ہو قبلی کی طرف دل کوئی جانان کی طرف کان ہیں فریادیں کے آہ و افغان کی طرف</p>	<p>عشوہ کتا ہے کہین ہوں اونکی شرکان کی طرف کسکو دیتے ہیں شراب کسکو کرتے ہیں کتا شرح بیدا جنون کی کیا ہو صاحب احتیاج جب ہوئی روز ازل تقسیم ہر اک چیز کی کچھ تو در دہجہ میں لذت سے ورنہ کسل ہے یہی جا ادب اک بسمل نامہ شمند واہر جذب محبت کس قدر طے کر کے راہ شیخو صفا مجھے سینے یوں یاد کیجئے ناز ایدل غمناک بچے کام سے غافل ہو</p>
<p>ہوش ڈھجائے ہیں سیرے فروغ ناتوان دیکھتا ہوں جب میں تیرے بار عصیان کی طرف</p>	
<p>روایت قاف معجم</p>	
<p>نازاوٹھاتا ہے پہلوان ہر عشق</p>	<p>کون کتا ہے ناتوان سے عشق</p>

<p>راز کی طرح سے نہان ہے عشق اور خالق کا راز دان ہے عشق میزبان دل ہے مہمان ہے عشق کشتی دل کا بادبان ہے عشق آہ کس درجہ بد گمان ہے عشق ابھی سگر گرم امتحان ہے عشق ان بتوں کا مزاج لار ہے عشق پوچھتے کیون ہو تم کہاں ہے عشق آج کل مجھ پر مہربان ہے عشق جس کا سالار کاروان ہے عشق بے دہان حسن ہے زبان ہے عشق</p>	<p>روز کی طرح سے عیان ہے عشق خلق کی راز دان ہے تو اے عقل پاک تہ ہیں کبابِ لخت جگر حب طرف چاہے وہ اوڑا لیجائے اپنے اور یہی اعتبار زمین لے دل خستہ صبر کر کہہ اور کیون نہ باہم ہوا تھا دلی دیکھ لو چیر کر مرے دل کو کیا کہوں باعثِ ہجوم بلا + نام نہ نہ لے لے نہیں سکتا حرف کیونکر ہو بار یاب بیان</p>
<p>مانگئے خیبر جان دل کی فروغ دلربا حسن جان ستان ہے عشق</p>	
<p>رویف کاف تازی</p>	
<p>پیش تو ہی اسے پہنچا دے ان تک کہا تک او دل بسمل کہاں تک</p>	<p>یہ بسمل صفت تڑپے کہاں تک تڑپنے کی بھی کوئی حد ہے آخر</p>

<p>جراحت زار ہے دل سے زبان تک سچائی کا کوئی ایمان کسان تک یہ جان زار وقت امتحان تک تو جلد خاک ہو جائی زبان تک ہماری آہ جاتی ہے دہان تک تصویریں ہی ہرگز آئینان تک کوئی اس دل کو سمجھائے کہاں تک لگا ہے تار بقی یان سے دان تک نہیں ہے اس گلی میں پاسبان تک ہوا شل تو سن عمر روان تک</p>	<p>نہ کیونکر خوف نشان نکلے مری آہ معاذ اللہ یہ کافر ادائیں نہ جانے پاسے ہاں اس سخت جانی وہ مطلب ہوں کہ گر سمجھے مجھ سے دل کرین کیونکہ شکوہ حیران ہم ایدل قفص کا لطف کہتا ہے نہ جانا زبان تیغ ہی تو تک گئی آہ خبر پاتے ہیں ہم نالوں سے اونکے یہ لپکا قتل کا اللہ اکبر رہ مقصود کا اللہ رے طول</p>
--	---

فروغ اس ضعف کا دیکھو تو تم زور
نہ اوٹھا آتش دل سے دہوان تک

<p>کہ مثل تیر ہے اونکی کمان تک بڑھی رشتی تم کاری بیان تک نہیں ہے میرے ہستی کا گمان تک لے آئے اونکو کل پنہ مکان تک جو ہو پنچے اونکے سنگِ شان تک</p>	<p>تو اضع سے ہے نفرت اونکو بیان تک زمین کو آسمان کہنے لگی حلق حجاب اب آپکو کسو اسطے ہے تماشا دل کا دکھلاتے ہوئے ہم سر پر نور تیری ہے یہ سر لچ</p>
--	---

<p>گمان سایہ موئے میان تک مرے ساتھ آتی ہے حسرت یہاں تک ذرا چل حضرت پیر معان تک کہ پہونچے میرا اک نالہ دہان تک</p>	<p>نہین ہے ضعف سے ہستی یہیری نہین آتا ہوں تنہا میں دہان سے بہت باتیں بنائیں تو نے واعظ اثر تو کر مرد اتنی تو اس وقت</p>
<p>فروغ اس دل کی ہے اب برفت مثال سایہ دیوار بستان تک</p>	
<p>اور بہادری یہ ستر مرے دشمن کتبک شعلہ حسن چہکاتہ دامن کتبک آتش شوق و تمنائیں جل رہی کتبک دیکھئے اب یہ کہل غنچہ دسوسن کتبک اشک گلگون سے ہے مراد اس کتبک اے تمنای دل و دیدہ یا دلہن کتبک اے مراد دل رشتاق یہ جون کتبک دوست رکھوں میں تجھ جان کے دشمن کتبک</p>	<p>ہم سے یوں ترچی نظر اوت پرین کتبک عشق اٹھاویگا کسی رخ روشن نقا رحم لے ذوق ہم آغوشی خورشید نقا مستی ملتے تو ملی پرین حیا سے خاموش چشم سے پوچھتا ایدل تجھے منظور کیا یاد میں زلف کی ہو جان حزن لب پر گرہ رحم کر آج کہ کل کو نہوا فسوس تجھے ایدل خاہ غلاباب تو نکل سینے سے</p>
<p>مردم دیدہ محبوب سے پوچھو تو فروغ نہ اٹھیں گی صف شرکان سے یہ چلن کتبک</p>	
<p>ردیف کاف فارسی</p>	

<p>دیکھینگے جو دکھا ئینگے لیل و نہار رنگ پان سیر ایک ل کے ہین ہر دم ہزار رنگ لائیگا ایک روز ہمارا عبا رنگ چہرے سے کاوان کے رنگ غبار رنگ کیا شوخ ہو بدن کا ترے گلزار رنگ کہتے ہین کیا ہمارا ہی ہے آہار رنگ ہو جائے شل ہوش کے مے کا فرار رنگ خون چین کا دامن ناز نگار رنگ</p>	<p>لاتے ہین روز تازہ رخ و زلف یار رنگ عالم میں چا فصل کے ہوتی ہین چار رنگ کہتے تھے ہمتو آپ کے دامان ناز سے کیا بچے ہیر ہن کی سیکی اوڑا دیا کیسی قبا کہ پرد و تین چیتا نہیں کہی آئینے میں وہ رد و عرقا کے دیکھ گر میکدے میں اوس لب بیکو کا ذکر ہو کلیوں سے اپنی کیسا اوڑاتا ہے بلبو</p>
<p>دیکھا ہے ہننے گل کو ملا کر بت فروغ پہیکا ہے اوکا پیش رخ گلزار رنگ</p>	
<p>لایا مہمان عجیبے لب بیت لار رنگ لائی کچھ اور ہی رگ لب بہار رنگ تم دیکھتے نہیں ہوزمانے کا یار رنگ اس سخت کا بھی لے مے پروردگار رنگ شوخی سے ہو چلا ہے حیا کا فرار رنگ میرے جنون کا قیل و ڈال ہزار رنگ بہتر ہے کیون شبیہ میں تو بار بار رنگ</p>	<p>حبس وقت وان حنا کا ہوا آشکار رنگ بے یار کار نشتر الماس کر گئی جو چاہتے ہو کرتے ہو مانند آسمان جلجائے کچھ تو گر مٹی حسن نگار رنگ تا شیرازہ اب ترمی حاجت نہیں رہی بیلی یزور شور نہو گا کہی نصیب ماتی نہ رہنے دیگی اثر شوخی ادا</p>

دیکھو تو آب رنگ گل مرغ اے فروغ
اوسپر خدا ہے آب چین اور نثار رنگ

ردیف لام

تہنا چلا گیا طرف کوے یار دل
رہتا ہے ابر زلف میں ہی بقیہ دل
سنگ جفاے یار فی کیا ہی کیا ہی کام
بڑھتا ہے کفر زلف کا کلہ خدا سے ڈر
دیکھیں پسند کرتی ہے کسکو نگاہ ناز
میں چاہتا ہوں ترک تعلق بتوں سے اب
بجلی کی بقیہ رسی ہے گرد آسکے سانسے
نسبت نہیں ہمارے رخ رنگین سے کچھ اے
اے صبر تجھے یہ نہ رو کیگا کسی طرح
آیا ہے اُسکے زخم کو کچھ سنجے کا خیال
پہلو میں ایک لحظہ ٹھہرتا نہیں کہی
پہنچا ہے جان زار کو تازہ زلف و رویار
روتی ہے جب یہ آنکھ بامید رحم یار

سوچا نہ کچھ بھی دیکھئے انجام کا دل
کیا برق ہو گیا مے پروردگار دل
ایک ل کے ایک م میں بنا ہزار دل
کیا تجھ کو ہو گیا مے پر ہیزگار دل
اس تیر کے ہنر سیکڑوں میں دل
زاہد تو دیدے اپنا ذرا مستعار دل
لایا ہے کوے یار سے کیا خطر دل
یہ لالہ چین سے کوئی داغدار دل
گھوڑے پر اب ہوا کے ہوا ہی سوار دل
ورنہ ہے تیغ ناز سے کیوں شرمسار دل
گویا وہ گلزار ہے یہ بقیہ رار دل
اے شہسوار ابلق ریل و ہنار دل
ہنستا ہے شل زخم کے بے اختیار دل

راز نہان ہم اپنا کہیں کس سے فروغ
جان میوفا ہے اور ہے بے اعتبار دل

دل آئینہ ساج، صفائی کے قابل نہیں مرد دل بھلائی کے قابل غم یاد آتا ہے لے جان جا تو شکست دل زار لے رحم جان گزر گا ہے چاکل او سکے غم کا اسیر لگیو کو جو پڑو نہ ہرگز شرارت دل زار تیری ہے ورنہ ادا میرے بت کی نہ سمجھیں ذرا بھی جو لے ہاتھ میں کا سہ سکر کو اپنے نہیں لے خرد کوئی اسلہ میں ہے	کوئی آسین ہے خود نمائی کو قابل یہ محبوب ہے ہر شنائی کے قابل یہ مہمان ہے پیشوائی کے قابل ابھی تک ہے کچھ میوفا کے قابل یہ کوچہ ہے ہر دم صفائی کو قابل یہ مجرم نہیں ہین رہائی کے قابل ہمیں کیا تھے بے اعتباری کے قابل جو ہون جمع ساری خدائی کو قابل وہ ہوا سکے دگی گدائی کے قابل جنوں کے سوار نہائی کے قابل
--	---

ابھی تک تو دیکھا نہیں کوئی بلبل
فروغ آپ کی مہنوائی کے قابل

رونیفیم

گئے دل کی طرح یا رب کدہ ہم
کہہ پڑے نہ اب تک اپنے گھر ہم

<p> بچائیں کس طرح جان و جگر ہم حسد رائی کا تماشا دیکھنے کو چلے مسجد سے سوئے بنگلہ آج چکاٹینگے دل و کا کل کا جگہ اودھر غصہ اودھر ہے بقیاری دل اور عشو نے نین جھگڑا اور ہا نہیں ملتی ہے فرصت تیرے دل تجھے معلوم ہے کیوں تجھ سے پہلے برنگ شعلہ غیر از بقیاری خیر میں کس طرح تیری لڑائی پڑا لے اپنا کلمہ ہر طرح سے یہ غفلت کیا قیامت کر رہی ہے </p>	<p> اودھر فوج بڑھ رہا اودھر ہم چلے ہیں بنگے خود پتیا مبر ہم بہت دت میں آئے راہ پر ہم کرینگے آج قصہ مختصر ہم وہ آتش بنگے ہیں دوش سر ہم کہو کسکی کہیں بولیں کہہ ہم وگرنہ اپنی کچھ لئے خبر ہم بجھ جاتے ہیں آتش سحر ہم نہیں رکھتے ہیں کچھ زاد سفر ہم اڑے پرتے ہیں خود شل خبر ہم ترے بس میں ہیں اوکا فز نظر ہم نہیں رکھتے ہیں کچھ کل کی خبر ہم </p>
<p> فروغ اوس تیغ ابرو کا ہے ایما جو ہاتھوں پر لئے پرتے ہیں سر ہم </p>	
<p> جگر کو لائے ہیں میدان کارزائیں ہم خدا کیواسطے چشم شوخ تو ہی بتا ہمارے حال کا جرم نہیں کوئی پرسان </p>	<p> کھڑے ہیں ناوک شرکان کے انتظار میں ہم یہ تنکے چننے لگے کسکے انتظار میں ہم بسے ہیں آگے آہی یکس دیار میں ہم </p>

<p>کہ کیسے رکتے ہیں جان بقیار میں ہم اگر ذرا ہی ہے اپنے اختیار میں ہم چمن سے دور ہے موسم بہار میں ہم پٹا ہے تھے پس کاروان غبار میں ہم کہ رتے بنے نظر چشم انتظار میں ہم</p>	<p>تم اپنے غم کو ذرا آ کے دیکھ لو صاحب کہیں گے دل کی حقیقت ذرا ذرا دم وصل ہوانہ وصل میر شہاب میں انہوں عجیب ہے رہے ساتھ اپنی بیوی کے جو اور جیتے تو جزا سکے اور کیا کرتے</p>
<p>فروغ تھے وہ انکسین ملائیکے کیونکر بے ہوئے ہیں بہت دل سے چشم یار میں ہم</p>	
<p>جھکے پر پرانہ آسا آپ کو کہوتے ہیں ہم اور اس بے اختیاری پر کبھی روہیں ہم ایک جان زار کو جسکے لئے کہوتے ہیں ہم یا کون ہڈیا کر بڑے آرام سے سوہیں ہم فیصلے کیا سطر تجویز تب ہوتے ہیں ہم واسے نادانی کہ انہر جان کو کہوتے ہیں ہم</p>	<p>جا کے اوس محض میں پہلے شمع سان تو تہیں ہم آرزو پر اپنی منستے ہیں کبھی بے اختیار ناصر نادان وہ بہتر ہے ہزاروں جان سے جان فدا دست قاتل جسکی اک تکلیف سے چشم و دل لڑتے ہیں جیبا و نیکے سواذ مایہ بے وفائی ان گلوں کی دہریں شہور سے</p>
<p>وہ نہیں آتے تو کر کے ترک الفت لے فروغ اپنی جان غمزدہ بھر بان ہوہیں ہم</p>	
<p>ردیف نون</p>	

دل میں آتے ہی تھم موز جمان گھٹن
 آنکھیں دکھلا دین تہیں کلک اوکو دربان نے نقط
 ترک ایمان کی کوئی تدبیر لے ناصح بتا
 کس قدر جان بخش ہے اسکی نگاہ شرمگین
 بھگیا آنکھوں سے خون ہو کر دل آفت پسند
 مجھ کو اس شکل فقیرانہ نے کیا نام کیا
 آگیا آغوش میں آنکھوں کے جب ہزارین
 چارہ سودا کیا کچھ اونکی چشم لطف نے
 ذوق ایمان لچلا تہا دیر سے باہر مجھے
 تیرے بے پرواہ ہاں تو کہ جسکے شوق میں
 سایہ ہی اوس مہر و گل ہر سحائے زمان
 آہ کیا کیا صورتیں چہرہ تہا دیبا کی کو ناز
 کسی صورت بسکئی آنکھوں میں جو کہتے ہیں سب
 بے اجازت نقش پاکاہی لینگے بوسہ اب
 جتنی محرابیں تہیں مجھ کو یاد ابرو کے یار
 حسن کی گرمی سی یا گرمی سے بزم ناز کی
 آہ وہ بھی نگاہیں ترک آہو چشم کی

آہ دل کی آرزو میں دشمن جان گھٹن
 آج گلیمین ہی در کی چشم دربان گھٹن
 سب دائیں دس بت کا فر کی ایمان گھٹن
 جس قدر پہانیں جا رہیں تہیں گمان گھٹن
 میری اونکی شکلیں جتنی تہیں گھٹن
 خواہشیں سب ل کی چہرے سے نمایاں گھٹن
 میری مژگان شانہ زلف پریشان گھٹن
 یعنی نظریں بخیہ چاک گریبان گھٹن
 پرا دین کفر کی دست دگر بیان گھٹن
 سیکڑوں عیدیں تیر کو چہرہ قربان گھٹن
 سنگ در تاک کے گہن دیکھو گرجان گھٹن
 صورت تار نظر نظروں سے پہنان گھٹن
 میری آنکھوں کو کہ یہ یوسف کا زندان گھٹن
 جو خطائیں گھٹن آ دست جہان گھٹن
 سب تر باعث سے گرد طاق نسیان گھٹن
 مچھلیاں بالوں کی تیر دیکھ پریان گھٹن
 دل کے حق میں بیچہ شیر نستان گھٹن

اشتیاق دیدار وین چو دل پہنچا وہاں
ہو گیا سینہ شبک آبِ ہی ہاتھوں سے آہ
کیا ہوئیں یار ربہ زیبا صورتیں جن میں سے
خواب میں کل میکہ اوسکی نرا کٹ کو فروغ

ہیں دیکھو ہم کیا ستم دیکھتے ہیں
یہ کس چشم مخمور کا ہے زمانہ
وہیں لوٹ جاتے ہیں ابرو کے شیدا
ٹھکانے لگے جان وہ اکین ادھر تو
دعا چاہیں سائل سے دشنام دیکر
حرم والے کہتے ہیں اللہ اللہ
نصیبوں سے بیٹھے ہوئے تنگدے ہیں
جو دیکھے تری تیغ ابرو کو دم بھر
نہیں تو نے بھی دیکھنے میں ہاواکین
نہ کیونکر ہوں اس لہ میں پاؤں زخمی
ارے عشق یہ کیا ہے جو نیک بد کچھ
نہیں دیکھ سکتی ہے چشم فلک بھی
یہ زاہد خجل کیسے ہوئے تہیں واللہ

دیکھتے ہی اُسکو بس تلواریں عربان گھن
او گلخان ہاتھوں کی انہی تیر و پیکان گھن
تیری قدرت سے مرہ خورین نمایان گھن
آرزوئیں جہدِ رتہ میں سب پشیمان گھن

وہ غیر و نکو اور اونکو ہم دیکھتے ہیں
کہ ہم جام کو رشکِ جسم دیکھتے ہیں
لکھا جب کہیں لفظِ خم دیکھتے ہیں
یہی راہِ مدت سے ہم دیکھتے ہیں
نیا وان کا طرزِ کرم دیکھتے ہیں
جو اوس بت کا جاہ و چشم دیکھتے ہیں
ہم لے شیخِ شانِ حرم دیکھتے ہیں
کسی میں نہیں ہم ہر دم دیکھتے ہیں
سرِ پامین تیرے جو ہم دیکھتے ہیں
دم تیغ پر ہم ترم دیکھتے ہیں
نہ وہ دیکھتے ہیں نہ ہم دیکھتے ہیں
ان آنکھوں سے جو کچھ کہ ہم دیکھتے ہیں
جب آدابِ بیتِ الحسنم دیکھتے ہیں

<p>ستم کیا کیا تو نے اے آئینہ یہ سبب پوچھ لیتے ہیں ہم رنگ نکلیو یہی ہے جو شوق کمر ہسکو تو ہم</p>	<p>کہ ہم اونکی آنکھوں کو غم دیکھتے ہیں جسے مبتلا ہے الم دیکھتے ہیں کوئی دم میں ملک عدم دیکھتے ہیں</p>
<p>یہ کس گل کی بو سے زمانے کا ہر دم فروغ اور ہی رنگ ہم دیکھتے ہیں</p>	
<p>ادائیں ہم تری اونچت تل سمجھتے ہیں اونہیں کو عشق میں اوقیس ہم مل سمجھتے ہیں جگر ت نہ ہو تو زادہ شراب ناب کوثر کا گزر کر ادنیٰ دل میں تو ہم ا قیس نکالیں زبان اوس بید میں کی ہر کلیہ سوا طویل ٹھہر جاتا ہر جب یہ دل عشق سے پاک حیرت اتھی یہ نزاکت یا کوئی غمرہ جس سے وہ فقط اک نالہ بلبل سے شاہد اسلئے او گل برنگ شمع کیونکر نیرم سے بھجکھو اونچو دین دل مضطرب کیونکر دہان ہم ساتھ بھان چمن گو خلد ہو لیکن ہمارے دینو والے</p>	<p>سمجھہ کو اپنی ہم اس واسطے کامل سمجھتے ہیں جو درد دل کو اپنے پلے محل سمجھتے ہیں ہم اوسکو درد آبِ خجرت تل سمجھتے ہیں دراک کو کسے لیل کے محل سمجھتے ہیں کشتہ و فضل مطلب کو ترے شکل سمجھتے ہیں تو یہ نا فہم بے سکو کو نل سمجھتے ہیں نقدور میں ہی آنیکو کرا می منزل سمجھتے ہیں ترے اس عویٰ خوبی کو ہم باطل سمجھتے ہیں وہ میر سوز دل کو گرمی محض سمجھتے ہیں پیش کو تیری گستاخی میں دخل سمجھتے ہیں جہنم کی طرح کبیر کے قابل سمجھتے ہیں</p>
<p>فروغ اس عاشقانہ عارفانہ نظم کو سنکر</p>	

جواناں لہریں تھکومیرزا بیدل سمجھتے ہیں

مے نالے ہی تیری طرح لے لیر نکلتے ہیں
 پہنچا کوئے قاتل میں نہ گہرا ناول مضطر
 یہ کس رشک پری کی یا آئی آما رہے
 عجیب شکوہ ہی میرا سینہ بھی معاذ اللہ
 کہاں خون تلخوین جو نکھوٹ جا رہی
 وہ جمنوں ہوں کہ مثل طفل مرقد کھڑے میر
 تم اپنے حسن کی صاحبِ خبر لو خط کی آمد ہے
 وہاں یار کا چرچا ہوا، جبے گلشن میں
 جگر پر کس قدر احسان کئے ہیں ترنگان
 سخنور جانتے ہیں کاوش فکر مضامین

کہ ڈھلتے ہیں قیامت لہریں جیسا بر نکلتے ہیں
 بڑے خوش قسمتوں کے دم وہاں جا کر نکلتے ہیں
 کہ صبر و ہوشوں کے ساتھ مضبوط نکلتے ہیں
 کہ جس سناو کجا ناں بھی گہرا نکلتے ہیں
 یہ ارمٰن لہر شوریدہ خون ہو کر نکلتے ہیں
 جوان و پیر ہاتھوں میں لے لیتے تیر نکلتے ہیں
 اوڑیگا جلد یہ شہباز دیکھو پر نکلتے ہیں
 تو غنچے سے پانک وڑیگا چادر نکلتے ہیں
 کہیں بنیا میں سے آتش پار نکلتے ہیں
 کہ کس مشکل سے بحر دل سے یہ گہرا نکلتے ہیں

فروع اسدا کبر ابے نالے آپ کے دل سے

نگاہ نازِ خواباں بھی نازان تر نکلتے ہیں

نہ او سکے رخ کو نہ اونکی نظر کو دیکھتے ہیں
 آہی خواب میں دیکھا ہی کسکو ہنے رات
 یہ رشک دیکھو کہ پیش ز جواب نالہ تروق
 انہی غیر کے بھی جذب میں اثر ہے کیا

ہم اپنے نالہ دل کے اثر کو دیکھتے ہیں
 کہ آج لوگ ہماری نظر کو دیکھتے ہیں
 بغور ہم نظرِ نامہ بر کو دیکھتے ہیں
 کبھی ادھر کو کبھی وہ ادھر کو دیکھتے ہیں

<p> حضور کیوں سے داغ جگر کو دیکھتے ہیں رقابت دل جان و جگر کو دیکھتے ہیں ہر ایک سے جوش سحر کو دیکھتے ہیں ہم آج یا دے چشم ترکو دیکھتے ہیں نگاہ قہر سے رد سحر کو دیکھتے ہیں ہم اسکے حوصلہ بال و پر کو دیکھتے ہیں کہ اپنے عہد کے ہم خشک ترکو دیکھتے ہیں نہ دیکھنا ہی کیا ادا ہر کو دیکھتے ہیں جو اونکو دیکھ کے شمس و قمر کو دیکھتے ہیں </p>	<p> یہ چشم شوق ہی اسکی نظر سے گرم بہت مٹھائے عشق میں آجان ہم ایک دست شب وصال جو آئی تو شام ہی سے ہم تن نزار کو پہونچا میگی وہاں کیونکر امید واری ہی اونکی شب وصال کے کیا صبا ہی دل کی طرح دان کا عرف رکھتی وہ چشم و لب کو میر دیکھ کر یہ کہتے ہیں یہ سخت جانی تو دیکھو کہ بیٹھے بیٹھے ہم وہ پیر لیتے ہیں کیا کیا بنا کے منہ اپنا </p>
<p> انہی خبر کہ ترجی نظر آج وہ پہر فروغ غصہ و خونین جگر کو دیکھتے ہیں </p>	
<p> در نہ ہے کیوں تپش رنگ نزار میں ہو گا محال پناٹھ نہ نزار میں آتشکدے نہاں میں ہمارے غبار میں جان خیز جو ہوتی سے اختیار میں مستون کی بات آتی نہیں ہر شمار میں پنہاں ہے شمس و قمر کوئی اس غبار میں </p>	<p> اب تک وہی ہے در و دل بقیہ میں نکلے جو جان نزار اسی اضطراب میں باد صبا سنبھال کر کنایاں قدم تا دیر وقت دسج نہ دیتا نکلنے میں ایدل خفا نہو سخن چشم یار سے یہشت خاک اور یہ یار سے کشتی </p>

<p>بلبل نے کسکے عارض رنگین کو دیکھ کر کرتا ہوں اپنا رشتہ جان ندریں تر جنوٹے بنا بنا کے سناے پیام وصل</p>	<p>چوڑا چمن کو عین کمال بہار میں لے گل فروش کی جو صفت اور نیکے ہرین کیا کیا فریب دل کو دے ہجر یارین</p>
<p>کیئے تو کچھ فروغ یہ ہنگڑا تارات کیا آہ ستر فشان دل بھی تدرار میں</p>	
<p>ترا ہم پاس خاطر اوستم ایجا کرتے ہیں جب یاد کے دفتر حسن نگہ کو یاد کرتے ہیں اسیر قفس پر کیا ستم صیا کرتے ہیں تغافل کی تلافی جسکے مشرب ہیں جفا ٹھہری فدا کیونکر نہ ہوں میں خنجر پیدا و ستل پر او تھیں کج گھر تہا دل و رانہیں بچ کر دیا ویران کہاں ہے او خیال خوے نازک دیکھ تو اگر دل پنا او نکا قیدی ہے غم او نکا اپنا قیدی ہے خیال رشک کچھ ہے اور کچھ ہے ہم روائی مہ خور سے تو پوچھ پیل کوئی دیکھنا نظیر کا سمجھنا ہے ہمارا خندہ زخم جگر او سکو تھل پر پہاے طعن ہے او تھمت حامی</p>	<p>یہ نالہ ورنہ بڑا کھر تھپسے بھی پیدا کرتے ہیں تو ہم صل علی سے لیکے او پر صا کرتے ہیں کہ حکم ذبح دیتے ہیں جو وہ فریاد کرتے ہیں اوی بدیش کو افسوس پہ ہم یاد کرتے ہیں جب آسکو دیکھتے ہیں تو ہجک بکاد کرتے ہیں اونہیں کس غم سے پر اس گھر کو ہم یاد کرتے ہیں بہشت اب تو خیال یہ نالہ و فریاد کرتے ہیں نہ وہ آزاد کرتے ہیں ہم آزاد کرتے ہیں اسی خاطر اونہیں ہم دل ہی دل میں یاد کرتے ہیں بہت مدت کسیر عالم ایجا کرتے ہیں بتسم کر کے زیر لب جو وہ ارشاد کرتے ہیں کہیں ہی خچہ مغران جنوں فریاد کرتے ہیں</p>

<p>فریب عشوہ پردے میں زیادہ کارگر ہوگا کبھی رہتی ہے جسے دیکھئے تصویرِ حقیقی خدا خوشنود رکھے نالہ و فدا و دزاری کو نمایاں ہو چلا ہے خطِ عارض اس کے صدقے میں وہ مائے یانے مائے مضبوط کی طاقت نہیں ہیں</p>	<p>کہ تیر خاک پہنانی ام کو صیا کرتے ہیں اوسکی یاد سے ہم دل کو اپنے شاکر تہین ہماری بقیراری کی بڑی ملا کرتے ہیں سنا ہے قیدیان زلف کو آزاد کرتے ہیں بیان مدعا ہم ہر جہاں بادا باد کرتے ہیں</p>
<p>فروغ اونکو ہوا ہے شوق پہر گلشن کا جو رنگ گل کو مثل ہو گل برباد کرتے ہیں</p>	
<p>دل و دین تو ناز و ادا مانگتے ہیں محبت میں کامل ہی ہیں جہاں میں ہیں ایک وہ کہ بت مانگتے ہیں خدا کیا ہجرت نہ کرنا تو ان کو ایسا خدا جانے ہکو مرض کیا ہوا ہے ہوا حال زار اپنا ایسا کہ وہ بھی شہید و کین پر خون بہا و ادا ہے گدائی ملے اسکو چے کی ہکو سنبیلے نہ دے جو کہ تار و زعفر</p>	<p>وہ خود دیکھئے مجھے کیا مانگتے ہیں کہ تجھے نہ تیرے سوا مانگتے ہیں اور ایک کہ کہ بت سے خدا مانگتے ہیں کہ آہ رسا سے عصا مانگتے ہیں کہ دشمن سے اپنی دوا مانگتے ہیں مے حفظ جان کی عا مانگتے ہیں وہ تم سے ہی خونبا مانگتے ہیں نہ دولت نہ دولت سر مانگتے ہیں وہی سے تو ہم ساقیا مانگتے ہیں</p>
<p>فروغ اونکے ناز و ادا سے تو پوچھو</p>	

کہ اب اپنے کشتوں سے کیا مانگتے ہیں		
ہم صبا کی طرح کچھ ساز سفر کرتے ہیں اور باندھی ہی تو کیا عشاق سر کرتے نہیں اسلئے حاجت تری آنا مہر کرتے نہیں جسم پر ایکتا جز تار نظر کرتے نہیں ہم زیادہ اس کے چاندنی خبر کرتے نہیں اب قدم ہی اس طرف وہ ہو کر کرتے نہیں دل نہیں کرتے ہیں ہم تو کیا جگر کرتے نہیں ہاں مگر قسمت کے کلمے سے خبر کرتے نہیں اسلئے ہم حال پر اپنے نظر کرتے نہیں اونکے خیالی خیال خشک تر کرتے نہیں درد دل کرتے نہیں داغ جگر کرتے نہیں آب رنگ اس طرح کا لعل گہر کرتے نہیں	رہرو الفت ہیں مان پر نظر کرتے نہیں تیغ وہ کس طرح باندھینگے مگر کرتے نہیں رتک کے باعث ہی ہم خود وان گزر کرتے ہیں دیکھتے دست جنون کی کیا غایت ہم پہ ہے کل گئے تھے دل کچھ دل کو سمجھاتے ہوئے جذب ل پر یا الہی کیا بلا نازل ہوئی گر گمان کچھ اور ہو تو امتحان کر لیجئے ابن لکھنؤ کے گہی ہم خط نہیں تم دیکھنا شکوہ آجائے نہ لب چہ چشم قتال کا کہیں کچھ نہیں پردا کہ لب ہوں خشک یا ہوشیار حضرت ناصح جواب پند کو سمجھینگے کیا یاد میں کسکے یہ رنگیں شک جاری ہیں فروغ	
کوچہ جانان میں جانا کچھ نہیں آسان فروغ یا کوں وہ رکھتے ہیں جو پروا کس کرتے نہیں		
نہ پڑ جائیں کہیں نصیب چاہتے نشتر ہیں تو کیوں ہے اتھار پر گشتگی سپر مقدس ہیں	حرارت بڑھ گئی ہے دیکھ خون جسم لاغر ہیں کیسے خانہ خزاں سے اسکو گزرتے لکھا	

<p>کیا ہے بہتان کس سخت جان پر صاکیجے آئی کیا کونگا میں خدگنا بجان سے جگر نے خوب ہی بوسے لگو کر تیرے زخاں کے کرشمہ جنبش بر دوسے ہر دم قتل کرتا ہو</p>	<p>کبھی پہلے تو ایسے بل تھے اردو کی خبر میں جگہ نام کو باقی نہیں ہے جسم لاغر میں دل نادان مرا دلچسپا رہا زلف معبر میں اتنی اتنے کیوں خنجر لئے دست تگر میں</p>
<p>عموشادی فروغ اب و لون کیا ہو گئے ہو یہاں تک سختیاں عینے اوٹھائیں ہجر و بزم میں</p>	
<p>خدا جانے یہ کیسی ہے جیو شہم ست بزم میں غضب سے دل میں پہر پہر لگا جلوہ سینو کا تعجب ہے مجھے اس نظام شاہ خوبان پر شہنشاہ ازل کے حکم سے مٹتی قدر سے تیرے باغ جنان کو مول لے سکتے ہیں ہم شب فرقت میں کیونکر ناصح شفقت میں ملتا</p>	<p>کہ بیخود ہو گیا عالم کا عالم کیا غریب بتوں کو پہر جگہ ملنے لگی اللہ کے گھر میں کہ اپنی مملکت آباد کی دہائے مضطرب دل شفقت کا چہرہ لکھا کا کل کے دفتر میں سہرے ہیں بے بگاڑ ہر ہائے دیدار میں کیسی یاد بکر چپ ہاتھ تلب مضطرب میں</p>
<p>نہیں کہہ ڈر فروغ اس تشویش کے بھڑکنے کا پندار کہا ہے ایک دریا کو نہری دیدار میں</p>	
<p>ہم اونکے وصل کا دلیں خیال غلام کہتے ہیں تجھی سے پوچھتے ہیں سچ بتا ادوق آزادی خدگنا کر کو اپنے تو وہ کرتے نہیں سید ہا</p>	<p>کہ عرض دعا کا نام جو شہنام کہتے ہیں کہ ہم ہی کچھ خیال گردش یام کہتے ہیں اور اولاد دیکھنے دل پر مکر الزام کہتے ہیں</p>

<p>غضب میں جان کا ایک دم ہی گین ضبط کرنا بہین فرصت کہاں سے صبر تسکین بات کر سکی وفائے وعدہ کی ایلہ وسعے اولاد</p>	<p>تو بہر حضرت مل مجھ کو کیا کیا نام کہتے ہیں ابھی بیٹائی دل سے بہت ہم کام کہتے ہیں کہ جو تیری تمنا کا تو ہم نام رکھتے ہیں</p>
<p>خدا صحت عطا کرتا تو کرتے سیہ سحر کی ابھی ہمارے فروغ آزارنگ نام کہتے ہیں</p>	
<p>کہیں کیا تجھ سے ہم کیا کام آگلا کرتے ہیں اوٹھائیں کیوں نہ ناز تیرے دل کو وہ تیرے کہاں تم اور کہاں خورشید ہم جو ایک سے عجب ہر جسم میں صیاد مجھ سے صید لاغ کو وہ خنوت حسن کے شایان ہستغنا بیاپان</p>	<p>زبان سے جس کو کہتے نہیں وہ کام کہتے ہیں کہ مانند گلین جو آرزو سے نام رکھتے ہیں تمہارے وصل کا دل میں خیال خام رکھتے ہیں ترپنے کے لئے تادیر زبرد ام رکھتے ہیں غنیمت ہے کہ رسم نامہ و پیغام کہتے ہیں</p>
<p>فروغ احباب سب سے پہلے ہیں فکر میں حیران زبان سچی تو کہہ کیے کہ ہم یہ کام رکھتے ہیں</p>	
<p>دل لگے کیا خاک کوئی لطف کسا مانہ میں دوستوں کے استقدر بھگو کیا رسوائے در بدگمان ہو کر نہ اتنا ہو جسے گرم عتاب سغرہ و ناز و کرشمہ عشوہ و طرز خرام کیوں نہیں آتی اور کھو اے نیم نادیار</p>	<p>کوئی خندہ ہی تو زخون پر نکال فشانہ میں دشمنوں کے دل میں اب باقی کوئی مانہ میں آرزو مند جفا ہوں لطف کا خواہاں نہیں کون ہے انہیں کہ جو دل کا عدو جان نہیں دیکھ تو کب سے گل خرم جگر خندان نہیں</p>

<p>رو نہیں کرتے ہیں اس کا سوال اہل کرم سخت جائیگا گریبان گیر ہونا چاہیے چچ سین کا کل کے آکر دل نے پڑو کر کہا میرے لئے جی چمن میں ملیا خوش نہو</p>	<p>آپ کو زیبا نہیں لے جان شستا فان نہیں لے دل نا لان قصو خیر بران نہیں بے گندہ بیت و پامون قل بن نہ ان نہیں یار شاطر ہوں میں بار خاطر یار ان نہیں</p>
<p>دل کے بہلائی کی خاطر لے فروغ خوش بیان یہ غزل بس ہے تری کچھ حاجت دیوں نہیں</p>	
<p>درد دل کہتا ہو مجھ کو خواہش دارن نہیں غیر کا کیا منہ اگر کیئے تو ہم دکھلائیں لطف بہ قرار سی ستری لے گریے بے اختیار پہر وہیں ہے رو بہاری سن لے مضطر آج ہے جنوں کا کس قدر اس عہد میں بدل کر چوڑ کر تنہا غم جانان کو جاتا ہے کمان رشت ہو گا دیکھ کر فردوس میں اٹکاء و ج دیکھئے جا کر چمن میں ہے ہر گل خندہ زن دور دور ہو پہراتا ہے تقاضا حرص کا دیکھئے کیوں سٹے چشم بصیرت چاہئے</p>	<p>خوشنما میری نظر میں صورت احسان نہیں جان کا دنیا بہت مشکل ہے کچھ آسان نہیں انک کو پہر چمن زیر سایہ ترکان نہیں جس عدالت میں کہ اذن جنبش ترکان نہیں دولتِ حشت سے حالی اب کوئی دامن نہیں تجھ کو لے دل کچھ ہی پاس خاطر مہمان نہیں اس خراب باد میں چکا کوئی پرسان نہیں بے ثباتی پر چمان کی میں فقط خندان نہیں ورنہ کیا اکسیر خاک کو چہ جانان نہیں ورنہ نہ حسن جانان کس جگہ تباہان نہیں</p>
<p>آفرین صد فرین اس نظر پر تیر فروغ</p>	

نفر گفاری پہ اپنی تو ذرا نازان نہیں

ابھی آپ میں ہم کس آئے ہوئے ہیں
 نہیں تیرا دیکھنے خود آئے ہوئے ہیں
 ہر ایک ذرہ کیونکر نہو چشم مجنون
 نہیں کچھ ہی نسبت ہے لیلیٰ کو ان سے
 انہیں کے لب لعل قتلِ جہان کا
 یہی ہیں کہ آفتِ سحر رفتارِ جسکی
 وہ انداز ہیں انکے پیدا کے بھی
 مری خاک کو ضعف ملنے نہ دیگا
 ترے حسن کا شور خود کہہ رہا ہے
 جو دیکھا مجھے اتنا خونین میں ڈوبا
 فلک کو سکھائی ہے جس نے یہ گردش
 زبان سے تری مثل تیرے دہن کے
 مے دل کے داغوں کو دیکھا تو بولے
 اگرچہ یہ سربارتن ہے مگر ہم
 دہن سے تیرے ہمسری کر کے لے گل
 مجھے ہی وہی بات ایدل سکھا دے

سندھ آپ اپنا ناحق چپائے ہوئے ہیں
 یہ مہمان دل کے بولائے ہوئے ہیں
 وہ محل کا پردہ اوٹھائے ہوئے ہیں
 یہ لاکھوں کو مجنون بنائے ہوئے ہیں
 بہت دن سے بیڑا اوٹھائے ہوئے ہیں
 قیامت یہی ہم پہ ڈھائے ہوئے ہیں
 کہ عالم کے دل کو بہائے ہوئے ہیں
 یہ کیوں آپ دامن اوٹھائے ہوئے ہیں
 کہ سب فتنے میرے جگائے ہوئے ہیں
 کسا ہنسکے یہ رنگ لائے ہوئے ہیں
 اویسی آنکھ کے ہم ستائے ہوئے ہیں
 ہم اب تو بہت تنگ آئے ہوئے ہیں
 تیرے دل کی یہ گل کھلائے ہوئے ہیں
 پے تیغ جانان لگائے ہوئے ہیں
 یہ غنچے بھی کیا سندھ کی کھائے ہوئے ہیں
 جسے سنکے وہ مسکائے ہوئے ہیں

<p>یہی ہیں جو تشریف لائے ہوئے ہیں وہ غمخواروں کی بٹی بٹی پڑ پڑے ہوئے ہیں</p>	<p>دل و دین کے رہن تیرے جان دشمن فروغ آئینے کب وہ دم میں تھماے</p>
<p>فرخ نجات ہیں غمخوار جو آنکھوں کے پردے بچھائے ہوئے ہیں</p>	
<p>اور جہاں میں بھی تو کیا دان لگا سکتے نہیں ہم زبان سے کچھ نہ اسکا بتا سکتے نہیں ہم زبان حال پر بھی اسکو لا سکتے نہیں وہ اگر چاہیں تو کیا پردہ اوٹا سکتے نہیں ورنہ کیا تھوکر سے مہ دو نکو جلا سکتے نہیں اس قدر میں محو حیرت کچھ بتا سکتے نہیں ہم تصور میں جہاں پر اب ہلا سکتے نہیں اس لئے کو تیری قسم کے مٹا سکتے نہیں</p>	<p>کیا مصیبت کہہ اوکے پاس جاسکتے نہیں دل سے کچھ وقت کیے درو کی لذت آہ چشم سناڑے جو کچھ ہوا یا ہمیں ہوا کیا حیا کا منہ اور کیا دل کی گستاخی کا شرم اونکے ناز کو اتنی ہے ایسے کام سے لپٹے چہرے کی صفائی آئینہ میں دکھ کر شوق کے ایما سے دل کرتا ہے کیا گستاخی کتے ہیں ہم رحم کر سکتے ہیں کیا کرین</p>
<p>پردہ داری اونکی خود منظور ہے کہ فروغ ورنہ ہم آنکھوں سے کیا دریا بہا سکتے نہیں</p>	
<p>اہل کرم کی یہ روش گفتگو نہیں چہرہ تا پسند نہیں چہرہ سونہیں انسان کا کوئی بڑے خودی سے نہیں</p>	<p>سیکھی ہے کس سے اپنے لئے خوب نہیں کہیں سے کچھ شوق تو اس چشم شوق سے زیادہ ہے کہ ہر آپ کو پر جھکوں</p>

<p>آٹھون پہر کی خوب نہیں تند خو نہیں کاٹا تو مجھ میں نام کو بھی تھا اہو نہیں آٹا ہمارے گوشش تمنا میں تو نہیں</p>	<p>ہے بطف جبکہ ہن ہی کہی ہونین کے تشنہ تھی تیغ یار پہ قسمت تو دیکھے اے مژدہ وصال یہ کیا بات ہے کہ اب</p>
<p>کیئے تو کچھ فروغ یہ کیا بات ہے کہ آپ لیتے مغان کا نام کہی بے ضوونین</p>	
<p>ردیف واو</p>	
<p>کیا ہی براتی مرے ہر عضو تن کی آرزو پاؤں پہیلاتی ہے پہر دیوانہ پن کی آرزو شام غربت میں رہ صبح وطن کی آرزو سر بہیودگی تھی کو کہن کی آرزو تہنہ کی منصوبہ جو دار و رسن کی آرزو پہر ہی ہے مضطر شبک ختن کی آرزو کر غبار راہ لیلی سے کفن کی آرزو اس دل آوارہ و پیمان شکن کی آرزو پہر ہوئی انگشت حیرت کو دہن کی آرزو کب مجھے تھی فرش گلہائے چین کی آرزو</p>	<p>جوش پر ہوتی جو دست تیغزن کی آرزو سلسلہ جنیان ہر زلف پر شکن کی آرزو کتب اعز زلف پریشان صورت اشنگلی کر کے رسوا جہان جانان کو جان کہوئی تو کیا کیا کیسی زلف و مژگان کی اشارہ تہمتین ہوشیار بے دل کہ بوجے زلف جان کیلئے پردہ محمل کمان اور تو کمان اقیس لب کوچہ گیسوین ہر کو لچلی سپہ کھنچک سپہ کسی آئینہ رو کے حسن کا آیا خیال کیون تاتے ہیں مجھے یہ خار صحرا عقد</p>

<p>جھگیا کو چے مین دسکے اپنا پامی بیخودی</p>	<p>پیٹی پرتی ہے سر خرگمن کی آرزو</p>
<p>صورت خط پہلے نہ نہ بنوائے اپنا فروغ</p>	<p>کیجئے پہر پوسہ شیرین دہن کی آرزو</p>
<p>فروغ اب بہ خیال چشم ستار کرتے ہو تسلی بخش کوئی جز اجل و دم نہیں ہوتا بہلا کیوں نہ لگاتے ہو چین مین جا کی غنچو نگو جگاتے ہو عدم کے سونے والوں کو تو ہرگز ہوئے ہیں خاک جو کر تہاری راہ الفت مین ہمارا حال پوچھتا ہے برو کے اشار سے ادب ہوتا نہیں ہے بیخودی مین جانن دیکھو گرو گے کما غش آحضرت ان کی بنا دین</p>	<p>بہلا سوتے ہوئے فتنے کو کیوں بیدار کرتے ہو ہماری التجا پر جبکہ تم انکار کرتے ہو تکلف فون کو کیوں تم واقف اسرار کرتے ہو ہم سے بخت خفتہ کو نہیں بیدار کرتے ہو اونہیں پرشہر پاتم دم رقتا کرتے ہو زبان تیغ سے بھی پرشش بھار کرتے ہو شراب تندہی پر مجھ کو تم شرا کرتے ہو نظر ہر دم جو سوئے روزن یو کرتے ہو</p>
<p>نمایان ہو چلا ہے سبز خطاؤں کے عاصف</p>	<p>فروغ اب کیوں تلاش مہم زنگا کرتے ہو</p>
<p>خوب ہو عشق و لہجہ کے کرے گم مجھ کو عین اندوہ مین یہ جوش مسرت کیسا جگ و دل کو ہے کیا شوق ترے ناک کا واہ لے عشق وہ ہر لحظہ نئے ظلم کرین</p>	<p>اور بدلے مین عدالت سے ملو تم مجھ کو خندہ زخم پہتا ہے تبسم مجھ کو کہتا ہر ایک سے یا رب ہو نقد مجھ کو اور کی طرح ہوا ذن حکم مجھ کو</p>

<p>کشمکش دیکھو کہ واعظ ہے ادھر انگیر اب تو مرنے کی ہی فرصت نہیں دیتا یار لہذا کل پہرین خود آنکے ہی دانتوں کے نشان جب کہا میں نے کہ پردے کو ادا ہوا تو کہا اونکی نشان پہ شب وصل جو پڑتی ہی نظر بزم عالم میں وہ شیدائی بیتابی ہوں کس طرح اداس سے سفارش کروں تیری دل خاشی نے مجھے کیا رتبہ عالی بخشا تم وہ نازک کہ تمہیں نشی ہر الفت کی نظر</p>	<p>اور اودہر کینچ رہی ہے کٹش خم مجھ کو بحر زخار تمنا کا تلاطم مجھ کو کیون ستاتا ہے تو ہر لحظہ تو ہم مجھ کو زندگی پر تیری آتا ہے ترحم مجھ کو شب گزر جاتی ہے گنتے ہوئے انجم مجھ کو رقص پر یوں کا ہے اشکون کا تلاطم مجھ کو نہیں رہتی ہے وہاں تاب تکلم مجھ کو مردم دیدہ سمجھنے لگے مردم مجھ کو میں وہ عاجز کہ نفس میں سرگزشت مجھ کو</p>
--	---

ہوں میں پیار جو عشق دردندان کا فروغ
چاہیے گر دیتی پی تیمم مجھ کو

<p>کیون نہ حیرت ہو کہ اس دل میں تم مجھ کو شوق پر خندہ ہی یا اذن تکلم مجھ کو شوق آغوش تو کچھ اور ہی کہتا ہے مگر یاد بھی اداس بت کافر کی ہے ظالم ورنہ تم نہ کانوں کے ہو خواہاں میں کہیں کا جو یا ہنسکے کہتا ہے غم یار کہ سبحان اللہ</p>	<p>ذرا سے میں مہر ملا قطرے میں قلم مجھ کو کوئی تہلاؤ تو مقصود بسم مجھ کو ناز کی پر تری آتا ہے ترحم مجھ کو دل سے کیون آتی ہے آواز تظلم مجھ کو تم پر اے شیخ و برہمن ہے تقدیم مجھ کو گر تصور میں بھی آتا ہے تبم مجھ کو</p>
---	---

<p> ہو گیا ہجر میں اوس برکت کے چمن دشت بلا زلف مشکین سے تیرے غم کی شکیں بان بزم زخم دل بولا جو کی منکر دوا کچھ میں نے اس گمان سے کہ یہ مطلب کی کہیگا اپنے ہون میں بیمار غم عشق بتان لے وعظ خون رولا بیگا ہلا زخم کی صورت تک </p>	<p> شتخ گل رہے گلبرگ ہے کنز دم مجھ کو تیرے عشوے کا جو طباے حکم مجھ کو راہ مقصود میں تم نہ کر دو گم مجھ کو نہیں دیتے ہیں کبھی اذن حکم مجھ کو اپنی ہی خاک پہ واجب ہے تم مجھ کو لے لب پار تیرا ضبط تبسم مجھ کو </p>
<p> ضبط نالہ نہیں کرتا ہونین بیوجہ فروغ فلک پیر پہ آتا ہے رحم مجھ کو </p>	
<p>ردیف ہائے ہوز</p>	
<p> حرام ناز سے کد و ذرا آہستہ آہستہ یہ کسے پاؤں کی آئی صدا آہستہ آہستہ غبار قیس پر مجھ کو نہایت رشک آتا ہے میں وہ ہوں نا تو ان سے پاس خاطر جکا عالم نہ تنہا دل ہوا ٹھکین بچھانے سے پیکان کے نگہ نیچی تبسم زیر لب سے غور کر ایدل قیامت سے مرہض عشق سے بہات کا کہنا </p>	<p> نہو جاے کہیں محشر بیا آہستہ آہستہ کہ ہر پیشوائی دل چلا آہستہ آہستہ کہ فرش کو چہ لیل بنا آہستہ آہستہ مرے صحرا میں چلتی ہے ہو آہستہ آہستہ جگر ہی دتیک وتار ہا آہستہ آہستہ کچھ اب کہتی ہی پر دین حیا آہستہ آہستہ کہ کرتی ہے اثر اپنا دوا آہستہ آہستہ </p>
<p>نہیں طاق ہے ہم میں آفروغ اب لب لابی</p>	

کرینگے اشک شرج مدعا آئینہ بہتہ

رونے سے دکھ لے چشم سر و کار ہمیشہ دل صبر کا دشمن ہے مجھ صبر سے الفت کیا شکوہ بیدار و ستم و کس میں کرتا یہ غم ہی عجیب ہے مگر انما یہ ہے وہم فرقت میں ہی پہنچے کہی تکلیف نہ پائی انجام ستم نہ دیکھ لے لے چشم جفا جو کہتی ہے پریشانی دل مجھے کہ تجھ کو میخوار نہ تھے شیخ تو ہر پاس مغان کے	تاسہنر ہے غل غم یا ہمیشہ ہوتی ہے ہم اسلئے تکرار ہمیشہ میں ہی تو رہا ادنا خاطر فدا ہمیشہ رہتے ہیں بہت اسکے خریدار ہمیشہ غمخوار رہا اپنا غم یا ہمیشہ گردش میں رہا چرخ ستم کا ہمیشہ اوس زلف میں رہنا ہے گرفتار ہمیشہ کیوں رہن رہا جیہ دوستا ہمیشہ
--	---

کرتے ہیں فروغ آپ عبث فکر و تردد
 دوزخ میں رہینگے نہ گنہگار ہمیشہ

کیا پریر یوں کو کرتا ہے سحر آئینہ پہ نہوتا او سکی خود بینی کا رہب آئینہ صنعت مخلوق ہے یہ اور وہ صنع الہ جلوہ کا عکس مرگان ستمگر جسے ہے ہیں عیان عکس و گیسوے بلا میں حیا اور او کو خود بینی سے فرصت ہی نہیں جو آئین یا	سحر رکنتا ہے بلا کا یہ ستمگر آئینہ میرے دل کا گر بنانا آئینہ گرا آئینہ اسکے رخ سے ہو مقابل کیے کیونکر آئینہ چہرہ رہا میرے دل میں مثل نقش آئینہ دل ہمارا آئینہ رخسار و لب آئینہ ہو رہا ہے آج کل سدا سدا آئینہ
--	---

خواب میں ہر کوئی نظر آتا ہے شب بھر آئینہ	ہوشیار ایدل کہ پیر کا حیرت میں نہو
	مہر انور ہو جمل جبکہ کف پائے فروغ رو برواؤ سکے بہلا ٹھیرے کیونکر آئینہ
	رو فیضے تختانی
فلک کو شرم آتی ہے زمین سے جو ہوتا قرب صورت آفرین سے تمنائے دل آفت گزین سے لڑین جا کر جواؤں پر وہ نشین سے نہ شرمنا مجھے میرے یقین سے مجھے خود عار ہے تاج و نگین سے	ذرا کہد و نگاہ شرم گین سے تیری صورت کے معنی پوچھتا میں بتوں کا ذکر کیا میں خود ہوں بزار مری آنکھوں پر پردہ پڑ گیا تھا ترے وعدے پر کرتا ہوں تین کسبہ گدائی مانگتا ہوں میں نہ شاہی
	فروغ اب ناہما سے دل کو رو کو نہ بڑھ جائیں کمین عرش برین سے
ہمیں باز آئینکے جان خرین سے کہ ہر کوئی چہتے ہیں وہ ہمیں سے تو جان بولی کہ میں خستہ ہیں مسکان کی زیب زینت ہے ہمیں سے	نہ آئین باز وہ اپنی نہیں سے یہ کیسے ہو گئے ہلم و نکمہ میں کیا دل نے جو غم کو جانان نگاہوں کے طرح میں لے غم کو

<p>خفا کیوں ہیں دل اندر گہکے بتِ سفاک کی چینِ جبین سے خبر ہی تو نہیں آتی کہیں سے</p>	<p>خدا جانے قرارِ صبر و شکیں عیانِ مہین جو ہر تیغِ قضا سب یہ دل کی بقیراری جاسی کیونکر</p>
<p>فروغِ ادن سے نہ رکھئے ہان کی اسید اد نہیں فرصتِ نہیں ہوگی نہیں سے</p>	
<p>آج شاید کچھ دلِ نالان کی شنوائی ہوئی سہرِ جنونِ فتنہ زاکِ کارِ فرمائی ہوئی ورنہ کیوں بادِ صبا آتی ہے گہلری ہوئی ہر کلیِ نخلِ تنہا کی ہے مہربانی ہوئی آتشِ سوزانِ مہرِ حق میں شکیبائی ہوئی غیر ممکن ہے کچھ جاے قضا آئی ہوئی راتِ بزمِ غیر میں کچھ بادِ پیمائی ہوئی اس دلِ مضطر کی ہے تصنیفِ فرمائی ہوئی یادِ اکِ پردہ نشین کی دلیں سے آئی ہوئی تھی جو زنجیرِ جنونِ مجنون کی بنوائی ہوئی آتشِ دل سے کیسے غم کی ہٹ کر آئی ہوئی</p>	<p>اونکی تیغِ ناز کچھ چلتی ہے شرمائی ہوئی دل میں پہرِ سپید اہوا و شستِ پیمائی ہوئی آج کچھ برہم ہے شاید جسے وہ گلِ ہیرن اس سے اسیدِ شمر سے دل نہ کہنا تو کہی ضبط نے میرے جلا کر خاکِ مہمکو کر دیا کیون جھکتا ہے دلِ دانِ خندِ ناز سے بیخودی یوں ہے سببِ ہکونہیں ہوئی کہی یہ کتابِ بقیراری جھکاؤِ باچہ ہے آہ حسرتِ داندہ و غم سے کہہ رہی ہیں دیکھتے ہی پاؤشت میرا چلانے لگی تیرے چہنیوں نے نہیں سچائی کی اوجھل</p>
<p>قصہ تو یہ کانہ اوسنے کر لیا ہوا فروغ</p>	

آرزوے وصل جو کب آج گہرائی ہوئی

<p>خدا نگ ناز سے کہد و ذرا خدا کے لئے مے ہی دل کو بنایا مری تمنائے نگاہ ناز نے سب ابتدا میں کر چوڑا ہجوم غم دل نالان کو پا کے کیا خوش ہے حنا کو خون جگر سے بہت دنوں پہنچا جفا سے یار نے شکوہ مری وفا سے کیا چوڑا کے دیر کو راہ حرم بنانا ہے اوسیکے دل میں ہمیشہ غبار ہے رہا</p>	<p>کہ چوڑوے کوئی دوچار تو قضا کے لئے نجانہ تلاش جو کی طرح کر بلا کے لئے رہا نہ طرز ستم کوئی انتہا کے لئے بہت ملول تھا یہ کاروان دراکے لئے نئے طریق سے بوسے کیسے پاک کے لئے جو میں نے ہاتھ اوٹھا کئے کہہ ہی گئے نہ شیخ بن تو برہمن ذرا خدا کے لئے کہ خاک راہ بنے جسکے نقش پاک کے لئے</p>
--	--

فروغ کیا مجھے دیوانہ تم سمجھتے ہو
ہوا ہوں آپ سے بیگانہ آشنا کے لئے

<p>کسی سے یہ کہنے کے قابل نہیں ہے تصور ہی بوسے کا کہتا ہے مجھ سے پڑی ایسے دریا میں کشتی ہماری نکر بنج گر تجھے خنجر نہ اوٹھا سلامت ہے اے جنوں زور تیرا ذرا سوچ تو تجھ کو جانا کمان ہے</p>	<p>کہ پہلو میں پہر شام سے دل نہیں ہے کہ تو منہ لگانے کے قابل نہیں ہے کہ جبکا دو عالم میں ساحل نہیں ہے ادا کیا تیری یا رات اہل نہیں ہے مجھے کہہ ہی خوف سلاسل نہیں ہے اے دل تجھے فکر نزل نہیں ہے</p>
---	---

فروغ اب تو سامان چلنے کا بجھے
یہ بستی تو رہنے کے قابل نہیں ہے

دل سے ہوں ناصیہ سالی نہیں جاتی نادم ہوں بہت دل سے میں کے وعدہ جان منظور نظر یا تھے ہمیں واہ رسی قسمت اطفال سے امید فاکیا کوئی رکھے دنیا میں بجز نشت تکلیف شب ہجر لسد ذرا صبر تو کر اے دل مضطر اے درے میر جی شمشیر تنافل اے نالہ دل تو ہی وہاں جا کے خبر کس طرح کہیں تیر نظر سے کہ پلٹ جا	تھریر جبین سے مٹائی نہیں جاتی اب بات کوئی مجھ سے بنائی نہیں جاتی یا آنکھ ہی اب سے ملائی نہیں جاتی اشکوں سے لگی دل کی چھائی نہیں جاتی وہ کیا ہے جو انسان سے اوٹائی نہیں جاتی یوں خاک میں توقیر ملائی نہیں جاتی بہل سے ذرا خاک اوڑائی نہیں جاتی زحمت شب فرقت کی اوٹائی نہیں جاتی ہم سے تو دلا آنکھ چورائی نہیں جاتی
--	---

بیتابی دل ہے فروغ اب کی صورت
آغوش تن میں سولائی نہیں جاتی

کس لئے یہ شور و شر اے نالہ تکلیف کون کہتا ہے کہ زلف پر نکلن زنجیر ہر قدم پر سیکڑوں جانیں فدا ہوں لگین اپنی شرکان کو چپا لو تم خدا کی واسطے	عشق کا روز ازل سے ہجو انگیسے یہ مری تقدیر کی پیچیدہ اک تھریر کیا خرام ناز ہے کیا ناز کی تسخیر میں کمانداروں کو منتا ہوں تلاش تیر
---	---

<p>طاہر دل ہے مرایا طائر تصویر ہے باہمہ آزادگی یوں بستہ زنجیر ہے جبکہ صحرا میں تمنائی ہے ہر اک پنجیر ہے یہ ہمارے طالبان وصل کی تقدیر ہے صاحب صبر و محن سیراب جو شیر ہے خاک کو لے خاکساری غیثت اکسیر ہے</p>	<p>سیکڑوں تیر جفا کہتا ہی رہتا نہیں کچھ سبب ہے زلف میں ہنسی کا دل کے دیر نہیں آمادہ یا الہی کس شکار افکن کی ہے چین نمایان کر کے پیشانی پہ دلاتے ہرچہ جان شیریں کو نہ کہوتا کو کہن گر جانتا دولت بیدار ہے عالم میں عجوز انگسار</p>
<p>مرشد کامل نے ہکو یہ نصیحت کی فروغ بے غرض حسان کرنا اک عجب تنخیر ہے</p>	
<p>تو ہو لک رہی نہ ہم کرتے آرزو دل کی مشام جان میں مرا رہی ہے بڑول کی اد نہیں کے غم نے بڑھائی تھی آرزو دل کی قریب آ کے ذرا سنے گفتگو دل کی تلاش دل کو مری محب کو جستجو دل کی کہ شکل شعلے نے پائی ہے ہو بڑول کی کہ اپنی جان ہی ہو جاگی عذو دل کی خدا ہی ہے جو ہے آج آرزو دل کی جو اشک گرم سے کرتے ہریش شہنشاہ کی</p>	<p>جو یہ سمجھتے کہ ایسی بُری ہے خود دل کی ضرور کو گچہ گیسو سے کوئی آتا ہے پسند یا جو دولت ہوئی تو بسم اسد عجب مذاق کی کرتا ہے اچھل باتیں ہوئی ہے آج یہ کیوں صبح سے الہی خیر یہ کسکے آتش خسار کا ہے شیدائی گمان یہ ہو نہ تھا آپ کی محبت سے سنا ہے لشکرِ بزرگان کی کی ہر مہمانی اد نہیں کچھ دل کی صفائی کا سیکھے انداز</p>

<p>فروغ کیے تو اس بنیودی کے عالم میں تلاش اپنی کرین ہم کہ جستجو دل کی</p>	
<p>دل مراونکی طبیعت و لون ناکثر ہو ہے یہ کا فر اجرائی حضرت عشق آپکی کون جہان تیر گھر میں تابتا دل کہ رات دوست سے دشمن کا اسکے جب یہ چرخ کوئے گر تیرے روگتابی کا سننے گلزار صفت رات مجھے وہ کرم فرما بڑے اصرار سے</p>	<p>سخت حیرانی ہے مجھ کو دیکھئے کیونکہ بنے ورنہ دل کو کب بیاقت تھی کہ اسکا گھر بنے پتلیان دربان نہیں نکھون کے حلقہ در بنے پہر ہلا دل کی مگر بگڑی ہوئی کیونکہ بنے ہر ورق گل کا یقین ہے شوق کا دفتر بنے پر چیتے تھے داغ دل کیسے بنے کیونکہ بنے</p>
<p>بارگاہ گردش چشم تلک سے فروغ حکم سے ہر گھر کا اشارہ سے باہر بنے</p>	
<p>مطلب پناہ ہم نہ بیدا کر کہنے کو تھے دیکھ لو اب غیر سے کچھ بن نہیں پڑتی تھیں پیشتر آنے سے اونکے بنیودی سی آگئی دل کی بتیابی سے کل شر لگئے وہ دن کچھ ہے بڑا احسان دیکھ منع جسے نہ کرویا ہر چکین غیر دن باتیں یا ابھی باتیں کچھ</p>	<p>کچھ نصیب دل کی کچھ حال چکر کہنے کو تھے بس ہمیں کو تم بڑا آٹھون پہر کہنے کو تھے کچھ نہ کہنے پائے ہم اور کس قدر کہنے کو تھے ہم اور ہر سننے کو تھے اور وہ اودھ کہنے کو تھے ورنہ اون سے آج ہم دل کی خبر کہنے کو تھے ہم بھی حال در دل کچھ قصہ کہنے کو تھے</p>
<p>گفتگو زاد سفر کی اب بحث ہے فروغ</p>	

شمر عصیان کہا ہوتا اگر کہنے کو تھے

نظر بطرح کچھ بدلی ہوئی ہے چشمِ پُرفی کی
دلِ شاد میں نہرِ ناامیدی گہر بناتی ہے
ہمیشہ یا اہی تر ہے خونِ شہیدان
سجھوتا، جہان سینے کو مے واوی این
مے لب پر جفا سے دوست کا شکوہ معاذ اللہ
عنایت جو گاہ ناز کی ہر دل پہ کیا کئے
درا اگر تماشہ کیئے اس جل کے زخموں کا
کمان ایجاؤں یا لبِ من ل مضطر کو ہلا
اُہی کیا ہو وہ دن کہ وحشت مجھ پر مٹی تھی
ٹھپنا دیکھ کر دل کا مے مخلوق کہتی تھی
بلائیں لیتی تھی دستِ تمنا کس محبت سے
نہ خالی ہو مری پیری خیال کے جاناں

انگاہِ قہر یارب برق ہوگی کسکے خرمن کی
خبر لے او خدنگِ ناز جاناں اپنے سکھ کی
ہے رشکِ گلستان ہر گلی قاتل کے دامن کی
وہ شعل تیرے سوز غم نے مے دلیہ روشن کی
سکایت بھی کہی مجھے سنی بیدارِ دشمن کی
عیان ہے سارے عالمِ حقیقت برقِ دشمن کی
بہار ابید کے قابل ہوئی ہر مے گلشن کی
چمن سے بھی توانی ہر صد فریادِ دشمن کی
جنون کو آرزو رہتی تھی مر سچیت دامن کی
کہ یارب یہ ہنوحالت کسنی شمسِ دشمن کی
کہی پیرِ گریبان کی کہی جاناں کے دامن کی
ہے یارب خزان بھی گلِ بان سیرِ گلشن کی

فروغِ اوس گفتگو سے شب کا طلب کچھ سمجھو

سکایت تھی تمہارے نالہ فریادِ دشمن کی

گل کو پہچان تو بلبل کہ یہ تن کسا ہے
آپ ہی کے قدرِ جوئے کیا حشرِ بپا
اسکے نندے کی صد حرفِ معنی کہ ہے
اور یہ کام بہ بلا شفقِ من کہ ہے

<p>یارب ان غنچون کی مانند ہن کس کا ہے اور یہ غل پس دیوار چین کس کا ہے آشنائی میں جفا کئے چلن کس کا ہے نہیں معلوم یہ دل خاص وطن کس کا ہے ایسا جہنہ تو ہے چرخ کن کس کا ہے دل پرواغ خدا جانے چین کس کا ہے یہ مسافر کہہ دینا ہے وطن کس کا ہے اب تصور تجھے لے ذوق چین کس کا ہے</p>	<p>ہنس ڈکھل کس طرح مینے جگکش میں کہا ہے وہی بلبل مجھ پر شکستہ پروال بیوفائی کا گلہ شیوہ عشاق سہی بچ کا گلہ ہے کہیں مسکن راحت کس کا ہے ایک دم کو نہیں گردش سے تجھے چین کس کا ہے خلق کہتی ہے اسے رکش گلزار جنان ہے حدیث نبوی یہ کہ تورہ مثل غریب وہ نہ گلشن ہی رہا اور نہ وہ اس کی بہا</p>
<p>شیخ کس جہ کلام اچکا ہوتا ہے فروغ بیچ تو فرمائے یہ طرز سخن کس کا ہے</p>	
<p>حیران ہوں کہ اسپین ہی کیا پو پڑی ہے کہنا کہ تری یاد کو تکلیف پڑی ہے یہ خام بھی ایک ہی سود پہ اڑی ہے دیکھو تو کمان جا کے مری نگر لڑی ہے زنجیر جنوں آپ کی شتاق پڑی ہے کچھ کہئے نہ اس کو کہ یہ بیودہ پڑی ہے</p>	<p>پہر دل سے مسے آج مری آہ لڑی ہے کرنا نہ ضیاء مری کلفت دل کا کا کل سے تنامری آگے نہیں بڑھتی پر پہلے ہیں فریاد کے جاتے ہو واپس تھے کل سے کمان اک دل حشی ادھر آؤ ناصر نہیں مانیگی تنہا سے دل نزار</p>
<p>کس خواب گاہ میں فروغ آنکھ تو کہو</p>	

	خورشید قیامت کا ہوا روپ کڑی	
<p>مہے اور دل سے ہے تکرار خدا خیر کرے اور دوا سے ہے ہمیں عار خدا خیر کرے اب ہوئے ہم جی گرفتار خدا خیر کرے ہم کو کرتے ہیں بہت پیار خدا خیر کرے سجہ کے ساتھ ہزار خدا خیر کرے ہنسنے چومے ہیں لب یار خدا خیر کرے پہرہ آنکھیں میں خونبار خدا خیر کرے واکے ہیں لب اظہار خدا خیر کرے</p>		<p>پہر خرابی کے ہیں آثار خدا خیر کرے راستے دروہے پہ زخم جگر میں پیدا دل بلامین تھا ہنسنا فکر تھی ہلکواو سکی آج پہ شام سے یہ درد و غم و رنج و الم ہو گیا ہونہ کہیں شیخ ہی اوس بت پہ فدا خواب میں رات بڑی حیلہ و چالاکی سے دیکھ کر اون کا قسم دم ذکر دل زار پہر مرے زخم جگر نے سمجھو قاتل</p>
	<p>آج پہر دیکھو فروغ اوس بت کا فز کے حضور حال دل کرتے ہیں اظہار خدا خیر کرے</p>	
<p>سوا دچمن کا مست ابل ہی ہے تماشا گہ رقص بمل ہی ہے مکان شیرینہر کے قابل ہی ہے ہیان پاس آداب قاتل ہی ہے اگر حسرت ویدہ و دل ہی ہے جو پامالے شیشہ دل ہی ہے</p>		<p>بہت داغ ہیں جسمیں وہ دل ہی ہے اسی دل میں ہوتی ہیں قتل آرزوین نہ جانا غم یار تو دل سے میرے دم قتل ہرگز تڑپنا نہ اے دل رو لایگی خنجر کو خون دیکھ لینا تمہارے کھن پائے ہونگے خجل ہم</p>

<p>قضا میری کتنی ہے قاتل ہی ہے سزا تیری لے شمع محفل ہی ہے اگر خنجر ناز قاتل ہی ہے تقا ضاعے بیتابی دل ہی ہے</p>	<p>لیا میں نے کب نام تیری ادا کا پہنستی جو ایک دم نہ روتی تو اتنا کوئی دم میں کٹتا ہے اس لکھ بگلا نہ ٹوٹے ابھی تار جو روستم کا</p>
<p>دل زار پر کیجئے جان تیرا فروغ اپنی لیلی کا محفل ہی ہے</p>	
<p>روکتے ہیں دست و دامن سب کو کیوں دیکھئے جان دل حاضر میں دونوں بندہ پروردہ دیکھئے پہر بدلتا ہے زمانہ ہے تیر دیکھئے چاہتا ہے یہ نہ شاید آبِ خنجر دیکھئے پہر طفلِ شکستہ گھر سے باہر دیکھئے کستہ رکزور ہے یہ جسم لاغر دیکھئے کون رہتا ہے ہمار دل کے اندر دیکھئے ہمت دوش عزیزان آج مکر دیکھئے کب کہلے یہ عقدہ زلفِ معنبر دیکھئے جس دل بیتاب کو قابو نہ پا رہ دیکھئے اب کہیں جانے نہ پائے جانِ مضطر دیکھئے</p>	<p>جوش پر ہے یہ سحر دیدہ تر دیکھئے کیا تامل ہے جو کرنا ہو وہ سب دیکھئے پہر مزاج یا رکچہ برہم نظر آتا ہے آج پہر لبِ خم جگر کو پختہ ہے اے چاہو گھر رات کیا مہنے کہا تھا یا دہی اے چشم تر اوٹ نہ نہیں سکتا ہے اب بارنگاہِ لطفِ بی بے تکلف آپائیں آپ کے غم کے سوا راست کتنی ہے مجھ سے یگر انباری می ناخن اندیشہ دل گرم کاوش ہے بہت کیجئے اوس سے مجھ سے دہی کچھ کام کا اونکے آنے کی خبر لے لے نہایت گرم ہے</p>

نامہ شوق اپنا پہلے تہا نہایت مختصر	رفتہ رفتہ ہو گیا دفتر کا دفتر دیکھئے
دیکھنا ہے حال ہکورد و ناہکافروغ کون چہ پتا ہے تہ دامن محشر دیکھئے	
دل پہ کچھ آفت نہی دیکھی تھی کیا آئے ہوئے اے کشش کتب فریب عدہ اسکو بیچئے یہ ستم بخت گزشتہ کہ اوس بے رحم کو حسرت دل نے کیا تارات ایک محشر بیا پار سائی سے تو اب بحر خدا باز آئے سہنے دیکھا ہے چین میں دیکھا روکی بہا کس قدر سر اپنا پٹا دل نے کوے یارین اوپنجانا پاس کرے وہ اگر دیکھ لے ہجر کی شب اس لبتیا بے خون دیا	میری آنکھوں میں جو آنکھ آتے ہیں تو ہوئے شرم آتی ہے مجھ کو بل کو سمجھاتے ہوئے خواب میں ہی شرم آئی شکل دکھاتی ہوئے دیکھا اوس بزم میں پروئے کو جاتے ہوئے عمر گزری آرزو کو مری شرماتے ہوئے رنگ گل کو بوئے گل کی طرح اڑتا ہوئے نا توانی کو جو دیکھا پاؤں پہلے آتے ہوئے جس کی سنجان کو دیکھا نہو جاتے ہوئے صبر تکبیس کو جو دیکھا ٹوکریں کھاتی ہوئے
کچھ عمل ہوتا تو ہم ہی ساتھ لیجاتی فروغ شرم آئیگی ہر جنت میں یوں جاتے ہوئے	
نکل جاؤ دل مضطر سر کا نشانہ تن سے عجب کچھ چیزیں ہیں یہ حضرت بل بھی داند بوقت فوج بھجایا ہیں نے خون کو اپنے	غضب میں جان میری تری یا شہدوں سے شکایت جو رک کرتے ہیں اس کی فریاد چہوں سے کہ محشر تک نہو تا تو جد اقل کے دامن سے

عجب ہنگامہ رہا ہویا اس کشتورل میں
 برا ہو اس بدموز بتان یعنی مکر دل کا
 مجھے شرا گیا تھا گل چمن میں ہیکل گل کو
 گلون کو دیکھ یاد آئے شاید غل دل کر
 وہ ہمنون ہوں گے روتا ہوا جاوین صحر کو
 وبال جان ہوا آخر کو رکنا دل کا پلویں
 ہوا تاریکی مرقہ میں اگر تھکویہ روشن

خیال زلف لڑتا ہی ہوا رو سے روشن
 عیان تھے صلح کو آثار تک ادنی چتون
 نہایت منفعل ہوں آج میں اوشن خ طرس
 سنا ہے آج کل ہزار میں وہ سیر کشن
 تو اشکوں کو مریکے پنجے جنون صحر کو اس
 بہت چو کے جو تہنے دوستی کی اپنے فتن
 کہ شمع زندگی روشن ہوئی تھی شمع فتن

فروغ اپنے مقدر کا ہلکا پر چوچنا کیا ہے
 تصویر میں وہ پونچھیں میرے آنسو پند اس

گر شہر خال رخ یار ہو گئے
 لاغر ہو گئے ہم اتنے کہ نفرت ہوئی انہیں
 رخصت ہوا سے اسید نشاط شب وصال
 وہ دیکھتے ہیں ہکلو پس قتل باز بار
 اے چشم شوق تو نہ مٹی بہتو مریٹے
 یہ اعتبار عشق ہی کیا ہے بلا جان
 جسے نہ پوچھو غلام آزاد کی کا کا
 دیکھا جب اونکو یار سے حال نزار کو

ہم دل لگا کے نقطے سے پرکار ہو گئے
 ایسے سبک ہو گئے کہ گرا نبار ہو گئے
 ہم نذر امتحان غم یار ہو گئے
 ہم قتل ہو گئے کیا ہی طر حدار ہو گئے
 پردے تیرے حجاب خ یار ہو گئے
 تڑپا تو غیر محبسے وہ بزار ہو گئے
 ہم اکلمہ کو لے ہی گرفتار ہو گئے
 گھماے باغ دیدہ خونبار ہو گئے

یہ ہے کمالِ خوبی و ذلت و تاکہ ہم

سنبھل کو دیکھتے ہی گرفتار ہو گئے

بگڑے سفارشِ دل مضطرب وہ فروغ
ہم کارِ خیر کر کے گنہگار ہو گئے

کلیجہ آج پر تنہا کو دم فریاد آتا ہے
قفس سے گھٹے مدت ہوئی لیکن مجھے ہنگ
وہ رخ بھی تو نہیں کرتے ادھر کیا ذکر انیکا
اکھی کس جگہ یہ وحشتِ نل مجھ کو لائی ہے
سنبھل معلوم یارب یہ کاوٹ یا نزاکت ہے
خوشی سے تو میری پوچھ لے اغزہ دلیر
تعجب ہے بہت مجھ کو کہ با این خرم خوشی
کہیں کیا کون کرتا تھا ہمارا مینین ہر
مے ہوتے ہوئے غیرِ دن پہ ہوشِ جفا کار
بہت خوش رہو جان پہر لبِ استقبال کو
اثر کو آشتی لازم ہی ورنہ دیکھئے کیا ہو
بہت لڑتا ہے میری ناتوانی سے غمِ جان

وہی بیدار سپر دل کو شاید یاد آتا ہے
خیالِ انتشارِ خاطر صیاد آتا ہے
تمہیں کچھ ننگ بھی آنا فریاد آتا ہے
جدھر دیکھا وہ دہر سے ناوک پیدا آتا ہے
بہت آہستہ آہستہ ستم اچھا داتا ہے
کہی میرے بھی لب پر شکوہ پیدا آتا ہے
بتوں کے دم میں کیونکر یہ دلِ شاد آتا ہے
ہلا اب وہ زمانہ کب سے کیا داتا ہے
بہت افسوس مجھ کو لے ستم اچھا داتا ہے
کہ ہر سے یا اکھی مرده پیدا آتا ہے
دل بیتاب خود لب پر پے فریاد آتا ہے
دل مضطرب رہنے کا فرہ جیاد آتا ہے

یہ شور و شر جو شے ہو نہیں سکتا
فروغِ خستہ دل کرتا ہوا فریاد آتا ہے

خدا سمجھ مری اس چشم تر سے
 تماشا دل و نگاہِ نار اتنا
 کسی پہلو نہیں ہے ہجر میں چین
 طلب کرتا ہے ہر دم داغِ تازہ
 قرار و صبر کے غم کے تک
 نگاہِ ناز و انکی زور پر ہے
 دل گستاخ کا ہو خانہ ویران
 آہی بند تھے مے لب و چشم
 ہوئے پا مال ہم کو چے میں اور
 جوابِ نامہ و پیغام کیسا
 ہمارے دل کے کام آئے آہی
 ہوئے جاتے ہیں غمِ دل کی در بند
 بلندی دیکھے گر اس میکہ کی

بڑا یاد دل کو کس کا فرط سے
 گرے جاتے ہیں ہم اپنی نظر سے
 جو دل بیٹھا تو دردِ اوٹھا جگر سے
 کلیجہ اکپ گیا اب تو جگر سے
 نہیں آتے دل مضطر کے ڈر سے
 گرا لے جب کو وہ چاہے نظر سے
 نکالا جسے جب کو اسکے گھر سے
 یہ نعتِ دل بھل آئے کہہ سے
 بڑا ہی بوجہ اُترا اپنے سے
 لڑائی ٹھن گئی خود نامہ پر سے
 کٹاری وہ لگاتے ہیں کمر سے
 غمِ جانان اب ایسا کہ ہر سے
 عمامہ شیخ کا گر جاے سے

نماز و صفِ زندان کا ہے مگر قصد
 وضو کیے فروغِ آب گھر سے

کس طرح نظر آئیگی شکل و بکلی کمر کی
 تشہیرِ اجل کا مجھے ممنون نہ کرنا

تصویر کہنچی ہے مگر مالوں کے اثر کی
 اے تیغِ ننگہ بھکوتہم مگر سر کی

<p>لے درد نہان اپنی کیا بات ہے ٹوٹے نہ ابھی تار مجھ کو فوسے ہاشکو جو دست کوئی انگہ ملا تا نہیں ہے ہم سے کسی کن ملاحظت کا قصہ</p>	<p>لی خوب خبر دل کی مرا اور جگر کی خجالت نہ ہو دسا ز کہیں دیدہ ترکی شاگرد ہے یہ دختر ز کس کی نظر کی کشتی ہے بڑی لطف سے اب خیم جگر کی</p>
<p>غیرت تو فروغ آہ مشہور باری کی ہو کہتی ہے کہ ممتون ہوگی مین اثر کی</p>	
<p>ہو ادل خاک اور زخم غم دلدار باقی ہے خدا کی واسطے مجھ کو نہ کیجے منع روئی سے تفاضل کی شکایت کو نہ لاتا اب یہ بین لکین صفائی پر تو اپنی اس قدر نازان ہو اید لیا کرتے ہیں بل کی دنگے گیسو صحت سے نہیں آتا ہر بہر فاقہ تو خاک پر میری تعجب ہے کہ ترے عہد میں اساتی سرخوش</p>	<p>گری دیو الیکین رخصۂ دیوار باقی ہے ٹپکنا دل کا خون ہو کر بھی آبار باقی ہے تخل بن نہیں دلیں بت عیار باقی ہے ابھی آئینہ میں تیرے بہت رنگا باقی ہے ابھی بخشش میان کافرو دیندار باقی ہے ترے دل میں غبار لے یا ریا کچھ عیار باقی ہے تن زامہ پہ اب تک چہرہ و دستار باقی ہے</p>
<p>فروغ خوش بیان کا درجہ تازہ غزل لکھے ابھی تو کلک ہیں کچھ نشوونما رفتار باقی ہے</p>	
<p>نہیں بیوج بیان کچھ تیرے بیان باقی ہے عمر خدایان کی ہرگز نہ کزاد کی کاوش میں</p>	<p>وہاں کچھ پردہ انکھ میں اقرار باقی ہے ابھی کچھ آہ زروے دیدہ خونبار باقی ہے</p>

کمان جانا ہی ایدل زخمی تیر شرہ ہو کر سنا ہی کیجے صاحب تمہاری اس بلین ہے یار بترقی پرستم اونکا جفا اونکی کھلا ہم پر عقدہ بعد مردن قبر میں اگر لحمین ہی وہی مان وحشت سب میاں	ابھی تو تیغ ناز دلر باکا دار باقی ہے کمان یوسف کی رچہ گر مٹی باز اربانی ہے دل مضطربین جیتا نک خواہش زار باقی ہے بہت آسان تھا جو گزار بہت دشوار باقی ہے وہی ہم میں وہی دل ہے وہی آزار باقی ہے
--	--

سبب کیا پوچھتے ہو تم فروغ اس ننگانی کا
وہاں کچھ پردہ انکار میں اقرار باقی ہے

اگر کچھ خون دل کو داس قاتل سے کہنا ہے جو کچھ کہنا ہے پر شمع کو شمع محفل سے کمان جاتا ہو اوقا تل ٹھہر ہر خدام ہر دل نادان اوٹا کر ہاتھ ہکوا اپنی ہستی سے کو اس چرخ سے رکھ نہ ہرگز میرے نالے کو سحر ہی تحصیل ہے زندگی کی ترسے اوقا تل جبریں طرح چلا کر دل مجنون کو کہنا تھا کسی افسون سے اس چاہ وقت کی جانیں سکتے نکل آئے ذرا پہلو سو کدے سے اے غم جانان حصول ہل کر م سے کیا تہیستان قہر سے	تو فرمان ادب کچھ ہکوا ہی اس ل سے کہنا ہے وہی ہکوا ہی اس برہمن محفل سے کہنا ہے ابھی خنجر کو تیرے کچھ دم سہل سے کہنا ہے سلام شوق تیرا خنجر قاتل سے کہنا ہے پیام دل دی او اس لامکان منزل سے کہنا ہے زبان حال سے شمع کو محفل سے کہنا ہے کہ میری چشم کو کچھ پردہ محفل سے کہنا ہے یہ اب ہکوا سیران چہ بابل سے کہنا ہے مجھے کچھ در کچھ پس چشم تر کو دل سے کہنا ہے زبان موج سے دریا کو یہ ساحل سے کہنا ہے
--	--

<p>پہونچا جام نکیر لب جانان کسی ڈھب ہے ذرا فرصت تو دوہر خدا لے دو دیتا بی</p>	<p>دہم آخر مجھ یہ اپنے آب گل سے کہنا ہے کہہ کر کچھ دل کو مجھ سے اور مجھ کو کچھ دل سے کہنا ہے</p>
<p>فروغ اس آفتابِ مرغ دل کو رد و بر و کر کے سلام عارض جانان سہ کامل سے کہنا ہے</p>	
<p>سنا چاہے دل مضطر کا سیر گریبان کوئی بتا سکتا نہیں اونکے دہر کی اب نشان کوئی وہی حالت دل مضطر کی ہر سودا کا کائن عجیب ناز و اسی خاک رہاں کی تپتی ہے بہت بیکھی ہیں، دعوتیں مخلوق ہیں لیکن جسے دیکھو تنائی ہے اونکے آبِ خنجر کا جلد اور دل کی میر و میکہ بر طبر کی ہوی دل مجسوس کل آہ کیسا یاد آتا ہے اکہی آتش گل نے بڑک کر کیا جلایا ہے نگون سترائیں ہوں اور نالہ آسمانِ جنیان برائے نام ہی وہ اور اوہمیں تیغ لٹکی ہے</p>	<p>دہان زخم دل میں تیغ کی رکھ کر زبان کوئی کسیکو پہنچن گرا سین تو کہو لے زبان کوئی کہ جیسے مضطر ہو طائر بڑا شیاں کوئی ابھل سن شت سے شاید گیا ہے کاروان کوئی نہ غم سایہ ہمان دیکھا نہ دل سائین بان کوئی نہیں اب چاہتا ہے خضر عمر جاوداں کوئی خندگ ناز کہتا ہے کہ اب بیٹھے کہاں کوئی جو میرے سامنے آتا ہے پہنچے پیریاں کوئی نظر آتا نہیں اب اس چمن میں آشیان کوئی نہ مجھسا پیر عالم میں نہ مجھسا ہے جوان کوئی سو اسکے کمر کا اونگی دیگا کیا نشان کوئی</p>
<p>حرم میں ہی صنم کا کسل دے نام لیتا ہی فروغ اس ل سا دیکھا ہے جہان میں تہہ ان کوئی</p>	

<p>اشک اب کم ہو چلے نعت جگر آنے لگے اندرون پہر غیر شاید اونکے گھر آنے لگے اضطرانبل کا شاید پہ چلا ہنگامہ گرم سچہ ہجوم گریہ واہ و فغان ہونی لگا دیکھ لیل اگیا اندہیر کا عہد شباب فیض قید عشق سے کیا ہو گئے آزاد ہم جلد چلے دل گریہ سرخروئی کی طلب تب کمال گریہ بے اختیار شوق ہے بہر حال پیمانہ شاید شوق کے بھی عمر کا بیت پرستی کا ہماری نفع دیکھا زار ہوا کسلے یہ شور و شر لے گریہ بے اختیار</p>	<p>پہول گر نخل شرکان میں ٹر آنے لگے پہر شستے سوئے کے ہما نظر آنے لگے نعت دل گہر کے سوئے چشم تر آنے لگے پہر دل مضطک کے منظو نظر آنے لگے گیسوے مشکین جانان کمر آنے لگے بنادی و غم اب ہمیں کیساں نظر آنے لگے کوچہ قاتل سے مردم خون میں تر آنے لگے اشک تر کے ساتھ جب نعت جگر آنے لگے خطا کیسے اب نہایت مختصر آنے لگے پاس سے اللہ کے پیغام آنے لگے اب تو نالے دل سے مقبول تر آنے لگے</p>
--	---

ہم بھی قائل ہیں تزلزل کی صفائی و فروغ
اب تو وہ جان جہان آسین نظر آنے لگے

<p>نگاہ ناز کا پہرنا یہ چار سو کیا ہے نہ کفر و دین میں یہ عشوے نہ روز و شب ناز جناب پیر مغان غور کیجئے تو ذرا کیسے سوزن شرکان کی یاد ہی باعث</p>	<p>الہی خیر یہ انداز جب تبو کیا ہے خدا ہی جانے کہ وہ زلف کیا ہی دکھایا یہ میرے لب پہ صد آسوس ہو کیا ہے وگر نہ چاک جگر کو غم رنو کیا ہے</p>
--	--

<p>ہمارے واسطے فکرے وسو کیا ہے کہ میری شان کے آگے تیرا گلو کیا ہے وگر نہ عشق کے نزدیک آبرو کیا ہے تو کس زبان سے کہیں ہم کہ رزو کیا ہے وگر نہ آپ ہمیں اپنی جستجو کیا ہے</p>	<p>نگاہ باقی و ناز نگاہ ہے صہبا عجبے مانع ہے پنجر کا اوکے کتا ہے کیسے جو رکی رسوائی کا ہے ہر کو خیال نہیں مجال سخن دان ہے اور اگر ہو بھی ہمارے پردہ ہستی میں کوئی بہتیا ہے</p>
<p>سہار عارض جانان کو دیکھتے ہیں فروغ چمن کے سنبھل گل کیا ہیں رنگت بو کیا ہے</p>	
<p>وگر نہ میں ہی کہوں گایہ گفت گو کیا ہے رسبگی پاس بیان لے امید تو کیا ہے وگر نہ آج یہ ہنگامہ چار سو کیا ہے اب اور ہے تیرے دل کی رزو کیا ہے کوئی سنو تو دل و غم میں گفتگو کیا ہے وگر نہ رخ کی شکوہ شستہ شو کیا ہے جو خون دل سے نہ کیجے تو وہ وضو کیا ہے اتنی دل میں بجز درد آرزو کیا ہے دہان زخم سے ہر دم یہ گفتگو کیا ہے خواب پوچھئے مجھے کہ آرزو کیا ہے</p>	<p>اب اسکے بعد نہ کہیں گامجھ سے تو کیا ہے دل حزمین سے مہر پہ گفتگو کیا ہے کہیں نہ کہہ سے نہ نکلے ہوں نہ کیہ تو ایدل جہلا کے خاک کیا خاک کو اوڑھنی یا ہے آج پہلو میں بہ با عجب ہنگامہ غبار دل سے کیسے دہلے تو جانیں ہم جو سوز دل سے نہ پڑے تو وہ ناز ہے کیا یہ جان زار ہی کیوں دل پر اس قدر رشیدا جواب پائیگا ایدل زبان تیغ سے تو دل خف کو میرے کمان سے تاب سخن</p>

فروع تم ہی کہو تم ادھین بجائے حضور
جوابات بات پہ کہتے ہیں تم سے تو کیا ہے

<p>آہ اتنا کہ یہ آبلے دل کے اون سے یا ادنیٰ تیغ سے ملے دیکھو اوقیس طور اس دل کے دست قاتل کو چوم لین کہین سخت جانی بس اب خدا کیلے قیس کو خاک ہو کے رہنا تھا بدگمانی تو دیکھو سوچ کے بعد اپنی چتون سے پوچھتے تو ذرا فصل گل کی دل میں لے لگے کہینچ کر تیغ کہن رہا مجھ سے دونوں اکہین میں چشم دید گواہ قیس لیلیٰ کو کیسے پاسکتا ناخن تیغ سے کھلے آخر کعبے سے بنگدے کو پوچھا دے</p>	<p>نہ بنے چالے تیغ قاتل کے خوب نکلنے حوصلے دل کے ہین سب انداز اسین محل کے دیکھنے والے زخم بسل کے دکھ چلے ہاتھ میرے قاتل کے گرد کی طرح گرد محل کے بال و پر توڑتا ہے بسل کے کسے توڑے ہیں قاتلے دل کے چٹکیان نالے پھر عدا دل کے جذبہ دل دیکھو جو قاتل کے اور ہم مدعی ہیں اس دل کے ہوش و طراتے تو مار محل کے جتنے عقدے تھے میری شکل کے ہم تو جو یا ہین ایسے کال کے</p>
--	--

شوق پاؤں میں کیے فروع

فرش ہم بنگے ہیں محفل کے

<p>اگر ملتا تو اب ہم کچھ ترے خنجر کو سمجھاتے سمجھ کر حضرت میں آپاؤں خود سر کو سمجھاتے اگر کچھ ہوشن آ جاتا تو ہم نشتر کو سمجھاتے بتاؤ کس طرح ہم تیغ اور خنجر کو سمجھاتے جو ہم ہوتے تو ہم کچھ اور ہی آؤں گے سمجھاتے گلو کو اپنے کچھ اور کچھ دم خنجر کو سمجھاتے وگرنہ مار کر ہم خوب اس خود سر کو سمجھاتے</p>	<p>نہ سمجھا عمر گزری اس دل مضطر کو سمجھاتے کیسے ناز کو سمجھا کے ایدل تم ہو ملزم ہمارا ہر گلو کچھ کس قدر شتاق کاوش ہے زبان یار کا ہو طرز حسین ہر کے کیونکر بتوں کے حال سے اہل خلعت ہنجر کو متناہی کہ وقت قتل کچھ ملتی اگر فرصت بہت محبوب ہیں دل سے کہ ہم سے دور رہتا</p>
---	---

حضور سن گر پریش فروغ اپنی ذرا ہوتی تو دل کے باب میں کچھ غنہ دلبر کو سمجھاتے

<p>بہت گزری اگرچہ پہلے اس تیر کو سمجھاتے تو ہم آغوش میں لیکر پری سیکر کو سمجھاتے گزرتی ہے ہماری بس یہی اس کو سمجھاتے دل مضطر کو سمجھاتے کہ ہم دلبر کو سمجھاتے تو ہم بتے سے پہلے کچھ لگ زر کو سمجھاتے کچھ اپنے سر کو ہم کچھ اپنے سسے سنگ کو سمجھاتے تو ہم بھی کچھ جناب واعظ رہ کر کو سمجھاتے</p>	<p>اگر ملتا کہیں تو پیر دل مضطر کو سمجھاتے اثر نالے میں ہوتا یا عمل تسخیر کا ملتا نہ صمدہ انہیں اس طرح کرنا اونکے قد پر حیا کا اور ستاخی کا جھگڑا ہی رہا شب ہر اگر ہم جانتے یہ ظلم ہو گا اونکے زیور سے اگر کچھ ہوشن آ جاتا تو سر کو بی کی حالت میں اگر خود رنگی سے ایک م فرصت ہمیں ملتی</p>
---	---

فروغِ اولیٰ سچو کہی سیہراں سمجھا والوں کی
جو سمجھاتے ہیں مجھ کو وہ دل مضطرب کو سمجھاتے

دل صد چاک کی سیر نہ خبر تک پہونچے شوگر گرہ کا ذرا باب اثر تک پہونچے کیا غضب تو کیا لے اثر نالہ دل شام غم جان سے کہتی ہے کہ چل بکھیر تمنے مجھے جو کجی کی تو ہو کیا لے جان غیر وان صورت پر وانہ او چلتے جائیں ناز کی زلف سے کہتی ہے کہ ڈر ہے مجھ کو دل بیتاب تھے مگر تو بہت گھر سے ہوئے قد و لہر جو طوبیٰ ہے تو کیونکر یہ ہاتھ تا توانی کا بہت زور تھا لیکن لے یار شوخی چشم سے ہو جا ہر اک حرف غزال	اور شانے کی یہ قسمت کہ وہ ستر تک پہونچے نمک خندہ کہیں زخم جگر تک پہونچے کہ وہ تھامے ہوئے دل کو مگر تک پہونچے صنعت کتاب ہے کہ شاید یہ ستر تک پہونچے ناوک غم تو سب سیہراں جگر تک پہونچے اور اس شمع کو میری نہ خبر تک پہونچے تیرا سایہ نہ کہیں ہو مگر تک پہونچے کہنے کس طور سے پہونچے مگر تک پہونچے زندگانی میں ہلکا او سکے مگر تک پہونچے ہم عصا نالے کی لیکر ترے در تک پہونچے یہ غزل میری اگر اونکی نظر تک پہونچے
---	---

اے فروغِ اپنے کچھ رنگ اثر ہی دیکھا

نالے بلبل کے گو گو ش گل تر تک پہونچے

یہ رنگ می آیا ہے سون میں کہاں وہ مری گیا جسکی طرف اپنے دیکھا	یہ سرخی پان آئی ہر گلشن میں کہاں آیا ہے یہ زہر آپ کی چتون میں کہاں
---	---

حجر دین بنی
سنتی ۱۱

<p>بلبل بھی مر سنا تہ یہ کہتی ہے کہ یارب ہر ذرے پہ غور شد یہ قیامت کا گمان ہے ہر ہمت کے حملہ ہے مرے نالوں کا اونپر اے امت ہوئی کہ اب تم کو وہ مشعل جھکتا ہی نہیں سانسے اوس بیک تیرا سر داغوں کو مے دیکھ کے بلبل بھی یہ بولی باقی نہیں اب قطرہ خون بھی مرتن میں اوس بخت کو پسند آئی ہے خود ہی یہ دلی</p>	<p>لاؤں میں لڑنا لہو شیون میں کہاں سے اُسے یہ تیرے قصر کے روزن میں کہاں سے چین اُسے اونہیں اپکو دشمن میں کہاں سے اُنکی تھی بہلا دوائی امین میں کہاں سے زاہد پرگ آئی تری گردن میں کہاں سے گل استن بہلا آئی گئے گلشن میں کہاں سے اب چھینٹ ٹپکی ترے دامن میں کہاں سے الفت ہو بہلا شیخ و برہن میں کہاں سے</p>
<p>وہ فاتحہ پڑھنے کو فروغ اُسے ہن ورنہ بے تابیاں آئیں مرے مدفن میں کہاں سے</p>	
<p>منہیں خجہ نئے صاحب کچھ خطا کی بہلا تو اور توجہ اوس ادا کی صبا نے لاکے بوزلف و دوتا کی بہاؤ خون مری اسید کا بھی محبت تو بھی کیا بیدا کر ہے خدا کی واسطے لے سخت جانی وہ دل تہا ہے ہو بیٹھے ہیں یاد</p>	<p>نزاکت آپ میں ہے انتہا کی تمنا کر دل نادان قضا کی پہنائیں دل کو زنجیریں ہلاکی یہ صورت ہے ادا خون بہا کی میں اونکا وہ مے سہتے ہیں شاک سے حسرت نہ اونکو کچھ جفا کی پڑی ہے تھکوا نے مدعا کی</p>

<p>سہین آیا کوئی ناوک تو پرکیرین کرے عرض تمنا کچھ دل زار خدا جانے بتو ہو جاتے کیا ہم</p>	<p>صد پہلو سے آئی مہربا کی اجازت ہو اگر شرم و حیا کی جو اتنی بندگی کرتے خدا کی</p>
<p>فروغ اب دمنہ مار وزیر خجہر یہی ہے راہ تسلیم و رضا کی</p>	
<p>بر آئی آرزو اب تو ادا کی بلا جانے تری زلف و تہا کی نہ ہم دل کے نہ دلب کے ہینا کی ٹری تو آنکھ دل کا کر دیا خون تکلف ہو ہے ہین دل میں کیا کیا کیا اوس بیتے جو اظہار مطلب جفا میں آپ کی ہین خوب وقت بہت درست دل کو جب توجو ہے حجاب آتا ہے آئینہ سے اسکو کیا کرتے ہین ونگے گونہ نازک کیا وہ کام بتجانے میں دل سے</p>	<p>تمنا سے دلی نے بھی قضا کی کہ کیا حالت ہے جان بٹکا کی ہمیں نے اپنے اوپر خود جفا کی خطا کسکی تھی اور کسکی سزا کی وفاتے کی ہے معافی جفا کی کہا میں اور تو قدرت خدا کی کہ ہننے کس تمنا پر وفا کی خریدار مستاع نار واک کی بہلا کچھ انتہا ہے اس حیا کی نشکایت خندہ گل کی صدا کی کہ بت کہنے لگے حجت خدا کی</p>
<p>فروغ اسن ل کی نادانی تو دیکھو</p>	

<p>میتنا اوس سے رکتا ہے وفا کی</p>	
<p>تقدیر یہ میری آرزو کی گلزار گلی مرے گلو کی اسد سے بت کی آرزو کی مسدود ہے راہ گفتگو کی راہین یہ نہیں ہیں جستجو کی یہ بوی ہے کیفیت دہ خو کی کھاتا ہے قسم سہ عدد کی کیا چوٹ سنبھالی رہو کی اے نالہ یہ ہے بدسلو کی کیون فکر ہے چاہہاں رنو کی</p>	<p>تدبیر چسلی نہ جستجو کی اے خنجر عشق چلکے کرے اس دل کی یہ کافر می تو دیکھو کم ہوتی نہیں ہے حیرت حسن اے دیر و حرم کے جانو الو ایک ہوش باہی ایک جان بخش جب کہتا ہوں سچ کہو تو ظالم بہا گاہ نگاہ قہر سے دل جانا نہیں راہ پر تو سید ہا دل ہی نہ رہا کہ جبین تو چاک</p>
<p>اوس تیغ سے بھی فروغ ہرگز کشتی نہیں گردن آرزو کی</p>	
<p>کیونکہ یہ ہو وکالت آرزو کی کیا راست مری نگاہ چو کی کچھ نہ کر ہمارے آرزو کی خاموشی نے خوب گفتگو کی</p>	<p>وان تا ہے کسکو گفتگو کی مین بدر کو رخ کی کا سمجھا کچھ نہ ذکر ہمارے بت کا و اعظ حیرت سے وہ سمجھے میرا مطلب</p>

<p>اے چارہ گر کہ تڑپ میں ل کی کیا اون سے شکایت تلافی گو گالیاں دین مگر سنے تو آبِ حرم تیغ و چشم تر نے</p>	<p>اور بجائیں گی وہ بیانِ نو کی سے جنگ و شکایت آرزو کی کچھ رہ گئی بات گفتگو کی دل کی مرے خوب شریعت کی</p>
<p>پوچھو تو ذرا فروغِ دل سے کچھ حد بھی ہے تیری آرزو کی</p>	
<p>علم جب وہ تیغ و دوسر ہو گئی تصور بھی مریم کا کرنا نہ تھا نہ اب کیجئے آپ تکلیف کچھ دیا اوسنے پڑے سے خط کا جواب میں سمجھا کہ تو امہین شاہی غم برا ہونے لگا کا یاں تک انہیں ضرورت ہے کیا حضرتِ خضر کی شبِ صل آیا شاہِ غم ترحم نہ تھا اک ادا ہی جو آج وماغ ہشنا ہوتی ہو اوسکی بو جگاتے جگاتے تجھے ہی نصیب</p>	<p>سروں کی مہم دم میں سر ہو گئی خطا تجھے زحم جگر ہو گئی جو ہونی تھی اے چارہ گر ہو گئی بڑی خیر اے نامہ بر ہو گئی دم خندہ جب آنکھ تر ہو گئی پہونچتے پہونچتے سحر ہو گئی ہیان گر ہی راہ بر ہو گئی سنبھلتے سنبھلتے سحر ہو گئی اونہیں قتل سے درگزر ہو گئی طبیعت بزرگ دگر ہو گئی شبِ زندگی کی سحر ہو گئی</p>

<p>چلو گنگا ترے ساتھ اے دل بان نہیں بے سبب مضمحل طفل شک دلون کی بھی کیا تار برقی ہو راہ نہیں سخت جان ہوں میں اپنے گزین</p>	<p>مجھے غم سے فرصت اگر ہو گئی ڈرے کچھ میں یا کچھ نہ نظر ہو گئی یہاں دل ہلاواں خبر ہو گئی نزاکت تیری خود سپر ہو گئی</p>
<p>ہوا ضبط گریہ نہ اس سے فروغ مری چشم خود پردہ ور ہو گئی</p>	
<p>نہیں ہے شمع روتیری طرں پروانہ آتا ہے تحمل و دہن ان کا نہیں ہوتا کچھ تپتے ذرا تو دیکھ آفتاب مرے دل کا کوئی شیدائے چشم مست کی حالت کو پہر دیکھے چمن ہر جس کے جڑ خط کوئی پرسان نہیں اپنا اُسے سونے دیا ایدل تو نے جیل کی شبینا کہہ لی یا تو دم بہر بھی نہ ٹھیرا میرے پہلو میں مجھے دیکھا جوقہ جان بکفت تو ہنس کے فرمایا پرینچالے کی باتیں کس مڑ سواہ کرتا ہی میں لاسکتا ہوں جذب لاس میں لے لے سکو</p>	<p>یہ ٹکڑا ہے مے دل کہ بے تابانہ آتا ہے تمہیں کچھ ننگ بھی آبلبل پروانہ آتا ہے کوئی ہی یون ترے میدان میں مروانہ آتا ہے جیل و سکے رد بروے سے بہر ایمانہ آتا ہے نظر اک آشنا یہ سبزہ بیگانہ آتا ہے جگنا سحر کا بھی جھمکولے دیوانہ آتا ہے دل وحشی تجھے بھی ناز معنوقانہ آتا ہے خریدار ادا دیکھو لئے بیعانہ آتا ہے ذرا بھی ہوش میں جہدم دل دیوانہ آتا ہے مگر مجھ کو خیال شکوت نشانہ آتا ہے</p>
<p>فروغ اوس چشم کے فسون کا ہر دم ذکر کرتے ہو</p>	

<p>تہیں اسکے سوا کوئی نہیں افسانہ آتا ہے</p>	
<p>رہائی کا تری یا قتل کا پروانہ آتا ہے کہ جیکہ تا ہے اُسکے چچ میں فزانہ آتا ہے مے دل کا تجھ ہر طرزے پر دانہ آتا ہے مری جانب جو لڑان پنجہ جانہ آتا ہے مگر ان لیلیوں کو کچھ مرا افسانہ آتا ہے کلچا آج منہ کو کیوں پیتا بانہ آتا ہے بہت مدت میں زمانہ شیدہ رندانہ آتا ہے تجھ جنت کا واعظ خوب ہی افسانہ آتا ہے</p>	<p>نہیں عارض پہ یہ خط احوال دیوانہ آتا ہے بتائے عقل اوس کا کل کو تجھ سے کیا عداوت ہے اوپلنا اوڑنگارنا تر پنا جلکے مرجانا آہی سخت جانی سے مری کیا ہو گیا وقف سرا پاگوش در حیرت زدہ ہر گل گلستان میں بولایا ہے کینے یا کیسی پیشوائی ہے ابھی تو اسیر ذوق تو گہرا نہ وقت ہے بہین کو کچھ کیا یاد آتا ہے ذرا بہر مان</p>
<p>اوسکو بار ملتا ہے فروغ اوس نیم عالمی میں جو کوئی جان دینے صورت پر دانہ آتا ہے</p>	
<p>نکل رمان اس گہر کی صبا جھانہ آتا ہے بس بپ خاموش وقت گردش ہیما نہ آتا ہے کبھی ساغر کبھی مینا کبھی میخانہ آتا ہے جو رتنا او طرف سے تو دل دیوانہ آتا ہے مبارکباد لے گیسو نیا اک نشانہ آتا ہے کوئی دم میں میان شمع مشتاقانہ آتا ہے</p>	<p>دل مضطر کی جانب ناوک جانہ آتا ہے اوٹھا ڈوبر اور ساتی ہی آیا دیکھنے غلط عیادت یا زیارت کو تری کے از کس جانان کوئی سنگ جفا تجھ پر پڑا یا ناز نے جھڑکا دل صد چاک سے پہلے پہنچکے میں کہو گایہ اے دل صبر کہ عہرا میرے ہوش رفتہ کے</p>

فرغ اوس چین کا کل کے ہیں ہتھو دینو دے
نظر میں کب ہماری چین کا بتا نہ آتا ہے

آہ ہی خون میں تر نہیں آتی	تجھ کو شرم لے جگر نہیں آتی
وہ نگہ رحیم پر نہیں آتی	جان بچتی نظر نہیں آتی
جان کو جانے میں تو یا سوناز	یا او دہرے او دہر نہیں آتی
مے کہنے سے بلکہ موت سے ہی	بچو دی اس قدر نہیں آتی
موت کو موت لگئی شاید	جو کہی ہو لکھ نہیں آتی
لا مکان پر رہا کہ آگے بڑھا	دل کی اب کچھ خبر نہیں آتی
ہنسی آتی ہے زخم کو لیکن	اے جگر اس قدر نہیں آتی
درد دل پر مرے ذرا رحمت	تجھ کو لے چارہ گز نہیں آتی
کو چہ زلف ہی میں پرتی ہے	اوصبا تو ادھر نہیں آتی
دیکھ کر تجھ کو اب تو بیل کو	یا دگل ہو لکھ نہیں آتی
آہ سے پوچھتا ہے درد کہ کیوں	دل کی دان سے خبر نہیں آتی
وہ شرارت سے بگیا ہے بت	کیا او سے بات کر نہیں آتی
ابھی بہہ جاے کوہ غم لیکن	چو ش پر چشم تر نہیں آتی

تین ابرو ہے طرف تیغ فروغ
دل پہ چلتی نظر نہیں آتی

<p>محتجب آگیا یاں اک نگار آنیکو تھی کوئی شے کیا داغ آسایا دو گار آنیکو تھی اوڑ گئے تھے ہوش میر میری رنگ کی طرح یا چشم مست شہر کرد یا بیخود مجھے وصل کی شب بیخودی کس درجہ طاری ہو گئی روشنی داغ دل حال سنگد رگہائی سخت گزشتہ کی صورت اونکی آنکھیں بہ گشتین ہو گیا مردمان بوسہ لب جان بخش کا پاکے بو اسکی دل غم دوست بہا کا مثل صبر زخم دل بخت تو ورنہ ہمارا حبس اوس لڑکا کچھ نشان شاید عدم میں مل گیا کیا طبیعت سایہ ناصح سے پتہ ہو گئی رنج مے کو کیا گٹھایا او کی چشم مست نے</p>	<p>خار غم جانے کوتا جان بہا آنیکو تھی رات جو چکی مجھے بے اختیار آنیکو تھی کسکی بونے زلف اپر وردگار آنیکو تھی ورنہ کچھ قابو میں طبع بیقرار آنیکو تھی آج ہی اسے دلیہ غفلت شہا آنیکو تھی شع ورنہ جانب کج مزار آنیکو تھی ایسی گردش مہر اپیل و نثار آنیکو تھی ورنہ لب پر کچھ شکایت لے نگار آنیکو تھی کیا کوئی راحت مر پروردگار آنیکو تھی کل ادھر کو بونے زلف مشکبار آنیکو تھی ورنہ جان اس تن میں پہر اختیار آنیکو تھی ایک بت پر ورنہ وہ بے اختیار آنیکو تھی گوڑی کو ملتی ہے اب جتنی چار آنیکو تھی</p>
<p>شوقیوں کا شکار احسان تہہ واجب ہے فروغ وصل کی شب میں حیاتو بار بار آنیکو تھی</p>	
<p>وہ کل شب کو جو مجھ پر مہربان تھے غبار آسا پس محل روان تھے</p>	<p>دل لگا ہوا کیسا کیا گمان تھے کبھی ہم ہی شہر یکا روان تھے</p>

<p> کبھی ہم سہم سہم ہوئے میان تھے کبھی اوس نے لہے کو شیان تھیں دکھایا عشق نے یہ روز ہلکو یزد و ہرے زخم کیوں پڑتے تو دلیر ہم آتے ہیں جہان بچو دی سے سڑپتے ہیں تمہارے عاشق زرا جہان تھے آپ شب کو جلوہ فرما محبت کی بد آموزی ہے ورنہ جدا ہم تم ہیں اب مثل دل صبر کیا ہے واعظوں نے ناک میں دم نیاز و ناز کا کل مسکہ تھا ہے آوارہ صحرا ہمیشہ </p>	<p> کبھی ہم ہی کیسے راز دان تھے کبھی ہم طوطی ہندوستان تھے وگرنہ ہوتا کہ راز نہان تھے نہ غم ہے گر شر کیا امتحان تھے بتاؤ حضرت دل تم کہاں تھے کہاں تم یوسف کے کاروان تھے وہاں حاضر مے و ہم و گمان تھے یہ انداز ستم پہلے کہاں تھے کبھی با ہم مثال جسم و جان تھے کہاں تم حضرت پریشان تھے وہ تیرا فگن تھے ہم اونکے نشان تھے آہی ہم ہی کیا ریگت ان تھے </p>
<p> فرشتوں کے وہاں جلتے نہ کیوں پر مے نالے فروغ آتش فشان تھے </p>	
<p> کون کتنا ہے وہ جفا نہ کرے نخوت اتنی تو پہ جفا نہ کرے کسکو ہو قدر عافیت معلوم </p>	<p> حسن کا کیا وہ مقتضائے کرے کاش عیش ہی وفا نہ کرے وہ پریر و اگر جفا نہ کرے </p>

نہیں ممکن کہ زائد اوس بہت کو
 حضرت ناز دل کو کیا ہے حکم
 جان نثار سے شکر و عدے کا
 واعظ کو چہ صنم ہے یہ
 یار آئے نہ ہاتھ وہ تکیہ
 گو گلے کٹتے ہیں وہاں لیکن
 کون لائے نگاہ ناز کی تاب
 اوسکو شکوے کا ہو گمان کہین
 جب میں جانوں کہ دیکھا اوسکو
 دل تو جاتا ہے پر یہ ڈر ہی مجھے
 حال دل کا ہو کس طرح معلوم
 اوسکا خنجر نہ بگمان ہو میں
 نکل جاتی ہیں جانیں بے دیکھے
 حکم ہے نرم ناز میں کوئی
 گل کو بدلنے خوب سمجھایا

دیکھے اور پھر خدا خدا نہ کرے
 کچھ کہ کرے عرض حال یا نہ کرے
 گرچہ وعدے کو وہ وفا نہ کرے
 یان سے بندہ چھوڑ خدا نہ کرے
 ضعف مجھ کو شکستہ پانہ کرے
 اوس گلی کا کوئی گلا نہ کرے
 پردہ دار سی اگر چاہے نہ کرے
 لب تر از خم دل ہلانہ کرے
 کہے کوئی کہ وہ جفا نہ کرے
 کہ دہان جا کے کچھ گلا نہ کرے
 گرہ زلف گردہ وانہ کرے
 کوئی مجھ سے گلے ملا نہ کرے
 کیا وہ پردے میں بھی ادا نہ کرے
 کہی نظر امد عائد نہ کرے
 کہ تیرے رخ کا سامنا نہ کرے

کیسے دو دن کی زندگی میں فروغ
 کیا کرے کوئی اور کیا نہ کرے

<p>تم فروغ اوس کمر کو کیا سمجھے جان سمجھے تجھے نہ دشمن جان پہر وہی ذکر اضطراب بتان شکوہ ہجر اوس سے کیا کیجے دیکھ نہ خجوت یہ سہو کا احسان موت کو آگئی ہنسی جو طبیب ناز کر روزِ حشر ہم تجھ کو کون ہے جز شبِ فراق جو کچھ</p>	<p>نصف لا سمجھے یا کہ لا سمجھے کہا سمجھنا تھا آہ کیا سمجھے تجھے اے ذوقِ دل خدا سمجھے شکر کو آہ جو گلا سمجھے خون کو میرے وہ جنا سمجھے درد کو میرے لا دوا سمجھے اوس کے پازیب کی صدا سمجھے زلف کا فراق ماجرا سمجھے</p>
<p>کعبہ سمجھے فروغ دیر کو آپ اور اوس بہت کو کئے کیا سمجھے</p>	
<p>دل پہر حلا ہی زخم کو پہنان کئے ہوئے بیٹھے ہرین ہل بزم کو حیران کئے ہوئے اللہ سے احتیاط کہ جاتا ہر دل وہاں کیا بد بلا ہے عشق وہ آتے ہیں ہو دل خالی نہیں ہیں جواب بھی اونکی بہار سے پہر دیکھتے ہیں ناوک مہرگان کو آج ہم گرتے سے کچھ نہ سود نہ نالے سے فائدہ</p>	<p>عزمِ دکان مشک فروشان کئے ہوئے محفل کو اپنی شہرِ خوشان کئے ہوئے اپنے ہی اپنے آپ کو پہنان کئے ہوئے یوسف کی طرح خواہشِ زندان کئے ہوئے زخموں سے ہرین لون کو گلستان کئے ہوئے جان نذر آبداری پیکان کئے ہوئے یہ کام سب ہیں اولاد ان کئے ہوئے</p>

<p>آنا کی کا زلف پر نشان کئے ہوئے سینے کو ہے یہ حشر کا میدان کئے ہوئے بیٹھے ہیں آپ کا رنایاں کئے ہوئے آنا ہے کوئی تیغ کو عریان کئے ہوئے شمس قمر کے حال کو کیساں کئے ہوئے</p>	<p>گو سو بلا کا آنا ہے پر چاہتا ہے دل کیا حال پوچھتے ہو مرے دل کا دیکھو خود کہہ ہے ہیں زخم دلوں کے ہر ایک سمت بیوجہ آج دل سپر انداختہ نہیں لے چرخ وہ کہاں ہیں جو ہیں آج داغ سے</p>
<p>بیٹھے ہیں ہمتو خون تنہا سے اے فروغ چہرے کو اپنے شک گلستان کے ہوئے</p>	
<p>ہر ٹکڑے دل کے زینت و اماں کئے ہوئے تعمیل حکم زخم نمایاں کئے ہوئے لاکھوں ہی شکنافے کا سامان کئے ہوئے ایمان کو کفر کو ایمان کئے ہوئے غنچے کی طرح سر بربیان کئے ہوئے آتے ہیں سیر عالم امکان کئے ہوئے سرے کو زیب زر گسفتان کئے ہوئے ایجان تہائے حسن کے حیران کئے ہوئے آئے سمن ناز کو جولان کئے ہوئے بیٹھے ہیں ترک صحبت یاران کئے ہوئے</p>	<p>وہ تازہ گل میں زیب گریان کئے ہوئے آنا ہنر تلاش نکدان کئے ہوئے آتی ہے زخم دل کی طرقت بو زلف یار گردش سے اپنی چشم کی مدت ہوئی انہیں کیا چو گئی نسیم جو بیٹھے ہیں آج آپ پوچھو نہ ہمسے کچھ ابھی اے اہل لامکان کیا احتیاج تیغ صفا ہاں گراؤں میں آپ ماحشر کیا مجال کہ مارین کہی پلک میرے غبار کی کیشش تھی کہ آج آپ مہر و وفا کا خوب ہی ہم کر کے امتحان</p>

تیزی پہ ہے فروغ نسیم خرم ناز
رہنا چسب رخ دل تہہ دامان کے ہوئے

<p>داغون سے بزم دل کو چراغان کئے ہوئے صبح وطن کو شام غربان کئے ہوئے پہر تے ہیں تار تار گریبان کئے ہوئے آجائیں تیز خنجر مژگان کئے ہوئے تاراج کشور دل و ایمان کئے ہوئے ناک نکلن سے شکوہ پیکان کئے ہوئے پیما نہ شرابے پیمان کئے ہوئے یہ گل جہان سے چاک گریبان کئے ہوئے بیٹھے ہیں ہتھو ہوش کو پران کئے ہوئے اظہار مدعا سے دل جان کئے ہوئے</p>	<p>مدت ہوئی ہے سوز کو مہمان کئے ہوئے بیٹھے ہیں رخ پر زلف پریشان کئے ہوئے سہتو کی جنبش دامن کے مشوق میں دل نے بہت ستایا ہے یارب و جلد تر اب فکر کیا ہی تجھ کو تودت ہوئی ہی زلف نادانی دیکھو حضرت دل کی کہ آتے ہیں واعظ ہے ذکر تو بہ کا کیوں مہم ہتھو میں بلبل جان کا عزم ہے میرا کہ آئے ہیں سمجھے گا کون ناصح نادان کی پسند کو دست سے ہوش فتنہ اڑے ہیں ہیں فروغ</p>
---	--

بہترینین ہے خندہ مے گریہ پر فروغ
قسط رہ ہی تہیہ طوفان کئے ہوئے

دل زار ہی جان ہوا چاہتا ہے
دلایتی بلبران ہوا چاہتا ہے
عیان راز پنہان ہوا چاہتا ہے

ترے سر پہ قربان ہوا چاہتا ہے
ادھر رو سے مژگان ہوا چاہتا ہے
نہیں اب ہی طاقت ضبط گریہ

<p>اے شکوہ جو تیرا بڑا ہو عجب گل کھلاتا ہے وحشی تمہارا جدا کی ہونے کا اے یاد جانان غضب ہے نہ آیا وہ اے جذبہ تنگ اشارہ نہ یوں کیجئے ورنہ ہنگام سنا ہے وہ آتے ہیں پردہ سب ہر</p>	<p>وہ سرور گریبان ہوا چاہا بیابان گلستان ہوا چاہتا ہے دل و غم میں پیماں ہوا چاہتا ہے مرا دل پشیمان ہوا چاہتا ہے میاں دل و جان ہوا چاہتا ہے جو پیدا ہے پنہان ہوا چاہتا ہے</p>
<p>فروغ اب تو دست جنوں سے تمہارے یہ دامن گریبان ہوا چاہتا ہے</p>	
<p>محفل بے یار میں کیا چاہیئے زخم ہی جو درد ہی جو داغ ہی ہے ادا سے ناز نہنگامہ پسند اے دہان زخم دل وں تیغ سے جامہ عنایتی کا بھی اب بار ہے دیکھنے کو زائد و دیدار کے کیا نہیں یہ رحم جو کرتے نہیں دیکھتے ہیں کسکو کیونکر بزم میں جو جان ناتوان پہ جان من</p>	<p>مے سے بڑھ کر مے سے کچھنا چاہیئے اور لے دل سے بھوکا بھوکا چاہیئے شوق ہی ہنگامہ آرا چاہیئے دل کا مطلب ہی تو کھنا چاہیئے اور جامہ اس سے بھکا چاہیئے حشر میں ہی چشم بننا چاہیئے جس قدر جو راؤ کو کرنا چاہیئے دیکھنا ہی اونکا دیکھا چاہیئے آپ ہی کیئے کہ اتنا چاہیئے</p>

<p>گر خط ثابت ہو کہینچو تیغ تیز جسکی خاموشی ہو شور حشر یار جان رفتہ کے پہر آنے کے لئے کیا کمون آنحضرت ناصح تہین رہنما کہتا ہے کہ قاصد کے عوض کم نگاہی ہے کینگا جہنما ہر گھڑی کہتے ہیں انکے رنگ ہنگ شوق روئے یا شیخ بہم صفت اوسکے کوچے میں ٹہیر نہ کیلئے بعد مردن خاک بھی ہوتا ہی خاک</p>	<p>تمکو خود ہرگز نہ کہنا چاہیے نالہ زن اوسکو نہ کرنا چاہیے اولن لبون کا کچھ ایشا چاہیے بات کرنی کو سلیقا چاہیے نامہ لیکر آپ جانا چاہیے اس سے بس شیار رہنا چاہیے کوئی تازہ گل کہلانا چاہیے گل سے ملکر خوب رونا چاہیے دل کو کچھ چیلے سکھانا چاہیے زندگی میں خاک ہونا چاہیے</p>
<p>جان سے بیزار ہو کر تم فراموش تمکو اوس کوچے میں جانا چاہیے</p>	
<p>بڑے ہیگی اے دم خنجر تب آبر و تیری کہاں ہے زلف معنبر کہاں ہے بوتیری خلش ہے خار میں اور گل میں نہ کہت نکش تری زبان ہے شہشاہ کشور اعجاز یہ ڈر ہے مجھ کو کہ تم کو بھی اے بت طنائ</p>	<p>کہ بڑے لیگا بلا میں مرا گلو تیری ہشام جان کون ہے ریت سے آرزو تیری کسی میں خوب تر تری آؤسی میں بوتیری خراج لیتی ہے جاوے گفتگو تیری بلا میں ال نہ دے زلف مشکو تیری</p>

<p>وہ پہنچی پاؤں تک کے تو اس کے ذہن تک ستم کو چرخ کے اب لوگ حم کہنے لگے گلا میں اپنے ہی ہاتھوں سے کاٹا اپنا نہ پوچھا آہ کہی مجھ سے اس ستمگر نے روداد میں یہ عالم کی ہر عیان کہ کہیں</p>	<p>خدا سے بڑ گئی شوخی مرے لہو تیری یہ بڑ گئی ہے جفا یا زند خو تیری مگر جگہ سے قریب گ کلو تیری کہ کون شخص ہے تو کیا ہی آرزو تیری ٹھہرنے دیگی کسی کو نہ جستجو تیری</p>
<p>حجاب اسکا اوٹھا دو فروغ یہ کہ کہہ کہ مہر چرخ کی صورت ہے ہو ہو تیری</p>	
<p>کیا امانت میں خیانت ہو گئی زندگانی خواب غفلت ہو گئی شام ہی صبح قیامت ہو گئی میری اونکی ایک حالت ہو گئی بلکہ خود حیرت کو حیرت ہو گئی میری صورت بھی شکایت ہو گئی دیکھ کر وحشت کو وحشت ہو گئی اپنی ناز کتر طبیعت ہو گئی سلطنت دہلی کی غارت ہو گئی اب سیدی میری قسمت ہو گئی</p>	<p>جان صرف بکراحت ہو گئی آج تک کل کا نہ آیا کچھ خیال ہجر کی شب کیئے دکھلائے کیا آہ خود بینی یہ تو نے کیا کیا اوس کے رخ کو دیکھ کر آئینہ کیا دیکھ کر محک ہو گئے چین چین میں وہ وحشی ہوں کہ جی صحر کیا نکت گل کیا ہی اوس گلرو ہی حضرت ناصح انہیں باتوں سے تو تیرا دیکھ اب نہیں کرتے کجی</p>

<p>کہہ رہی ہے خندہ گل کی صدا تجھ کو بلبل گل سے ہے شوقِ جانا</p>	<p>بلبلوں پر کچھ غایت ہو گئی اسلئے تو بے حقیقت ہو گئی</p>
<p>کر کے سینے میں سیر دیکھو فروغ تیغِ اوس کی سینِ حسرت ہو گئی</p>	
<h2>متفرقات</h2>	
<p>جیسے نکلا سیر پہلو نہ پلٹا آج تک وصل کا کام کیا تیرے تصور نے صنم دیکھا اوس شعلہ رو کے حسن کو ہزار دن کو کیا ہے قتلِ تنہ تسا دم قتلِ اکِ چومِ ادا تیرے ہر بے نشان کیا کہتا ہوں جب ن سے دُور میں کار پر داز ہے تغافلِ یار زلزلہ سادامِ خال سادانہ لیتے ہوا گم کے عوض جانِ ہزارِ چہ خاکِ اسیرِ خاک پہ چڑھ کر ہو کفرِ خاک بھی</p>	<p>ایں خد اول تھا مرا یا شعلہ بیتا تھا در نہ اس ہجر میں دشوار تھا جینا میرا شمع سے پروانہ بھی جلنے لگا کہاں تم اور کہاں تیریں لیلی کس اکامین نام لونِ یارب واہ کیا کہنا ہے تغافلِ یا کہتے ہیں کہ ہوش کی دوا کر دل کی امید کا خدا حافظ طاہرِ دل تراخِ راحہِ حفظ یہ جنسِ وراستہ قدر ارزانِ ہزارِ چہ ذکر کیا دامنِ پوچھ اسچھ کو چہ تہنک ہم</p>

راہ میں ہے غیر کا کھٹکا فرغ
 نہ پڑ جائیں بلا میں آپ کا خوف ہے مجھ کو
 نقاہت سے زبان تکا بہت کر کے کرتے ہیں
 ہماری زندگی میں وہ بھی کہ دن ہو کہ ہی رات
 مری تدبیر کا لقمہ وہی ہو جس کی خاطر
 مجھے اسے خواہش آزار تو جلد ہی بان لعل
 آنکھ مرقد میں کیوں کہلی ہے فروغ
 سن تو ذرا نہیں تری آواز نہا ہی یہ
 یہ ادا لا الہ الا اللہ
 آپ سے مجھ کو محبت نہ سی
 قاتل جب آزمائش اہل وفا کرے
 جلوہ فرما آج دل میں وہ سراپا نہا ہے
 ہوں میں اس بت کا طالب دیدار
 ہزاروں پیچ و خم شفق کے ساتھ کہتے ہو

جذب دل سے کس طرح میں کام لوں
 بلا کے پیچ و خم میں آپ کے گیسو پہچان
 ہمارے نالہ سے دل کی یارب کمال آواز
 کہ نقد دل گر ان ہوا و چرخ حسن ارزان
 کہ جیسے پردہ ناموس عاشق کا نگہبان ہو
 کہ بیتابی کا مے جس جگہ کوئی نہ پہچان
 کس کا اب انتظار ہے تم کو
 میرے شکست دل کی شکوہ صد یہ
 ہے قضا لا الہ الا اللہ
 آپ کو مجھ سے عداوت نہ سی
 یارب مجھ سے قتل کی وہ ابتدا کرے
 پردہ چشم حنین جب کا پانا نہا ہے
 رونما جب کا دین و ایمان ہے
 ملال ہجر کیا تم کا کل شام غریبان ہو

دیا لکھ لکھ دیر



توبنده و خواجه عبد رحمن خان بست	وله	اورا هر بنده عبده گویان ست
زین نام نموده منتخب نام خدا		ای صبح ترا وظیفه یار حمل ست
ای صبح از جمله پریشانی تست	وله	ای صبح از دو چاک گریبانی تست
واری دم سدری و دل پروردی		ای صبح از دستاره افشانی تست
از آتش حله پریشانی تست	وله	دم از برکت مزین که نادانی تست
در پیش سمنه قلش و عوے مین		ای صبح ستاره پریشانی تست
نشر		
<p>۱۷ صبح در بیاض تو یک مطلع ست و در دیوان فروغ هزار و تبار در در و یکدم فروغ ست و فروغ را هر دم تار و ز شمار اے صبح شیراز که بیاض تو که تبار نفس بسته است بیکدم تار و مار ست و شیراز دیوان فروغ تار و زار که صبح قیاست قایم و پائدار اے صبح ابتدائی فروغ از انتها اے توده چند ست و اگر خواه که ده در خود افزائی که صبح شوی بقیع هر عدد گردی اے صبح ترا یک دیده است و فروغ را هزار و یک را از عبده هزار بدر آمدن هزار و شوار اے صبح صفه بیاض تو بے صاد و فروغ فروغ بگیر دو چون حکم بیاضی سرعت و صداقت نیز بر دایه صبح طفلی که اسجد خواند و هم داند که آغاز فروغ از آغاز تو بدیست و در شمار حروف هم از تو بدیست اے صبح فروغ دو نقطه چپ و راست دارد و آن هر دو بعینه هر دو یک هر دو دیده است که نیک و بد را بدان هر دو دیده است</p>		

[illegible]

<p>۱۰۰ بر یاد من دروغ کن صبحی ۱۰۱ سر خوش خوشی به ام دارد ۱۰۲ لافت تو دروغ پیروغست ۱۰۳ اوراست نهرا مطلع گرم ۱۰۴ تا نفس ترا گستند ۱۰۵ از نظم بیا منت افتاد</p>	<p>۱۰۰ اصبح بیا که راج روحی ۱۰۱ خوششید به پنجه بام دارد ۱۰۲ اصبح فروخت از فروغست ۱۰۳ اصبح نشو سپید از شرم ۱۰۴ شیر از نظم او چلبند ۱۰۵ عززش چون داد نظم داد</p>
---	---

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

<p> ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ </p>	<p> ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ </p>
--	--

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

<p> ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ </p>	<p> ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ </p>
<p> هرگز نکند دروغ وعده غیر از سحر در سرم نیست هر بند به بند چون نئے قند سر بر خط او نهاده کلکم نزدیک لبیب ورنه هیچم قوی ست که مدح او سراپم یکتایم دو دست راستایم گویا بش سیاه چشم دشمن وصف صفین خسان بخویم نقد سخن من ست و این صرف و مساز بر آه دوست همراز جش ز بیان من بروست خس را نذر که خواندش هیچ در یاب که رتبه اش چرباشد اے دوست بفرم جزم من بین وز سینه یک ست در سفینه تقریظ چنین کسے ندیدست هر هفت رباعی مرا بین </p>	<p> ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ </p>

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

چون هفت عروس گشته هفت
 هر حرف بود بطاعت من
 هر بیت بچشم آبارست
 هر رنگ که در دلم نشسته
 هر حرف خوشی که داد و بستم
 هر صبح من ز سکه ساده
 هر قافیه ام بقید ربط
 هر قافیه ام بتازه رنگست
 هر قافیه ام جواز دارد
 بشتم چنان قوافی چند
 حیران شده از قوافی من
 هر بنده که نیک و بد شمارد
 دانند سخنوران ممتاز
 ممت از بابتیاز بسته
 یا خود بکتاب دیده باشد
 اکثر بود آنکه خویش دیدم
 نشینده ندیده من بستم
 چون نظم ز کاکب من چکیده

ششدر شده دل دوست من
 هر لفظ کند اطاعت من
 حرفی که در دست چپیده است
 فکرم هزار رنگ بسته
 خاطر نکشود تانه بستم
 در سکه مخالف افتاده
 زان ربط حرفی است خطی
 ز وقایع محسود تنگست
 صحت سجا از ناز دارد
 کافیه حرفین چند در بند
 خواهند جواب شافی من
 گفتار مرا سند شمارد
 دانسته نوشته است ممتاز
 هر سنده جواز بسته
 یا از مغفله شنیده باشد
 کمتر بود آنکه من شنیدم
 من صاحب گوش و دیده بستم
 شد نظم محسود آید

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

در شمع سه کس پی میرانند
فردوسی و انوری و سعدی
این جرعه بکام من از ایشان

قولست که جنگی برانند
هر چند که لایب بعدی
این قطعه سجاو من از نشان

<p>بونی ز بهار اوشنیدم ماند سخنش بنو بهاران با من بودش محبتی بیش او با من و من باد بیک قید تا کرده بیکدیگر گنگا ہے دل را بدل ست سخت پیوند کار من از انتظار بگزشت نومیدی من ز حد گزشت روزی که بدوست بر خورم من دل می تپد از بر آه آسن ای خواجہ فروغ اگر ندانی فرزند عماد مخلص من اصل ز سواد صفہانت تقریر ز بانم اصفہانی ست پروردہ مادرے ز بانم</p>	<p>از گلشن او گلی چنیدم بلبل بگلش چمن ہزاران من ہم بچبتش جگر ریش ماہر و بدام یکدیگر صید دل را بدل ست رسم دل ہے دو بندہ بنبد یکدیگر بند از کار امیدوار بگزشت وین درد یکے ز حد گزشت از تخیل امید بر خورم من جان می طلبد لقاء آسن گویم بتو نکست نہانے در علم بدیع مخلص من نسل ز نہاد اصفہانست شمشیر بیا نم اصفہانی ست ابن فرزند اصفہانم قوی ست کہ جملگی برانند ہر چند کہ لایب بعدی این قطعہ سبجاہم من ازیشان</p>
<p>دشمن سرہ کس پییرانند فردوسی و انوری و سعدی این جرحہ بکام من ازیشان</p>	<p>قوی ست کہ جملگی برانند ہر چند کہ لایب بعدی این قطعہ سبجاہم من ازیشان</p>

وینیس تانیه صیقل
اسم الفانی عام
الاصول
صفت
چاقه الی الی الی
حافظه

تقریظ احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام اگر در حق تعالیٰ غرض

اے نام تو زینب لعل آغاز	انجام دہ صحیفہ راز
اے نور دہ چراغ بینش	روشن کن بزم آفرینش
پروانہ و شمع از تو دروز	حسن تو بعاثقان نظر سوز
افروختہ تو عمارت گل	آتش زده بجان بلبل
اے نام تو شہد بہر ہر کام	در ہر دہنہ گنج این نام
آنانکہ دلائل از تو دارند	اخترب پیرے شمارند
چون عقل براہ تو بناہ است	نافعی ما دلیل راہ است
نوریکہ بچشم مانگنجد	میزان خسرد چگونہ سنجد
عقل است و ہزار کوہ در راہ	چشم است و دوصد حجاب بکاہ
نوریکہ قدیم ہست بالذات	حادث چہ دہد دلیل اثبات
اے نور دہ چراغ لالہ	ہم بادہ زشتست ہم پیالہ
سُفتی تو بسبزہ گوہرے چند	الماس و زمرد از تو دل بند
از رنگ گل فغان بلبل	حسن تو باغ سیکند گل
ہر لالہ کہ آتشین بہار است	از خامہ صنع یادگار است
یاد تو بدل جو بوسے در گل	عشق تو بجان چو نشہ در گل

و لغت حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰت والتیات

آن ختم همی بران مرسل
 نورش به ازل چشمه فانوس
 او مظهر کل سطحه خاک
 آتمی لقب و کتاب خوانی
 بر خاک چو آسمان به تمکین
 در ملک عرب نه جهانگیر
 طوطی نشان قدش بود
 هم حرف شکر فروش میراند
 میفرست نگاه بر زمین داشت
 دارای جهان بلوری حیت
 قندیل صفا بکعبه آویخت
 با شرع و کتاب آسمانی
 دینش که فروغ جادوان یافت
 این نخل که باغبان نشاند
 بنخس به ابد چو طفل توام
 زکرده کمان بطرفه العین
 فرمان کش حکم فاستقم بود

از خامه صنع نقش اول
 فاش به ابد چو روز قافوس
 لولا لما خلقت الافلاک
 از نون و قلم و حرف رانی
 بر عرشش چو خسروی آیین
 لعل و خنخش چو شکر و شیر
 پیش شکرش نه لب کشوند
 هم آتمی و صد کتاب میخواند
 گنج دو جهان در آستین داشت
 از آب گهر رخ جهان شست
 از لات و منات گردانگینخت
 بگرفت جهان بکار تان
 بر خاک چو مهر آسمان تافت
 صابیه نقره پشته اند
 شاخش به نمر چو نخل مریم
 تیر زده از نگه بقوسین
 گویا بجوامع الکلم بود

آغاز تفت رط

<p> اکنون سخنی که دل بُراید میگویم و طبل میزنم فاش هر نکته که نکته در بر اند دانی که چه پیر با جوان گفت دانی سخن چه رنگ پیدا است این رنگ و بهار آفرینش صوفی تو سخن شناس کن باش داری تو اگر دل سخن سنج صد گنج سخن ز سینه آور گوهر بصدف چه آب دارد گل گر چه هزار رنگ و بو یافت از گلبدان بهار بگیرفت جوهر که بسنگ بود پنهان لعل ز زمین و گهر ز کان است اے اهل سخن بیایه پیشم ابراز نه کلاف گلشن از تو </p>	<p> بر رو در خر می کشاید نوز سخن است مرگ خفاش نا اهل چفت در او بداند با اهل سخن سخن توان گفت کونین ز یک سخن هویدا است از کن بشناسد اهل مینش گلچین بهار این سخن باش در پیش سخنوران بنه گنج زان بحر تو در سفینه آور از تاج هزار تاب دارد چون شب بید چه آبرو یافت برفرق شهبان قرار بگیرفت چون رفت بتاج گشت خشان کاویزه گوش شاهان است من لعل فردش کان خولیشم گوهر ز من است و دامن از تو </p>
---	---

در بزم سخن بدور ساقی
 چون کوس زند سخن بیامم
 زمین بزم اگر چو دود خیزم
 رودی که خاک مرا کن خاک
 صوفی که بهار این چمن بود
 شیرین سخن گذشت چون باد
 اورفت و سخن گذشت باما
 ای صوفی نکته سخن هشار
 هشیار ازین سمندر کش
 تا که بسخن ستیزه کاری
 از عشق حدیث تازه سر کن
 هر طوطی که کماشان است پر نو
 هر نقطه این کتاب دالا
 هر حرف آتش است هر حرف
 دیوان فروغ چون خریدم
 نامش دل و دیده را دهنور
 تا موسی و ما بهم بخوانیم

نام سخن من است باقی
 پرگوش جهان ز صیث نامم
 صد اشک بزرگ شمع ریزم
 گویند سخنوران چالاک
 چون طوطی سبز در سخن بود
 نالان لغزش هزار فرهاد
 بگذشت بزرگ بوج دریا
 میدان تو تنگ و تنیر هوار
 زمین راه غنان خامه در کش
 تقریظ کتاب من نگاری
 دیوان فروغ را نظ کن
 هر شعر جویند است و ساطور
 در آب چو لولو است دالا
 هر نقطه بشعله هم آغوش
 آتش که به بند دیدم
 خواهم که برم کتاب بر طور
 از عشق خدا سخن برانیم

اگر عشق حقیقی و مجازی است
 دردے بدل شکستہ میدار
 خوانی غزلے اگر دمی چند
 دیوان فروغ در غسل گیر
 ہر شعر ترشش خشک مغزان
 دائم کہ مصنف جوان بخت
 عشق از غزل سخن تراود
 ہر شعر بطاق ابروان جفت
 اگر عشق بدل زند زبانہ
 بے عشق اگر تو شعر خوانی
 بے درد چہ قدر درد داند
 لے عشق بیانیس من باش
 چون خون برگ و بریشہ جاکن
 من بیتو چو دیدہ بے رخ یار
 من بیتو چو شعلہ بیت ارم
 بشنو تو نفس در ازنی من

آن ہر درد برے دل گذری است
 الماس بزخم بہتہ میدار
 بارود در باب و ہرمی چند
 تا عشق ترا کشد بزنجیر
 چون خضر بریزد آسمیوان
 بر تارک عشق می نند تخت
 از کلک دُردن تراود
 شعری است کہ شعرش توان گفت
 زان شعر تو سکہ کنی ترانہ
 جز لفظ معانیش ندانی
 عشق است کہ گرم و سرد داند
 برق افکن گشت زارتن باش
 شاہانہ نظر بہ این گداکن
 من بیتو چو نخل بے گل و بار
 در بزم چو شمع اشکبارم
 بر خیز سچارہ سازی من

خاتمه تقریظ بر مناجات

<p> اے از تو جهان بکا مرانی از قسطہ تو گوہر آفریدی پیما نہ ماہ و جام خورشید گیسوے شبانہ تو رشک سنبل اے لطف تو آب زنگ باغم بر کن بر ہم چسب رخ توفیق بارگاہ است کوہ در کوہ * روزے کہ شوی گرہ کشایم بر جرم و سیاه کاری خویش خواہم کہ ازین سرشک خونی بخت بد و عقل ناتمامم افتاده چو نقش پاسبانم اے بخت مرا ز خاک بردار اے خون جگر تو سر و رو کن اے پردہ کشاے بت گیمہا من بندہ عاجز و سقیمم </p>	<p> وز حکم تو مرگ و زندگانی لعل از دل خاور آفریدی پرنور ز تو چو دل بتوحید خندان لب صبح از تو چون گل انضال تو روغن چراغم بوے برسان ز باغ توفیق من چون پرکاه با صد اندوہ زان باغیران سبک بر ایم خوبانہ بریزم از دل ریش شومیم ہمہ لوث اندونی سنگ زده بر سب و بجامم شیطان بکین پی ہلاکم دے عقل بدست دیو گذار دے اشک تو آب دیر و کن پیوندہ شکستگیہا در پیش تو بادل و دیمم </p>
--	--

لطف تو بخلق چاه ساز است
 نیکان و بدان انس جان را
 خوش آنکه بدرگمت نهد سر
 ناله بنوا سے درد انگیز
 هر خشک لبی و تشنگامی
 دارم بدل شکسته خویش
 مرهم نه و حاجتم روا کن
 دارم بغل دل بلا سنج
 بنام من شکسته پارا
 پسند که بے رخ تو هر بار
 چون خامه خود سیاه کارم
 حسن تو بجان خراهریز است
 خواهم که بچشم آرزو مند
 نور تو بچشم من گنج
 از دهر برخشد آفتاب
 اے صوفی تا توان کجائی
 این راه که پاشنه گذار است

پیر و سیه همه در تو باز است
 خوانی سوئے خویش کی جهان
 با خشک لب بید تر
 گرد و خس گنه شیرین
 سیراب تر بجز تو بجای
 از ناخن آرزو و صد ریش
 از دل غم آرزو جدا کن
 آئینه نامرادے و رنج
 زان آئینه روسته مدعارا
 چون عکس سر زخم بدیوار
 از کاتب نامه شر سارم
 من شب پر آفتاب تیز است
 بنحشی نظیر ستاره پیوند
 در برگ گل چمن گنج
 و ز خاک کسر گشته سما
 خاموش ازین سخن سرائی
 کوته مشتم که بس دراز است

دربار گرجا باری	آئی بہ نیاز و آہ وزاری
در سوز متاع خود پسندی	چون شعلہ مغواہ سر بلندی
چون قطرہ بہ بحر ہمنان باش	چون ذرہ بجاک آستان باش
در قید خودی خود پرستی	ہمیشہ کار کہ رہ زن استی
جان ریشہ درون تیر داری	دل کافر و عقل خیر داری
زین راہ نگاہ دار پارا	از بتکدہ دور شو خدا را
تا چند بہ پیش بت نشینی	ز نار گل کہ نور بینی
در بند گیش چو بندہ باشی	بر خاک جبین فگندہ باشی

تقریر طحطاکیہ کاکہ سرکاجا مولانا محمد حبیب الدین صاحب طعن نیو تینی

سبحان اللہ! از دسخن آفرین نے گفتار کو کیا سرمایہ بخشا ہے کہ ان من الشعر لملکتہ و
 ان من الیہ ان لیسما جسکی شان میں آیا ہے متقدنین نے اس کلام میں کیا کیا زور
 لگایا اور متاخرین نے اسکی رنگ کو کیا چمکایا کوئی نغمہ گفتاری میں طاق ہوا کوئی
 نازک خیالی میں شہرہ آفاق ہوا کسیکو معاملہ کوئی اور محاورہ بندی میں کمال ہوا کسیکو
 مضمون آفرینی اور خوش بیانی کا خیال ہوا بعض بعض صفت میں کامل ہوئے
 کسیکو یہ مجموعہ کمالات کم حاصل ہوئے لیکن جب یوان جناب فریغ نظر سے گذرا تو
 بہر صفت موصوف پایا جو عشق خروش تصوف تاذگی مضمون صفائی زبان خوشی
 ترکیب پتی بندش لطافت طبعی بلند پردازی محاورہ بندی معاملہ نگاری نے اپنا پورا

اثر دکھایا۔ انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری۔ ہر شعر اسکا خوبی میں ایک دلیہ اور مضامین
 ایک دفتر ہے گزیدہ انام پسندیدہ خواص و عوام۔ قبول خاطر و لطف سخن خدا
 و دوست۔ حسن و عشق کے معاملات عاشق و معشوق کے خیالات اور اواز کی خوشنیا
 لطف و عتاب کی سرگوشیاں۔ دیرین ریاض بہر سبیل کہ می نگرم۔ بہ پنجہ شانہ کش
 زلف تابدار خود دست۔ یہ دیوان توصیف کے لیے نیاز۔ اور جناب مصنف کا کمال
 ہے حضرات ناظرین خود شاید شاید حال ہے حقیقت یہ ہے کہ اب تک اردو میں
 ایسا دیوان لا جواب نہیں ہوا۔ زفرق تاقدمش بہر کجا کہ می نگرم۔ کہ شمشہ دامن دل
 می کشد کہ جا اینجا جست۔ اب کسی قدر احوال جناب مصنف کا بطور یادگار کے
 قلب بند کیا جاتا ہے۔ آپکا نام نامی محمد عبد الرحمن خان بن احمد شیر خان بن
 فتح شیر خان قوم افغان پروف زئی افغان تان بزرگون کاہلی وطن ہر چوتھی
 پشت کے حافظ آباد عن پٹی بہت مسکن ہے آپ کے نانا مولانا محمد طاہر خان مصنف
 قصص الانبیاء مامون آپ کے مولانا محمد یار خان و حضرت مولانا محمد حسین خان نامی
 بزرگ و علمائے ٹونک سے ہیں آپ کے چھوٹے بھائی مولانا حکیم خلیل الرحمن خان دہلی
 انسان آپ کے دو صاحبزادے سعادت توامان یعنی عزیز الرحمن خان و شفیق الرحمن خان
 نونہالان گلزار علم و ادب لہذا الرحمن آپ نے تربیت و تعلیم ابتدائی عمر میں دارالعلوم ٹونک
 میں پائی جب سن تین کو ہو چنے چونکہ خاندان آپکا اہل شمشیر سے تھا ملازمت پولیس
 کو پسند فرمایا طبیعت کی کیفیت اکثر آپ کے اشعار سے ہی نمایاں ہے شعر مرقعہ

پڑتھی بلکہ دل تری حکمت کے فرمانے

نگاہ تازہ کو جہل بنایا فوج مرگان کا

بالفعل منصب کوٹ ان پکٹری مرزا پور کے ماموہین اور آپ کے اخلاق حمید اور اوصاف
پسندیدہ کی کیا حاجت تعریف سے نسخہ سعادت ارین خود گواہ ہے جو آپ ہی کی تصنیف
ہے شعر و سخن کا ابتداء سے عمر سے شوق اور اباب علم و ہنر سے ملنے کا ذوق رہا
طبیعت خدا داد کو اوستا دینا یا الفحوی علم کا لسان مآلہ بعلم ہمیشہ کوس یکتا کی بجایا
آخر کار آموزگار یگانہ و تعلیم فوری نظم و نشر یکتا سے زمانہ جناب مولانا محمد حسن صاحب
المطاببات اوستا دینا لک بلگرامی متوطن بدینینی مسکن سے ملاقات ہوئی مناسب طبیعت نے
غایت درجہ کا اتحاد و محبت پر شکر پیدا کیا فیض صحبت سے رنگ دو بالا ہو گیا دیوان نیا
اپنی نظر کیا اثر سے گذرا اوپر صا و کیا اور فوراً حکم طبع کا دیا حسب تمیل ارشاد عمل کیا گیا
باوجود اختصار کے طبع میں بھیجا گیا جناب مولانا صاحب گاہ گاہ اس دیوان کے شعار
بر سر صحن پڑتے ہیں اور وجد فرماتے ہیں اسی کلام فروغ فرسغ ہر سخن اور فروغ خاطر
اہل سخن ہوا میں۔

قطعہ پنج اجزا چوبان فتا ہے نیاز زہد اے علی صاحب طہا ہر

بارک اللہ فروغ کا دیوان

بے سخن عجائب ہے

سال تاریخ او کی طہا ہر نے

لکھی آئینہ غرائب ہے

تقریر رنجیت خان مجید دورقم مولانا محمد کرم الہی صاحب مدبر گنج منٹ سکول انڈیا

حامداً و مصلياً۔ ایک روز یہ ہجرت ان مہشت بیرون دور از دیا جمعیت۔ از خود بیزار۔

روکش بزم مسرت چشم بردیوار گریختہ صحبت آمیختہ خلوت۔ دُر دروچشان از نوشندار و
 دربان دامن کشان۔ کج مچ چون طرہ مہوشان بیخبری بطریان حیرت از کمر خوبان آموختہ
 بسیران آتش حیرت متاع عقل سوختہ بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ناگاہ تیرہ زل کا ارشاد ہوا کہ اس درو کا
 سرکہ و صندل۔ اس منیش کاوشن سخن کوئی نہیں پس سبب قرار داد خاطر میرا پوچشت
 زیب سر پر بارگاہ سخن۔ بہرہ یافتہ از ہر فن ہمیشہ ایشان اقوان۔ محمود ایشاہ و ہنفسان
 جناب نشی محی عبد الرحمن خان صاحب فروغ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
 سخن کی دیدہ بازیاں جسکو او نہیں کے مشاطہ فکر نے منصفہ دیوان پہرہفت فرمایا تھا
 کرنے لگا۔ واہ دامن الفاظ پرشہ سواران معانی ایسے بیٹھے ہیں کہ گویا دہین سے
 آگے ہیں پردہ ہائے الفاظ ہزار پردہ کرتے ہیں مگر مہوشان نو طرزی کسی مطلع سے
 آفتاب سے نکل ہی پڑتے ہیں۔ رقیبان ملت کتنا ہی سنان الف لیکر درپے رکاوٹ
 ہیں۔ مگر پدگیاں صفائے بندشوں کی آڑ سے جہانک ہی دیتے ہیں۔ بقولے نیکو تار
 مستوری ندارد۔ چور بندی سہ از وزن برآرد۔ شفق بام فلک پر اسکے مضامین
 رنگین سے تشبیہ دینی آتی ہے۔ مگر وجہ شبہ میں مبالغہ نہ کی کہ جاتی ہے
 بآنکہ ہر ایک مصرعے مضامین ناپیدا کے راستے بتاتے ہیں مگر سخن سنجان کسی سے
 کی سنجار راہ معانی کو نہیں پاتے ہیں پس فیضان سخن دل زخو درفتہ نے تسکین
 پائی بل مصرعہ ہاتھ آیا۔ جب تک چہرہ روز و شام اور گلگونہ شفق سے مزین رہے
 خداوند تعالیٰ اس پر لگی فکر کو غارہ شہرت و حنا سے اجابت عطا فرمائی آمین اللہم آمین*

قطعہ تیغ از مو کو صد سخن متخلص شاکر در شیرین باغ و بیابان
 فرد و احد جناب نامو کو عبد الاحد صنا الہ آبادی فاضل اللہ علیہ الایادی

کہ حمد و لغت بیرون از بیان ہے
 بیان ہے جو کہ فخر شاعران ہے
 پرستان سخن پر حکمران ہے
 محمد عبد رحمان خان عیان ہے
 کہ خود گفتار شیدا کی زبان ہے
 حلیم الطبع و عالی خاندان ہے
 بزرگ مہر مشہور جہان ہے
 کہ جس کے وصف میں گوئی زبان ہے
 عجب انداز اور طرز بیان ہے
 فصاحت عاشق حسن بیان ہے
 رقیب لہن و روسے مہوشان ہے
 کہا یا قفسے مرغوب جہان ہے
 و گرنہ وصف دیوان بکیران ہے
 ہو مرغوب جہان جب جہان ہے

چراغ طور یہ شمع زبان ہے
 اب اسکے بعد اوس شاعر کا احوال
 پر نیزادان معنی کا سلیمان
 متخلص ہے فروغ اور نام نامی
 آگہی کا نام آیا زبان پر ہے *
 فہیم و عاقل و ذوالفضل و نشان
 وطن او کا ہے پللی ہیبت لیکن
 عجب یوان لکھا اردو زبان میں
 کبھی ہے داستان بندش کی تصویر
 بلاغت لطف معنی پر ہے مفتون
 سوا و سطر و بین السطر باہم
 ہوئی جھکو جو سال طبع کی فکر
 حسن اب خاتمہ کیجے دعا پر
 مصنف شاد یارب اور یہ دیوان

قطعیہ شیخ از تاج فکر عالمی جناب نیر احمد خان صاحب خلف الصدوق خست

مصنف صنادیوں منظر

تصنیف کرد فکر نو دم بسال آن
شد باعث مسرت دل بہ نظر آن
۱۳۰۷

دیوان لا جواب کہ چون قبلہ گاہ من
آمد نداز ہا تفس غیبی کہ لے غیر نر

تقریظ حکیمہ کلک گرسک نشی مجیدین صاحب جلال سلمہ الرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ کیسا صانع مطلق ہے جس نے اپنی صنعت کاملہ حکمت بالغہ سے
ہیچ بہ نہر ارا کم کو ایک لفظ کن سے پیدا کیا خصوصاً انسان ضعیف البیان کو کیسی
کیسے جو ہر نطق عطا کئے خلق الانسان علما للبیان جیسے دلیل ہے دیوان کائنات
میں بعض کو مطلع آفتاب سخن اور مقطع ماہتاب پر فن بنایا اور کل مخلوقات سے زبان
نطق دیکر آسمان فصاحت و بلاغت پر اوسیکاستا و چمکایا۔ تقریر پر اثر تحریر پر اثر
طبع عالی تازک خیالی تحریر بانی و لب لسانی عقل صاحب فکر سا فہم کامل و سر فن کا
اوسکو عطا فرما کر دقت کہنا بنی آدم سے متفخر و ممتاز کیا۔

اور رفت رسول مقبول لکھنا قلم کا کام نہیں زبان کو اس امر سرگرمین پارے
اکلام نہیں۔ سبحان اللہ کیسا رسول مقبول خاتم النبیین رحمت للعالمین احمد مجتبیٰ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل نبیوں سے رفیع امت کا شفیق قبول سعد شیرازی

قسیم حبیب نسیم نسیم

شفیع متاع نبی کریم

جسکی شان میں لو لاکہ لاکہ خلق الا فلاک خدا فرمائے پہ پہلا او کی گویائی لغت
میں انسان کا کیوں نہ قافیہ تنگ ہوا اور ملائکہ کی کیونکر نہ عقل تنگ ہو جان جو اسکی
سحر الفت میں غرق ہوا بیشک اوسکو دعویٰ انا الشرق ہوا

کتب خانہ چند ملت شہست

پیشہ کہ نا کردہ قرآن و سرت

اما بعد احقر العباد کچھ مع خیال مجید حسین جلال سخن سجان عالی ہر ہم اور شاعر ان
فہم کو مژدہ سنا تا ہی کہ درین آوان سعادت تو امان اغنی بجاہ رمضان دیوان شیریں بیا
جسکی ہر غزل مرصع ہر شعر معنی کا موقع ہر مصرعہ مسجع من تصنیف شاعر عظیم المثال از کمال
کا شوق خضر دیوان پڑھ لے وہ شعر گوئی کے ارکان جان جائے پورا اوستاد ہو جائے
اشعار میں مضامین جربہ کی ایسی تصویر کینچی ہے کہ نقاش چین ہی چین مان جائے
مانی و بہر آدم چرائے رعایت لفظی سبحان اللہ تعقید معنوی جزا ہ اللہ تعالیٰ
افضل کنایات اکل بندش مستحکم الفاظ مسلم روزمرہ کا بادشاہ ترکیب صحیح سی خوش گاہ
وہ کون پاک طینت نیک خصلت والا منزلت شیوا زبان طوطی بہر اردستان غنی
محمد عبدالرحمن خان صاحب کو طالع پاک طر مریا پو علیہ اللہ الغفور مطبع سفید عام اگرہ میں
اہتمام سے منبج جو در کرم والا ہم خان دالاشان جناب جھٹان جی صوفی مالک مطبع کے
طبع ہوا ہے۔ خداوند تعالیٰ اس جوان کو مقبول خاص کر مریا و صفت مدح کا نیک انجام میں آمین

تقریظ چکله کله هر سکه جناب قاضی حافظ محمد خلیل الدین حسن
وکیل و مصنف رساله نعت مقبول خدا پیرس پیل نبیت

رباعی

باغست سخن بلبل باغست فروغ
در سینه او دو صد خزینه است ز علم
در دوده خود چشم در پر خست فروغ
فارغ ز فروغی و فراغست فروغ

فروغ را نامم که صبح پیش او بچرخ روز ماند اگر صبح دم از صبا ننگدش چرخ
او را بر دوش پناه نشانند فروغ اگر دامن مهر بر چند صبح تار و زار شمار شمار و به روزی بیند
فروغ را هر روز روز بازار و صبح را از شمع کاسه قحط خریدار

ز فروغ من چه پرسی که همه فروغ باشد
تو ز صبح خود چه لانی که همه دروغ باشد

مثنوی

محمد عبد الرحمان خان نامی	ز نام او فروغ خوش کلامی
بو سعتادش و ادبی ایمن	ز نور لایزال گشت تیر روشن
سخنها گفت و داد اندر دهنها	دهنها کرد لبر زیر چنپها
سخن گفت و چو در گفت چو گل گفت	سخن گفت و نگو گفت و گشت
همان گل کاندرو بو نعیمست	همین دلیست کو در نعیمست
خوشنابویی که از سر می برد پوش	خوشا درستی که شد آویزه گوش

نظیرش از گل و گوهر چه گویم
 ز دل تا لبش حرفی رسیدن
 بدیدن که بود همسر شنیدن
 ترا اگر اتفاق افتد بدیدن
 هر آن سوز آفریدن ساکنند
 هر آن در دیکه در عالم شنیدن
 همان سوز نیست که ز شعرش بپیدا
 چه شعر و حرف شور افزای دلها
 سیح فکر او جان جهانست
 کلامش را فروغ اندر فروغست
 کلامه دلدنوازی جان فزائی
 کلامه باده غارتگر بهوش
 کلامه کنز مخفی در معانی
 دروهر نقطه با صد نکته بهوش
 کلامه همچو گل در رنگ و بوئی
 کلام اندر کلام و محالست
 بود هر کلمه او خنجر عشق

که نیکوتر بود از هر چه گویم
 کند صد گوش مشتاق شنیدن
 بود فرق از شنیدن تا بدیدن
 همان دیدن همان دزل رسیدن
 همان اندر دوش چون از کرد
 مهکم کردند و با جانش سپردن
 همان در دست که هر حرف پیدا
 نمک ریز جراحتها به دلها
 غلط کردم غلط بل جان جانست
 فروغ صبح پیش او دروغست
 کلامه جان ستان و لایائی
 کلامه چون خرم می سرسبز خوش
 کلامه همچو دریا در روانی
 دروهر لفظ صد معنی در انوش
 بمستی همچو اندر سبب وئی
 کلامش را کمال اندر کمالت
 بود نامش زان رو خنجر عشق

CALL No. { ۸۹۱۶۴۳۱ } ACC. NO. ۵۷۲۲
 AUTHOR فروغ محمد عبدالرحمن
 TITLE دیوان فروغ

۸۹۱۶۴۳۱

فروغ محمد عبدالرحمن

۵۷۲۲

دیوان فروغ

Date	No.	Date	No.
For Binding			
12/1/20			
15/9/20			
1			

HECKED AT THE TIME
 SE



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

